e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 324 Wednesday , August 26 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۲۴) لکھنؤ، بروز بدھ ۲۶-اگست ۲۰۲۶ء مطابق ۱۲-ربیع الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

جنسی زیادتی کا معاملہ: ترون تیج پال کو سپریم کورٹ کا جھٹکا

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے تہلکہ میگزین کے سابق ایڈیٹر ترون تیج پال کو جنسی زیادتی کے معاملے میں دو ہفتے کے اندر سرینڈر کرنے کی ہدایت دی ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ اگر تیج پال مقررہ مدت کے اندر سرینڈر کر دیتے ہیں تو ان کی عرضی پر 22 ستمبر کو سماعت کی جائے گی۔ تیج پال نے باامبے ہائی کورٹ کی جانب سے سنائی گئی 10 سال کی سزا کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ یہ معاملہ 2013 کا ہے، جب ترون تیج پال پر گوا کے ایک لگژری ہوٹل کی لفٹ میں اپنی ایک جونیئر خاتون ساتھی کے ساتھ جنسی زیادتی اور عصمت دری کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ شکایت موصول ہونے کے بعد گوا پولیس نے ان کے خلاف عصمت دری سمیت مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ نومبر 2013 میں پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا تھا۔ اس معاملے میں طویل قانونی کارروائی کے بعد مئی 2021 میں میپوسا کی سیشن عدالت نے ثبوتوں کی کمی کا حوالہ دیتے ہوئے ترون تیج پال کو تمام الزامات سے بری کر دیا تھا۔ نچلی عدالت کے اس فیصلے کے خلاف گوا حکومت نے باامبے ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا۔

لکھنؤ میں وکیلوں کے چیمبرز کو منہدم کرنے کے خلاف عرضی سپریم کورٹ سے خارج

نئی دہلی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے منگل کے روز لکھنؤ ڈسٹرکٹ کورٹ کے قریب سرکاری زمین پر مبینہ طور پر غیر قانونی طور پر تعمیر کیے گئے وکیلوں کے چیمبرز کو منہدم کرنے کے نوٹس جاری کرنے کے الہ آباد ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کرنے والی عرضی کو خارج کر دیا ہے۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے اس معاملے میں مداخلت کرنے سے انکار کرتے ہوئے تبصرہ کیا کہ صرف اس بنیاد پر غیر قانونی تعمیرات کو تحفظ نہیں دیا جا سکتا کہ ان پر وکیلوں کا قبضہ ہے۔ جسٹس ناتھ نے کہا کہ اگر عدالت کے احاطے پر ہی قبضہ کر لیا جائے گا تو ان کے تحفظ کی ذمہ داری کس کی ہوگی۔ عدالت نے ثالثی یا متبادل جگہ فراہم کرنے کی تجویز کو بھی مسترد کر دیا اور عدالتی احاطے کو تجاوزات سے پاک رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ یہ معاملہ تقریباً 72 لوگوں کے مبینہ قبضے سے متعلق ہے، جن میں زیادہ تر وکلاء شامل ہیں، جن کے چیمبرز لکھنؤ ڈسٹرکٹ کورٹ کے پاس عوامی راستوں یا یوٹیلیٹی زمین پر تعمیر کیے گئے تھے۔

یوگی کابینہ کے اہم فیصلے

نوجوانوں کو تحفہ، 25 لاکھ ٹیبلٹ خریدنے کی تجویز منظور

گنگا ایکسپریس وے کی پریاگ راج سے ہری دوار تک توسیع، 60 سال سے زائد خواتین کے لیے روڈ ویز بسوں میں مفت سفر کا اعلان کئی منصوبوں پر مہر

لکھنؤ، 25 اگست۔ اتر پردیش کی یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے منگل کے روز ریاست کے بنیادی ڈھانچے اور صنعتی ترقی کو رفتار دینے سے جڑے کئی اہم فیصلے لیے۔ کابینہ نے گنگا ایکسپریس وے کی پریاگ راج سے ہری دوار تک توسیع کو منظوری دے دی ہے۔ تقریباً 10,761 کروڑ روپے کی لاگت سے مجوزہ اس توسیع سے مغربی اتر پردیش اور پریاگ راج کے درمیان رابطے میں مزید سہولت ہوگی۔ گنگا ایکسپریس وے کی ہری دوار تک توسیع سے بجنور سے ہری دوار کی کنیکٹیویٹی بھی آسان ہو جائے گی۔ اس سے مذہبی، سیاحتی اور تجارتی سرگرمیوں کو فروغ ملنے کے ساتھ ہی ریاست کے مشرقی اور مغربی حصوں کے درمیان نقل و حمل کو نئی رفتار ملنے کی امید ہے۔ کابینہ نے اس کے علاوہ سلطان پور میں 272 کروڑ روپے کی لاگت سے انٹیگریٹڈ مینوفیکچرنگ اینڈ لاجسٹکس کلسٹر تیار کرنے کی تجویز کو بھی منظوری دی ہے۔ یہ صنعتی کلسٹر پوروانچل ایکسپریس وے کے قریب تیار کیا جائے گا۔ کلسٹر کے قیام سے علاقے میں مینوفیکچرنگ اور اسٹوریج سے جڑی سرگرمیوں کو فروغ ملنے کی امید ہے۔ ایکسپریس وے کے قریب ہونے کی وجہ سے تیار مصنوعات اور خام مال کی ترسیل میں بھی سہولت ہوگی۔ حکومت کا ہدف اس طرح کے صنعتی کلسٹرز کے ذریعے سرمایہ کاری کو راغب کرنا، مقامی سطح پر روزگار کے مواقع بڑھانا اور ریاست میں صنعتی سرگرمیوں کو تیز کرنا ہے۔ گنگا ایکسپریس وے کی ہری دوار تک توسیع اور سلطان پور میں انڈسٹریل لاجسٹکس کلسٹر کے قیام کو ریاست میں سڑک رابطوں اور صنعتی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کی سمت میں اہم قدم مانا جا رہا ہے۔

کابینہ کی میٹنگ میں ریاست کے نوجوانوں کو تکنیکی طور پر بااختیار بنانے کے مقصد سے چلائی جا رہی سوامی وویکانند یوا سشکتی کرن یوجنا کے تحت 25 لاکھ ٹیبلٹ خریدنے کی تجویز کو منظوری دے دی گئی۔ ٹینڈر کے عمل میں منتخب اداروں کو خریداری کے آرڈر جاری کرنے کی منظوری دے کر ریاست کے نوجوانوں کو ڈیجیٹل وسائل سے جوڑنے کی سمت میں یہ اہم قدم اٹھایا گیا ہے۔ یہ ٹیبلٹ اہل نوجوانوں کو مفت فراہم کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ایم بی بی ایس انٹرنز کا ماہانہ وظیفہ 12 ہزار روپے سے بڑھا کر 25 ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔ سوامی وویکانند یوا سشکتی کرن یوجنا پانچ برس کے لیے نافذ ہے۔ اس اسکیم کے تحت ریاست کے نوجوانوں کو تکنیکی طور پر باصلاحیت بنانے کے لیے جدید ٹیبلٹ فراہم کیے جا رہے ہیں۔ مالی سال 27-2026 میں اس کے لیے 2374.60 کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ اس اسکیم سے مرکزی حکومت پر کوئی اضافی مالی بوجھ نہیں پڑے گا۔ اسکیم کے تحت گریجویشن، پوسٹ گریجویشن، ڈپلومہ، ہنرمندی کی ترقی سمیت مختلف تعلیمی اور تربیتی پروگراموں میں زیر تعلیم اہل نوجوانوں کو مفت ٹیبلٹ فراہم کیے جائیں گے۔ اس سے طلبہ اپنے تعلیمی نصاب کو ڈیجیٹل ذرائع سے بہتر انداز میں مکمل کر سکیں گے اور ٹیکنالوجی پر مبنی تعلیم کی سہولتوں سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

اتر پردیش میں ایکسپریس وے گرڈ کو مزید مضبوط بناتے ہوئے کابینہ نے جھانسی لنک ایکسپریس وے منصوبے کی تعمیر کی تجویز کو منظوری دے دی ہے۔ اس اہم گرین فیلڈ ایکسپریس وے کی تعمیر پر 30،968.7 کروڑ روپے کی تخمینی لاگت آئے گی، جس کا مکمل خرچ ریاستی حکومت برداشت کرے گی۔ یہ نیا رابطہ راستہ بندیل کھنڈ ایکسپریس وے کے چینج 170+300، جالون کے پھول پورہ گاؤں کے قریب سے شروع ہو کر شمال جنوب کوریڈور (قومی شاہراہ نمبر 44) پر امیابائی، جھانسی تک جائے گا۔ 30.106 کلومیٹر طویل یہ منصوبہ ابتدائی طور پر داخلہ کنٹرول والے 6 لین ایکسپریس وے کے طور پر تعمیر کیا جائے گا، جسے مستقبل میں 8 لین تک توسیع دی جا سکے گی۔ اس کی ڈیزائن رفتار 120 کلومیٹر فی گھنٹہ مقرر کی گئی ہے۔ یہ ایکسپریس وے جالون (اُرئی) اور جھانسی کی چار تحصیلوں گڑوٹھا، ٹھہراولی، موتھ اور جھانسی اول سے ہو کر گزرے گا۔ اس کے لیے 110 میٹر چوڑی رائٹ آف وے (ROW) زمین حاصل کی جائے گی۔

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی صدارت میں منگل کو ہوئی کابینہ کی میٹنگ میں 60 سال سے زائد عمر کی خواتین کو اتر پردیش روڈ ویز کی بسوں میں مفت سفر کی سہولت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے لوک کلیان سنکلپ-2022 کے تحت 'بااختیار خواتین' کے عزم کو آگے بڑھاتے ہوئے بزرگ خواتین کو اتر پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی عام بسوں میں مفت سفر کی سہولت فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سے بزرگ خواتین کو مالی راحت ملنے کے ساتھ سفر میں بھی آسانی ہوگی۔ ریاستی حکومت کے اس فیصلے سے روزانہ تقریباً 88,438 خواتین مسافروں کو فائدہ پہنچنے کا اندازہ ہے۔ اس سے خواتین کو روزانہ آمد و رفت کے اخراجات میں راحت ملے گی۔ خاص طور پر 60 سال سے زائد عمر کی ان خواتین کے لیے عوامی ٹرانسپورٹ زیادہ آسان ہو جائے گا، جنہیں مختلف کاموں کے لیے باقاعدگی سے سفر کرنا پڑتا ہے۔

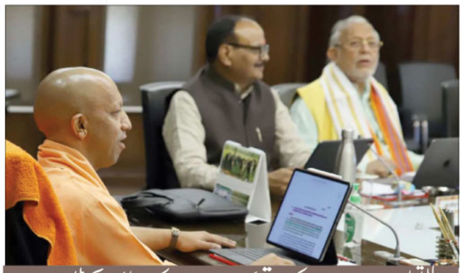

اعلیٰ تعلیم سے ہنرمندی کی ترقی تک، نوجوانوں کو ملے گا ڈیجیٹل تعاون

گریجویشن، پوسٹ گریجویشن، ڈپلومہ، ہنرمندی کی ترقی سمیت مختلف تعلیمی اور تربیتی پروگراموں میں زیر تعلیم اہل نوجوانوں کو مفت ٹیبلٹ فراہم کیے جائیں گے۔ اس سے طلبہ اپنے تعلیمی نصاب کو ڈیجیٹل ذرائع سے بہتر انداز میں مکمل کر سکیں گے اور ٹیکنالوجی پر مبنی تعلیم کی سہولتوں سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ ٹیبلٹ ملنے سے نوجوانوں کو سرکاری اور غیر سرکاری اسکیموں، آن لائن تربیت، روزگار اور خود روزگار سے متعلق خدمات تک رسائی حاصل کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ یوگی حکومت کا مقصد صرف نوجوانوں کو آلات فراہم کرنا نہیں بلکہ انہیں تکنیکی طور پر باصلاحیت بنا کر تعلیم، روزگار اور خود روزگار کے نئے مواقع سے جوڑنا ہے۔

الہ آباد ہائی کورٹ نے اسکول یونیفارم کے ساتھ حجاب پہننے والی عرضی کو کیا خارج

پریاگ راج (ایجنسی) الہ آباد ہائی کورٹ نے اپنے ایک فیصلہ میں اسکول یونیفارم کے ساتھ حجاب یا سر پر اسکارف پہننے کی اجازت طلب کرنے والی عرضی خارج کر دی۔ یہ عرضی ایک نابالغ طالبہ نے داخل کی تھی۔ اس پر سماعت کرتے ہوئے عدالت نے کہا کہ طالبہ یہ ثابت کرنے کے لیے ضروری مذہبی ثبوت پیش نہیں کر سکی کہ اسکول میں سر پر اسکارف پہننا اسلام میں لازمی ہے۔ جسٹس جے جے منیر اور جسٹس اندرجیت شکلا کی ڈویژن بنچ نے کہا کہ اگر کسی تعلیمی ادارہ کا ڈریس کوڈ یکساں، غیر تفریق آمیز اور ڈسپلن و ادارہ کی شناخت بنائے رکھنے کے مقصد سے نافذ کیا گیا ہے، تو اس میں انفرادی بنیاد پر تبدیلی کی مانگ نہیں کی جا سکتی۔

یہ معاملہ پریاگ راج کے عطار سوئیا واقع ٹیگور پبلک اسکول کی طالبہ سے جڑا ہے۔ طالبہ نے اپنی ماں کے ذریعہ ہائی کورٹ میں عرضی داخل کر گیارہویں جماعت میں داخلہ دینے اور مقررہ یونیفارم کے ساتھ سر پر اسکارف پہننے کی اجازت طلب کی تھی۔ طالبہ کا دعویٰ تھا کہ وہ چھٹی جماعت سے دسویں تک اسی اسکول میں پڑھی اور اس دوران سر پر اسکارف پہنتی رہی، جس پر اسکول نے کوئی اعتراض ظاہر نہیں کیا۔ حالانکہ اسکول نے واضح کیا ہے کہ سبھی طلبا و طالبات کے لیے یکساں یونیفارم نافذ ہے۔ اسکول کے مطابق کسی ایک طالبہ کو الگ سے چھوٹ دینے سے ڈسپلن اور ڈریس کوڈ کا نظام متاثر ہو سکتا ہے۔

معاملہ پر سماعت کے دوران الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا کہ پہلے کی جماعتوں میں اسکارف پہننے پر اسکول کی طرف سے اعتراض نہیں کیے جانے سے طالبہ کو مستقبل میں بھی اسے پہننے کا کوئی قانونی حق حاصل نہیں ہو جاتا۔ عدالت نے اس معاملہ میں ملک کے الگ الگ ہائی کورٹس کا بھی ذکر کیا۔ بنچ نے خاص طور سے کرناٹک ہائی کورٹ کی 2022 کی فل بنچ کے فیصلے کو اہم اور اثردار مانا، جس میں حجاب کو اسلام کی لازمی مذہبی روایت کا حصہ نہیں مانا گیا تھا۔ عدالت نے یہ بھی ذکر کیا کہ سپریم کورٹ کے عائشہ شفا معاملہ میں فیصلہ منقسم تھا اور اس معاملے پر ابھی تک ایسا کوئی حتمی فیصلہ نہیں آیا ہے جو پورے تنازعہ کو نتیجہ خیز طریقے سے سلجھاتا ہو۔ اس کے باوجود الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا کہ اس کے پاس کرناٹک ہائی کورٹ کے فیصلہ سے الگ رائے رکھنے کی کوئی وجہ موجود نہیں ہے۔

گورنر آنندی اور سی ایم یوگی نے عید میلاد النبیؐ کی مبارکباد پیش کی

لکھنؤ۔ اتر پردیش کی گورنر آنندی بین پٹیل نے حضرت محمد ﷺ کے یوم ولادت 'عید میلاد النبی' کے موقع پر ریاست اور ملک کے عوام کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کی ہیں۔ گورنر نے اپنے تہنیتی پیغام میں کہا کہ حضرت محمد ﷺ کی زندگی محبت، رحم، امن، انسانیت اور بھائی چارے کی ترغیب دیتی ہے۔ یہ مقدس موقع ہمیں باہمی ہم آہنگی، سماجی اتحاد اور انسانی خدمت کے جذبے کو مضبوط کرنے کا پیغام دیتا ہے۔ انہوں نے اس موقع پر سب کی خوشی، امن، خوشحالی اور ترقی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ وہیں دوسری جانب اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر ریاست کے عوام کو دلی مبارکباد پیش کی ہے۔ اپنے تہنیتی پیغام میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ تہوار پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن منایا جاتا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ تہوار معاشرے میں امن اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے لیے نئی تحریک فراہم کرے گا۔

مایاوتی نے یوپی اسمبلی انتخابات تنہا لڑنے کا کیا اعلان

پنجاب و اتراکھنڈ میں بھی کسی پارٹی سے نہیں ہوگا اتحاد

لکھنؤ۔ بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) نے 2027 میں ہونے والے اتر پردیش اسمبلی انتخاب کی تیاریوں سے متعلق اپنی حکمت عملی آج صاف کر دی۔ بی ایس پی چیف مایاوتی نے منگل کے روز اپنے بیان میں کہا کہ پارٹی اتر پردیش کے ساتھ ساتھ پنجاب اور اتراکھنڈ میں بھی کسی پارٹی سے اتحاد یا معاہدہ نہیں کرے گی۔ انھوں نے واضح کیا کہ بی ایس پی اپنی طاقت پر انتخابی میدان میں اترے گی اور اچھے نتائج حاصل کرنے کی پوری کوشش کرے گی۔ مایاوتی نے مختلف ریاستوں میں آئندہ سال ہونے والے اسمبلی انتخابات کے پیش نظر پارٹی تنظیم کو بوتھ سطح تک مضبوط بنانے پر خاص زور دیا ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ انتخابات کے لیے محنتی و ایماندار لوگوں کو امیدوار بنایا جائے گا۔ لکھنؤ میں منعقد میٹنگ میں مایاوتی نے پنجاب میں پارٹی کی صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد کہا کہ "آئندہ اسمبلی انتخاب میں بی ایس پی کو بہتر نتائج حاصل کرنے کے لیے پوری طاقت سے تیاری کرنی ہوگی۔" انھوں نے پارٹی عہدیداروں کو انتخابی تیاریوں میں کسی طرح کی کمی نہ رہنے کی ہدایت بھی دی۔ بی ایس پی چیف نے کہا کہ انتخابی اتحاد سے پارٹی کو سیٹ اور ووٹ فیصد دونوں سطح پر نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی وجہ سے اتر پردیش، پنجاب اور اتراکھنڈ میں بی ایس پی تنہا اپنی طاقت پر انتخاب لڑے گی۔

میٹنگ میں مایاوتی نے پارٹی کارکنان سے اپیل کی کہ وہ مخالفین کے سبھی حربوں کا سامنا کرتے ہوئے انتخابات میں بہتر نتائج حاصل کریں۔ اس میٹنگ میں انھوں نے آئندہ 9 اکتوبر کو پارٹی کے بانی کانشی رام کے یوم وفات سے متعلق پروگراموں کی تیاریوں کو گزشتہ سال کی گائیڈ لائنس کے ساتھ ہی پورا کرنے کو کہا۔ ساتھ ہی 15 جنوری 2027 کو یوم عوامی بہبود کے موقع پر بی ایس پی کی طرف سے کیے جانے والے معاشی تعاون کو گزشتہ بار سے بہتر کرنے پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ ان تقاریب کے ذریعہ امبیڈکروادی نظریات اور بی ایس پی تحریک کو آگے بڑھانے میں مدد ملے گی۔ مایاوتی نے یہ بھی کہا کہ پارٹی کا ہدف غریب، بے روزگار اور محروم طبقات کو غریبی و بے روزگاری سے آزادی اور وقار کے ساتھ زندگی کا موقع دلانے والی پالیسیوں کو آگے بڑھانا ہے۔

ذات پر مبنی مردم شماری کے طریقۂ کار پر تشویش

مردم شماری میں تلنگانہ اور بہار والا طریقہ اپنائیں، کھڑگے اور راہل نے پی ایم مودی کو لکھا خط

نئی دہلی (ایجنسی) "ہندوستان میں سماجی انصاف کی پالیسیاں درست اعداد و شمار کے بغیر پوری نہیں ہو سکتیں۔ الگ الگ ذاتوں کی تعداد اور ان کی سماجی و معاشی حالت کا صحیح اندازہ تبھی ممکن ہے جب ذاتوں کا شمار درست طریقے سے ہو۔ لیکن حکومت نے مردم شماری میں ذات کی جانکاری درج کرنے کے لیے اوپن-انڈیڈ سوال کا طریقہ منتخب کیا ہے، جو گمراہ کن ہے۔" یہ باتیں راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے قائد ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کے نام تحریر کردہ مشترکہ خط میں لکھی ہیں۔ 20 اگست کو لکھا گیا یہ خط آج کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر شیئر کیا ہے۔ اس خط میں ملکارجن کھڑگے اور راہل گاندھی نے پی ایم مودی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ذات پر مبنی مردم شماری میں وہی طریقہ اختیار کریں جو تلنگانہ اور بہار میں ہوئے ذات پر مبنی سروے میں نافذ کیا گیا تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ "ہندوستان میں ایک ہی ذات الگ الگ علاقوں میں الگ الگ ناموں، ذیلی ذاتوں اور زبانوں سے جانی جاتی ہے۔ ایسے میں اگر ایک ہی ذات مردم شماری میں الگ الگ ناموں سے درج ہوں گے تو ایک ذات ہزاروں ناموں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ملک میں لاکھوں ذاتوں کے نام نکلیں گے اور ذات پر مبنی مردم شماری سے حاصل پوری تعداد ہی غیر مفید ہو جائے گی۔"

اس خط میں دونوں قائدین حزب اختلاف آگے لکھتے ہیں کہ "جب کسی طبقہ کی صحیح تعداد ہی درج نہیں ہوگی تو اس کی حالت کا غلط اندازہ سامنے آئے گا۔ اس کا نقصان پسماندہ، انتہائی پسماندہ اور دیگر محروم طبقات کو ہوگا۔ تعلیم، روزگار، منصوبوں اور سماجی انصاف سے جڑے فیصلے بھی متاثر ہوں گے۔" دونوں نے فکر ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "سب سے اہم بات، اس سے یہ بھی پتہ نہیں چلے گا کہ ہندوستان میں او بی سی کی آبادی کتنی ہے، کیونکہ اس مردم شماری میں 'پسماندہ طبقہ' لفظ تک شامل نہیں ہے۔" ذات پر مبنی مردم شماری میں اختیار کیے گئے موجودہ طریقے سے سامنے آنے والے مسائل کا حل بھی کھڑگے اور راہل نے اپنے خط میں پیش کیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ "اس (مسئلہ) کا آسان حل پہلے سے موجود ہے۔ ذاتوں کی ایک ڈراپ ڈاؤن فہرست بنائی جائے۔ درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کو شمار کرنے میں یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ فہرست موجودہ سرکاری رپورٹس، مثلاً سماجی و معاشی پسماندہ طبقہ کی نئی فہرست اور ہندوستانی اینتھروپولوجی سروے کی بنیاد پر آسانی سے بنائی جا سکتی ہے۔" ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ "تلنگانہ اور بہار کے ذات پر مبنی سروے میں بھی یہی اختیار کیا گیا تھا۔" خط کے آخر میں قائدین حزب اختلاف نے لکھا ہے کہ "آپ کی سے کی جا رہی ذات پر مبنی مردم شماری کو ہم قبول نہیں کرتے۔ حکومت موجودہ ... کر سیاسی پارٹیوں، ماہرین اور عوام سے بات چیت کر نیا سوالنامہ تیار کرے ... ذات اور طبقہ کی صحیح تعداد سامنے آئے اور ذات پر مبنی مردم شماری پوری طرح بامعنی اور مفید ہو۔" اس خط کے ساتھ دونوں لیڈران نے تلنگانہ اور بہار میں ہوئے ذات پر مبنی سروے کی 'فہرست ذات' بھی منسلک کی ہیں۔

پٹنہ میں طلباء مارچ کے دوران ہنگامہ، پولیس اور مظاہرین کے مابین تصادم

پٹنہ (ایجنسی) پٹنہ میں طلباء کے ذریعہ 'وزیر اعلیٰ کی رہائش کا گھیراؤ' مارچ کے درمیان زبردست ہنگامہ دیکھنے کو ملا۔ بڑی تعداد میں طلبا وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کی رہائش کی طرف بڑھ رہے تھے، لیکن انھیں پولیس نے ایسا کرنے سے روک دیا۔ پولیس اور مظاہرین کے مابین تصادم کی وجہ سے افرا تفری کا ماحول بھی پیدا ہو گیا۔ [illegible] قدم روکنے کو راضی نہیں تھے، جس کو دیکھتے ہوئے پولیس نے انھیں پہلے سخت تنبیہ دی اور پھر تصادم والے حالات پیدا ہو گئے۔ طلباء اپنے متعدد مطالبات کے ساتھ وزیر اعلیٰ کی رہائش کے گھیراؤ کے لیے آگے بڑھ رہے تھے۔ اس پورے معاملے پر ڈی ایس پی کا کھیا نارائن سنگھ نے اپنا بیان دیتے ہوئے [illegible]

'ایک ایک پیسہ تجوری میں پہنچنا چاہیے'

بانکے بہاری مندر میں چندہ کی ہیرا پھیری سے سپریم کورٹ ناراض

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ورنداون کے شری بانکے بہاری مندر میں عقیدت مندوں کی جانب سے دیے جانے والے چندہ میں مبینہ خرد برد اور رقم غلط طریقے سے نکالے جانے کے الزامات پر سپریم کورٹ نے منگل کو سخت موقف اختیار کیا۔ عدالت عظمیٰ نے واضح ایک عرضی پر سماعت کے دوران ہدایت دی کہ عقیدت مندوں کی جانب سے دیا گیا ایک ایک پیسہ یا تو مندر کی چندہ پیٹیوں میں پہنچے یا آن لائن ذرائع سے براہ راست مندر کے خزانے میں جمع ہو۔ عدالت نے کہا کہ چندہ کی رقم کو کسی بھی طرح ادھر اُدھر کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ کے سامنے مندر کے کام کاج کی نگرانی کر رہی اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی کی رپورٹ پیش کی گئی۔ سینئر وکیل منندر سنگھ نے عدالت کو بتایا کہ معاملے میں انتہائی سنگین صورت حال سامنے آئی ہے اور فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔ انہوں نے عدالت کے سامنے تصاویر اور ایک ویڈیو بھی پیش کی۔ منندر سنگھ نے بتایا کہ ویڈیو میں 3 افراد 'گولک' یعنی روایتی چندہ [illegible]

ٹی ایم سی کے باغی اراکین پارلیمنٹ کو لگا جھٹکا!

ابھیشیک بنرجی کی عرضی پر سپریم کورٹ نے جاری کیا نوٹس

عرضی میں کہا گیا ہے کہ باغی اراکین پارلیمنٹ کے خلاف دَل-بدل قانون کے تحت کارروائی ہونی چاہیے اور ان کی پارلیمانی رکنیت منسوخ ہونی چاہیے۔ لیکن لوک سبھا اسپیکر ایسا نہیں کر رہے ہیں۔

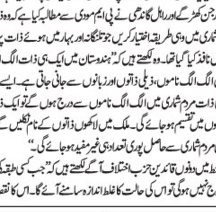

نئی دہلی (ایجنسی) [illegible] ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے 20 باغی اراکین پارلیمنٹ کو سپریم کورٹ نے نوٹس جاری کیا ہے۔ [illegible] ابھیشیک بنرجی [illegible]

ان اراکین پارلیمنٹ کو نہ تو آفیشیل طور پر ایک الگ گروپ کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے اور نہ ہی ویسا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اگر انہیں این سی پی آئی کے طور پر تسلیم کرنا ہے تو وہ فیصلہ جلد ہونا چاہیے، لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو انہیں الگ پہچان نہیں دی جا رہی ہے اور دوسری طرف جب وہ ایوان میں [illegible]

امریکہ-ایران جنگ بندی کو برقرار رکھا جائے: چین واردن

اقوام متحدہ کے سربراہ کا بحری جہازوں پر حملے ختم کرنے پر زور، آبنائے ہرمز سے آمدورفت کے لیے طریقہ کار کی تجویز

بیجنگ، 25 اگست (یواین آئی) چینی خبر رساں ایجنسی شنہوا کی رپورٹ کے مطابق، ایک مشترکہ بیان میں چین اور اردن نے کہا ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی کو برقرار رکھا جائے اور آبنائے ہرمز سے معمول کی آمدورفت کو دوبارہ بحال کیا جائے۔ چین اور اردن نے کہا کہ مذاکرات اور مشاورت کے ذریعے ایک ایسے "جامع حل" کی تلاش ہونی چاہیے جو علاقائی تناؤ کی بنیادی وجوہات کو ختم کر سکے۔ دونوں ممالک نے "مقبوضہ مغربی کنارے اور مشرقی القدس میں اسرائیل کے خطرناک اور کشیدگی بڑھانے والے اقدامات پر گہری تشویش" کا اظہار بھی کیا۔ چینی صدر شی جن پنگ نے پیر کے روز بیجنگ میں اردن کے شاہ عبداللہ دوم سے ملاقات کی۔ اردن کی شاہی عدالت کے ایکس اکاؤنٹ پر کیے گئے اعلان کے مطابق، چینی وزیر اعظم لی چیانگ نے بھی بیجنگ میں شاہ عبداللہ دوم سے ملاقات کی اور اہم اقتصادی شعبوں میں دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ اس ملاقات کے دوران، اردن کے فرماں روا نے ایک اہم اقتصادی شراکت دار کے طور پر چین کے کردار پر زور دیا، اس بات کی تصدیق کی کہ اردن کے پاس دوطرفہ تعاون کے لیے بہت کچھ پیش کرنے کو ہے اور باہمی تجارت و سرمایہ کاری کو وسعت دینے کے لیے بڑے مواقع موجود ہیں۔ شاہ عبداللہ دوم کا یہ سرکاری دورہ جو چین کا ان کا مجموعی طور پر نواں اور 2015 کے بعد پہلا دورہ تھا، پیر کے روز چینی رہنماؤں کے ساتھ اعلیٰ سطحی رابطوں کے بعد اختتام پذیر ہو گیا۔ چین، اردن کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے اور دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارت کا حجم تقریباً 7.6 ارب ڈالر تک پہنچ چکا ہے۔ اس کے علاوہ، چینی وزیر خارجہ وانگ ای نے اردن کے وزیر خارجہ ایمن صفدی سے ملاقات کی جو شاہ عبداللہ کے ہمراہ اس دورے پر موجود تھے۔ چینی وزارت خارجہ کے بیان کے مطابق، دونوں فریقین نے اگلے سال سفارتی تعلقات کی 50 ویں سالگرہ سے قبل اسٹریٹجک تعلقات کو مزید گہرا کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ صفدی نے ون چائنہ اصول کے لیے اردن کی غیر متزلزل وابستگی کو دہرایا اور خطے میں بیجنگ کے تعمیری سفارتی کردار کی تعریف کی۔ علاقائی پیش رفت کا ذکر کرتے ہوئے وانگ ای نے اس بات پر زور دیا کہ مسئلہ فلسطین مشرق وسطیٰ کے استحکام کے لیے مرکزی اہمیت کا حامل ہے اور اسے پس پشت نہیں ڈالا جانا چاہیے۔ انہوں نے غزہ میں مستقل جنگ بندی کے لیے جاری مذاکرات کی ضرورت پر زور دیا؛ دوسری طرف صفدی نے دو ریاستی حل کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور امن کے لیے چین کی کوششوں کا خیر مقدم کیا۔

☆ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے تجارتی بحری جہازوں اور شہری بنیادی ڈھانچے پر حملے فوری طور پر ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اہم بحری راستوں میں خلل سے خوراک، توانائی اور کھاد کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں اور عالمی سطح پر بھوک کا مسئلہ مزید سنگین ہو رہا ہے۔ گوتریس نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کے تنازعات اور یوکرین کی جنگ اہم بحری راستوں میں خلل ڈال رہی ہیں اور "عالمی تجارت کی شریانوں کو مفلوج" کر رہی ہیں۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، "صرف آبنائے ہرمز میں ہی بحری آمدورفت تقریباً مکمل طور پر رک گئی ہے۔" گوتریس کے مطابق تنازع شروع ہونے کے بعد سے تیل کی قیمتوں میں تقریباً 33 فیصد اضافہ ہوا ہے، جبکہ عالمی کنٹینر شپنگ کے نرخ ایک سال پہلے کے مقابلے میں 84 فیصد بڑھ چکے ہیں۔ کھاد اور دیگر ضروری زرعی اشیا کی قیمتوں میں بھی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے سربراہ نے کہا کہ جہاز رانی کے حقوق اور آزادی محض سیاسی اصول نہیں بلکہ بین الاقوامی قانون کے تحت عائد ذمہ داریاں ہیں۔ انہوں نے کہا، "ہمیں بین الاقوامی قانون، بشمول سمندری قانون اور بین الاقوامی انسانی قانون کا مکمل احترام، شہری بحری جہازوں، بنیادی ڈھانچے اور شہری ملاحوں کا تحفظ اور جہاز رانی کے حقوق و آزادیوں کو برقرار رکھنا ہوگا۔" انہوں نے بحیرہ اسود میں تجارتی بحری جہازوں اور شہری بنیادی ڈھانچے پر "فوری طور پر حملے بند کرنے"، آبنائے ہرمز میں "جہاز رانی کے حقوق بحال کرنے" اور بحیرہ احمر اور باب المندب کے اطراف بحری جہازوں پر حملے ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ گوتریس نے کہا، "سمندری گزرگاہیں کبھی بھی دباؤ ڈالنے کا ذریعہ نہیں بننی چاہئیں۔ اور دنیا کی خوراک کی فراہمی کو کبھی بھی تنازعات کا ضمنی نقصان نہیں بننا چاہیے۔" انہوں نے بتایا کہ اقوام متحدہ نے ایک مجوزہ طریقہ کار تیار کیا ہے، جس کا ابتدائی مقصد آبنائے ہرمز کے ذریعے کھاد اور اس سے متعلق خام مال کی نقل و حرکت میں سہولت فراہم کرنا ہے۔ گوتریس کے مطابق یہ طریقہ کار اقوام متحدہ کے ایک ٹاسک فورس نے تیار کیا ہے، جو مارچ میں قائم کی گئی تھی اور جس کی سربراہی اقوام متحدہ کے دفتر برائے پروجیکٹ سروسز کر رہا ہے۔ اس میں اقوام متحدہ کی تجارت و ترقی کانفرنس (انکٹاڈ)، بین الاقوامی میری ٹائم آرگنائزیشن اور بین الاقوامی چیمبر آف کامرس شامل ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس طریقہ کار کے تحت بحری جہازوں کی رجسٹریشن اور تصدیق کے ساتھ ساتھ عمان میں ایک "ڈی کنفلکشن"، یعنی فریقین کے درمیان ممکنہ تصادم سے بچنے کے لیے رابطہ کاری کا نظام قائم کیا جائے گا۔ گوتریس نے کہا، "ہم اسے عملی شکل دینے کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں۔" تاہم انہوں نے واضح کیا کہ یہ طریقہ کار اسی وقت کام کرسکتا ہے جب تنازع میں شامل تمام فریق اس پر رضامند ہوں۔ اقوام متحدہ غیر جانب دار سہولت کار کا کردار ادا کرے گا، جبکہ یہ طریقہ کار آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت نہیں دے گا اور نہ ہی بین الاقوامی قانون کے تحت کسی ریاست کے حقوق و ذمہ داریوں میں کوئی تبدیلی کرے گا۔ گوتریس نے کہا، "خودمختار فیصلے مکمل طور پر شریک رکن ممالک کے پاس ہی رہیں گے۔" مجوزہ طریقہ کار کا مقصد فوری خطرات کو کم کرنا، بحری آمدورفت کو زیادہ قابل پیش گوئی بنانا اور سفارت کاری و کشیدگی میں کمی کے لیے درکار اعتماد بحال کرنا ہے۔

عمان کے وزیر خارجہ کا دورۂ تہران

ایرانی وزیر خارجہ سے ملاقات، دوطرفہ اور علاقائی امور پر تبادلۂ خیال

تہران (ایجنسی): ارنا کی رپورٹ کے مطابق ایران اور عمان کے وزرائے خارجہ کے درمیان ہونے والی ملاقات میں اہم ترین دوطرفہ اور علاقائی امور پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اس رپورٹ کے مطابق اسلامی جمہوریہ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے پیر کے روز اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں عمان کے وزیر خارجہ سید بدر البوسعیدی کے دورۂ تہران کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا تھا کہ اس دورے کے دوران دوطرفہ تعلقات اور آبنائے ہرمز کی سلامتی سے متعلق مسائل نیز اس سے گزرنے والے راستوں کے بارے میں تبادلۂ خیال کیا جائے گا۔ اس سے پہلے اسماعیل بقائی نے عمان کے وزیر خارجہ کے دورۂ تہران کے بارے میں کہا تھا کہ یہ دورہ ایران اور عمان کے درمیان دوطرفہ تعاون کی تقویت اور خطے کے امن اور سلامتی کو مضبوط بنانے میں مدد کی غرض سے دونوں ممالک کے درمیان سیاسی صلاح و مشورہ جاری رکھنے کے لیے انجام پائے گا۔

سعودی عرب اور فرانس کا فلسطینی ریاست کے قیام کا اعادہ اور لبنان سے اسرائیلی انخلاء کا مطالبہ

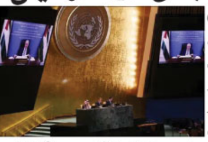

پیرس، 25 اگست (یو این آئی) سعودی عرب اور فرانس نے کہا ہے کہ ہم، فلسطین کو ریاست کا درجہ دینے کی حمایت جاری رکھیں گے۔ سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کے دورہ فرانس کے اختتام پر سعودی عرب اور فرانس کے جاری کردہ ایک مشترکہ بیان میں اسرائیل سے لبنان کے تمام علاقوں سے انخلا کے مطالبے کو دہرایا اور کہا ہے کہ ہم فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت جاری رکھیں گے۔ یہ بیان شہزادہ محمد بن سلمان اور فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون کے درمیان پیرس میں ہونے والی ملاقاتوں کے بعد جاری کیا گیا ہے۔ ان ملاقاتوں کے دوران دونوں رہنماؤں نے سعودی۔فرانسیسی اسٹریٹجک شراکت داری کونسل کے پہلے اجلاس کی مشترکہ صدارت بھی کی۔ دونوں رہنماؤں نے علاقائی استحکام کے حوالے سے ریاستی خودمختاری، بین الاقوامی قانون اور سفارتی حل پر مبنی مشترکہ نقطۂ نظر پر زور دیا ہے۔ فلسطین کے معاملے پر ریاض اور پیرس نے 1967 کی سرحدوں میں ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے حق کو کمزور کرنے کی تمام کوششوں کو سختی سے مسترد کیا اور اسرائیل کی غیر قانونی آبادکاری پالیسیوں اور فلسطینی عوام پر آبادکاروں کے ظلم و تشدد کے خاتمے کا مطالبہ کیا ہے۔ دونوں ممالک نے غزہ میں پائیدار جنگ بندی کے لیے ضروری حالات پیدا کرنے اور انسانی امداد کی بلا رکاوٹ فراہمی کی اپیل کی اور فلسطین انتظامیہ کی اصلاحات کی حمایت کا بھی اظہار کیا ہے۔ دونوں ممالک نے، لبنان کے حوالے سے، حتمی حل کی جانب کوششیں تیز کرنے پر اتفاق کیا، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1701 پر مکمل عمل درآمد، ریاستی اختیار سے باہر مسلح گروہوں کو غیر مسلح کرنے اور اسرائیل کے لبنان کے تمام علاقوں سے انخلا کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایران کے معاملے پر دونوں فریقوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ تہران کے جوہری پروگرام کے حوالے حل بذریعہ مذاکرات ضروری ہے۔ دونوں ممالک نے بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی کے ساتھ دوبارہ تعاون شروع کرنے کے لئے ایران کی حوصلہ افزائی بھی کی ہے۔ شام کے حوالے سے دونوں رہنماؤں نے ملک کے استحکام و معاشی بحالی کے عزم کا اظہار کیا اور مشترکہ سعودی۔شامی۔فرانسیسی بزنس کونسل کے قیام کا خیر مقدم کیا ہے۔

غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں کے حملوں میں 63 فیصد اضافہ

رام اللہ، 25 اگست (یو این آئی) مقبوضہ مغربی کنارے میں غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں کے حملوں میں جنوری سے جولائی کے عرصے کے دوران گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 63 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ فلسطین کے محاصرہ دیوار و آبادکاری کے خلاف مزاحمت کے کمیشن نے کہا ہے کہ جنوری تا جولائی کے سات مہینوں پر محیط عرصے کے دوران غیر قانونی آبادکاروں کے 113,4 حملے ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں یہ تعداد 524,2 تھی۔ کمیشن نے کہا ہے کہ حملوں میں یہ اضافہ خاص طور پر مویشی بانی کے لئے قائم کئے گئے غیر قانونی آبادکاری مقامات کی تعداد میں اضافہ کئے جانے، آبادکاروں کو مسلح کیے جانے اور ان میں سے بعض کو سکیورٹی ڈھانچوں میں شامل کیے جانے کے ساتھ ہوا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسرائیلی فوج کی جانب سے آبادکاروں کو فراہم کی جانے والی حفاظت اور حملہ آوروں کو دی گئی کھلی چھٹی نے بھی تشدد کو بڑھانے میں کردار ادا کیا ہے۔ کمیشن کے مطابق، عالمی برادری کی جانب سے روک تھام اور جواب دہی کے حوالے سے ناکافی اقدامات کے باعث آبادکاروں کے حملے محض انفرادی واقعات نہیں رہے بلکہ مقبوضہ علاقے میں ایک نئی صورتِ حال پیدا کرنے اور فلسطینیوں کو ان کے علاقوں سے بے دخل ہونے پر مجبور کرنے کے لیے ایک منظم ہتھیار میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ کمیشن نے کہا ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے میں 592 غیر قانونی اسرائیلی بستیاں اور آبادکاری مراکز موجود ہیں اور اسرائیل علاقے کے تقریباً 42 فیصد حصے پر غیر قانونی طور پر کنٹرول رکھتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق مقبوضہ مشرقی القدس سمیت مغربی کنارے میں آباد غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں کی تعداد جولائی کے اختتام تک تقریباً 000,780 تک پہنچ گئی تھی۔ فلسطینی سرکاری ذرائع کے مطابق غزہ پر اسرائیلی جنگ شروع ہونے کے بعد سے مغربی کنارے میں اسرائیلی فوجوں اور غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں کے حملوں میں 182,1 فلسطینی ہلاک، 000,12 سے زائد زخمی اور تقریباً 000,24 افراد کو گرفتار ہو چکے ہیں۔

اسکاٹ بیسنٹ نے ایران کو تنہا اور معاشی طور پر دبانے کے لیے 'آپریشن اکنامک آؤٹ کاسٹ' شروع کر دیا

واشنگٹن، 25 اگست (یواین آئی) امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے ایران کو معاشی طور پر تنہا کرنے کی ایک غیر معمولی مہم شروع کرنے کا اعلان کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ تہران کے ساتھ کاروبار کرنے والے ممالک اور کمپنیوں کو ٹرمپ انتظامیہ کے سخت ردعمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بیسنٹ نے کہا کہ "آپریشن اکنامک آؤٹ کاسٹ" کے نام سے شروع کی گئی یہ مہم دنیا بھر میں ایران کے مالیاتی روابط منقطع کرنے اور اس کی حکومت اور اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر جی سی) کو مالی وسائل فراہم کرنے والے ذرائع ختم کرنے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی مہم کا ہدف تہران کے لیے آمدنی پیدا کرنے والے نیٹ ورکس ہیں اور ان ممالک و کمپنیوں کو خبردار کیا جا رہا ہے کہ ایرانی حکومت کے ساتھ کاروباری روابط جاری رکھنے کی صورت میں انہیں امریکی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ بیسنٹ نے کہا، "ہمارا مقصد اس آمرانہ حکومت کو برقرار رکھنے والی ہر معاشی لائف لائن منقطع کرنا ہے، جب تک تہران مکمل طور پر تنہا نہ ہو جائے۔" امریکی محکمہ خزانہ کے مطابق نئی مہم کے تحت ڈیجیٹل اثاثوں، ٹیکنالوجی، سونے، ہوا بازی اور بحری جہاز رانی کے شعبوں میں پابندیوں کا دائرہ وسیع کیا جا رہا ہے۔ محکمہ خزانہ نے 60 سے زائد اداروں، افراد اور بحری جہازوں پر بھی پابندیاں عائد کی ہیں، جن پر ایران کو جوہری اور میزائل ٹیکنالوجی حاصل کرنے، سائبر کارروائیاں کرنے اور تیل سے آمدنی حاصل کرنے میں مدد دینے کا الزام ہے۔ بیسنٹ نے کہا کہ امریکہ "زیرو ٹیکیج" پالیسی اختیار کرے گا، جس کے تحت ایرانی اداروں یا ان کے بین الاقوامی شراکت داروں کے لیے پابندیوں سے بچنے کی گنجائش انتہائی محدود ہوگی۔ انہوں نے کہا، "اس حکومت کو امریکہ اور دنیا کے خلاف دہشت گردی مسلط کرنے کی اپنی صلاحیت دوبارہ بحال کرنے کے لیے سانس لینے کی معمولی سی مہلت بھی نہیں دی جائے گی۔" امریکی وزیر خزانہ نے خبردار کیا کہ ایرانی لین دین میں سہولت فراہم کرنے والے مالیاتی ادارے اور دیگر کاروباری ادارے امریکی مالیاتی نظام تک اپنی رسائی کھو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا، "ایران کی جانب سے منی لانڈرنگ میں سہولت فراہم کرنے والے کسی بھی ادارے کو امریکی ڈالر کے نظام سے نکال دیا جائے گا۔" صحافیوں نے بیسنٹ سے سوال کیا کہ کیا چینی بینکوں کو بھی نشانہ بنایا جاسکتا ہے، بالخصوص ایسے وقت میں جب واشنگٹن اور بیجنگ کے درمیان تجارتی تعلقات ایک نازک مرحلے سے گزر رہے ہیں۔ انہوں نے مخصوص اداروں کے نام بتانے سے گریز کیا، تاہم کہا کہ کوئی بھی ملک یا مالیاتی ادارہ اس مہم سے مستثنیٰ نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا، "کوئی بھی امریکی پابندیوں کی پہنچ سے بالاتر نہیں ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ ایرانی تیل کو ایسی آمدنی میں تبدیل کرنے میں ملوث اداروں کے خلاف بھی کارروائی کی جاسکتی ہے جو ایرانی حکومت کی معاونت کرتی ہے۔ بیسنٹ نے خبردار کیا، "جب امریکی محکمہ خزانہ کی کارروائی کا ہتھوڑا ان پر پڑے گا تو اس کا الزام کسی اور پر نہیں بلکہ خود ان پر ہوگا۔" بیسنٹ نے بتایا کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ خود غیر ملکی رہنماؤں سے رابطہ کر رہے ہیں اور ان سے ایرانی اقتصادی نیٹ ورکس کے ساتھ تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ محکمہ خزانہ، محکمہ خارجہ اور امریکی فوج بھی غیر ملکی حکومتوں سے رابطے کر رہے ہیں اور ان سے واشنگٹن کی جانب سے نشاندہی کی گئی سرگرمیاں بند کرنے کی توقعات واضح کر رہے ہیں۔ انتظامیہ نے یہ بتانے سے انکار کیا کہ کن حکومتوں سے رابطہ کیا گیا ہے یا انہیں کیا مخصوص ڈیڈ لائن دی گئی ہے۔ بیسنٹ نے کہا، "ہمارے پاس یہاں لامحدود صبر نہیں ہے۔" انہوں نے کہا کہ جو ممالک واشنگٹن کے ساتھ تعاون کریں گے انہیں امریکی شراکت داری سے فائدہ ہوگا، جبکہ ایرانی تجارت میں سہولت فراہم کرنے والے ممالک کو مزید بڑھتی ہوئی تنہائی کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ محکمہ خزانہ کے اقدامات میں ایران کی جانب سے پٹرولیم کی منتقلی، بین الاقوامی مالیاتی ذرائع تک رسائی اور تیسرے ممالک کے ذریعے ٹیکنالوجی و دیگر وسائل کے حصول کی صلاحیت کو محدود کرنا شامل ہے۔ بیسنٹ نے اس مہم کو تہران کے سامنے معاشی تنہائی اور عالمی معیشت میں دوبارہ شمولیت کے درمیان انتخاب کے طور پر پیش کیا۔ انہوں نے کہا، "ایران کو اب ایک بالکل واضح انتخاب کا سامنا ہے، اس کے سامنے صرف دو راستے ہیں: مکمل عالمی تنہائی اور محض گزر بسر کی معیشت، یا معمول کی صورتحال کی جانب واپسی اور عالمی معیشت میں دوبارہ شامل ہونے کا موقع۔" انہوں نے کہا کہ امریکی مہم اس وقت تک جاری رہے گی جب تک ایرانی حکومت تنہا نہیں ہوجاتی۔ بیسنٹ نے کہا، "آج شروع ہونے والی یہ مہم ہر گزرتے دن کے ساتھ آگے بڑھتی رہے گی اور اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک یہ حکومت تنہا نہیں ہوجاتی۔"

امسال یورپ میں شدید گرمی سے کم از کم 35 ہزار افراد لقمہ اجل بنے

بروسیلز، 25 اگست (یواین آئی) امسال موسم گرما میں یورپی براعظم میں ریکارڈ کی گئی چار بڑی اور مسلسل آنے والی ہیٹ ویوز ہزاروں اموات کا سبب بنیں۔ محض براعظم کے تقریباً نصف حصے کا احاطہ کرنے والی اور ابھی حتمی نہ ہونے والی سرکاری معلومات کے مطابق، معمول کے ادوار کے مقابلے میں کم از کم 35,000 افراد اضافی طور پر جاں بحق ہوئے۔ خصوصاً جرمنی، فرانس اور اسپین میں اضافی اموات کی تعداد 25,000 سے زائد ہے۔ ماہرین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ درجہ حرارت کو براہِ راست موت کا سبب کے طور پر عموماً درج نہیں کیا جاتا اور اگست کے اعداد و شمار ابھی مکمل طور پر سسٹم میں شامل نہیں ہوئے، اس لیے حتمی تعداد کہیں زیادہ سنگین ہوسکتی ہے۔ انتہائی گرمی کے سبب سب سے زیادہ اموات جرمنی میں ہوئیں۔ رابرٹ کوخ انسٹی ٹیوٹ کے اعداد و شمار کے مطابق ملک میں اپریل کے اوائل سے اگست کے اوائل تک تقریباً 14,000 افراد شدید گرمی کی وجہ سے جان سے گئے۔ صرف جون کے آخری ہفتے میں 9,600 اموات درج کی گئیں، اور یہ جرمنی کی تاریخ کا سب سے مہلک موسمِ گرما تھا۔ اسپین میں کارلوس سوئم ادارہ صحت نے مئی سے اب تک تقریباً 5,000 افراد کے گرمی کی لہر کی وجہ سے ہلاک ہونے کی اطلاع دی ہے۔ اس طرح اسپین نے 2022 کے ریکارڈ کو پیچھے چھوڑتے ہوئے اپنی تاریخ میں سب سے زیادہ گرمی سے متعلق اموات درج کیں۔ فرانس میں سینکڑوں موسمیاتی اسٹیشنوں پر 40 ڈگری سے زائد درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا؛ مئی کے آخر سے جولائی کے آخر تک 7,000 سے زائد اضافی اموات رپورٹ ہوئیں۔ تاہم ابتدائی اعداد و شمار صرف الیکٹرانک ڈیتھ سرٹیفکیٹس پر مبنی ہیں، اس لیے اس تعداد میں اضافہ متوقع ہے۔ مقامی حکام کے ذریعے اعداد و شمار جمع کرنے والے اٹلی کے ایک ادارے کے اندازے کے مطابق مجموعی جانِ بحق ہونے والوں کی تعداد 5,000 سے 8,000 کے درمیان ہوسکتی ہے۔ برطانیہ میں مئی اور جون کی ہیٹ ویوز کے باعث تقریباً 2,900 افراد کے ہلاک ہونے کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ بیلجیم، نیدرلینڈز، پولینڈ اور سوئٹزرلینڈ جیسے دیگر یورپی ممالک میں بھی اموات کی شرح میں واضح اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ماہرینِ صحت کے مطابق شدید گرمی عام طور پر دل و عروق، تنفسی اور گردوں کے امراض جیسے موجودہ دائمی مسائل کو بڑھا کر موت کا سبب بنتی ہے، اسی لیے حتمی اعداد و شمار ماہوں بعد واضح ہوتے ہیں۔ عالمی ادارۂ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق آب و ہوا کے بحران کی وجہ سے عالمی درجہ حرارت میں اضافے اور آبادی کے عمر رسیدہ ہونے کے نتیجے میں گزشتہ 20 سالوں میں یورپی خطے میں گرمی سے متعلق اموات کی شرح میں 30 فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔

عمران خان کی بہن کی توہینِ عدالت درخواست واپس

حکومت نے اسپتال منتقلی کے حکم کو کیا چیلنج

اسلام آباد: پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کی بہن عظمیٰ خان کی جانب سے دائر کی گئی توہینِ عدالت کی درخواست سپریم کورٹ کے رجسٹرار آفس نے اعتراضات کے باعث واپس کر دی ہے۔ یہ درخواست عدالت کے 18 اگست کے اس حکم پر عمل درآمد نہ ہونے کے الزام میں دائر کی گئی تھی، جس میں عمران خان کو شفا انٹرنیشنل اسپتال منتقل کرنے اور اہل خانہ سے ہفتہ وار ملاقات کی سہولت فراہم کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ 'دی ایکسپریس ٹریبیون' کی رپورٹ کے مطابق پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے چیئرمین گوہر علی خان نے منگل کو سپریم کورٹ کے باہر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ 18 اگست کے عدالتی حکم پر عمل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ پارٹی نے حکم پر عمل درآمد نہ ہونے کے خلاف توہینِ عدالت کی درخواست دائر کرتے ہوئے اس پر فوری سماعت کی استدعا کی تھی۔ گوہر علی خان نے کہا کہ انہوں نے سپریم کورٹ کے رجسٹرار سے ملاقات کی، جہاں انہیں بتایا گیا کہ درخواست میں کچھ اعتراضات موجود ہیں۔ ان اعتراضات کی وجہ سے توہینِ عدالت کی درخواست کی فائل واپس کردی گئی ہے۔ ان کے مطابق پی ٹی آئی رجسٹرار آفس کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب دے گی اور اس کے بعد درخواست دوبارہ دائر کی جائے گی۔ پی ٹی آئی نے 22 اگست کو سپریم کورٹ میں یہ درخواست دائر کی تھی۔ پارٹی کا موقف ہے کہ عدالت نے 18 اگست کو عمران خان کو شفا انٹرنیشنل اسپتال منتقل کرنے اور ان کے اہل خانہ سے ہفتہ وار ملاقات کا انتظام کرنے کا واضح حکم دیا تھا، تاہم اس پر عمل نہیں کیا گیا۔ دوسری جانب پاکستان حکومت نے بھی سپریم کورٹ کے 18 اگست کے حکم کے خلاف نظرثانی کی درخواست دائر کردی ہے۔ حکومت نے عدالت کے فیصلے کو 'امتیازی' قرار دیتے ہوئے اس پر نظرثانی کی استدعا کی ہے۔ عمران خان اگست 2023 سے جیل میں ہیں۔ ان کے خلاف مختلف مقدمات میں سزا سنائے جانے کو ان کی جماعت سیاسی انتقام قرار دیتی رہی ہے۔ 2022 میں تحریکِ عدم اعتماد کے ذریعے حکومت سے برطرف کیے جانے کے بعد ان کے خلاف متعدد مقدمات درج کیے گئے، جن میں سرکاری تحائف سے متعلق توشہ خانہ کیس اور مبینہ غیر قانونی نکاح سے متعلق مقدمہ بھی شامل ہے۔ عمران خان کی جیل میں صحت اور حراست کے حالات پر عالمی سطح پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ گزشتہ ماہ تشدد اور دیگر ظالمانہ، غیر انسانی یا توہین آمیز سلوک یا سزا سے متعلق اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ ایلس جل ایڈورڈز نے عمران خان کو مناسب طبی سہولت نہ ملنے کی اطلاعات پر تشویش ظاہر کی تھی۔

امریکی وزیر دفاع: 'ضرورت پڑنے پر ایران پر دوبارہ حملے کیے جاسکتے ہیں

واشنگٹن، 25 اگست (یواین آئی) امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو امریکی افواج ایران کے خلاف دوبارہ حملے شروع کر سکتی ہیں۔ دی ہل کے مطابق، ہیگسیتھ نے وسکانسن صوبے میں ایک فوجی اڈے کے دورے کے بعد صحافیوں سے ایران کے معاملے پر گفتگو کی۔ ہیگسیتھ نے کہا، "اگر ہمیں کینیٹک حملے کرنے پڑیں تو ہم کریں گے۔ اگر ایران اپنے پاس موجود فائدے زیادہ استعمال کرے یا امریکی فوج سے ٹکر لیتا ہے تو ہم وہ کریں گے جو کرنا ضروری ہے۔" ہیگسیتھ نے کہا کہ فی الحال ایران کے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ چیز اقتصادی دباؤ ہے اور اس نے دعویٰ کیا کہ امریکہ آبنائے ہرمز کو کنٹرول کرتا ہے۔ پیٹ ہیگسیتھ نے کہا، "ایران ہرمز سے کچھ بھی نہیں گزار رہا۔ تاہم، ہم گزار سکتے ہیں۔ عالمی معیشت اس بات سے واقف ہے اور اسی لیے انہوں نے آبنا کو کنٹرول کرنے پر بڑا داؤ لگایا، مگر وہ کامیاب نہیں ہوئے۔"

غاصب اسرائیلی فوج نے جنوبی لبنان کو توپ خانے سے نشانہ بنایا، دو ڈرون حملے بھی

سحر نیوز/ عالم اسلام: "الاخبار" کے حوالے سے ارنا نے رپورٹ دی ہے کہ آج سہ پہر غاصب اسرائیلی حکومت کی فوج نے حاریص کے علاقے کے قریب ایک خودکش ڈرون سے حملہ کیا تاہم اس سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ اسی دوران ایک اور اسرائیلی ڈرون نے جنوبی لبنان کے حاریص اور حداثا کے درمیانی علاقے العریش پر حملہ کیا۔ غاصب صیہونی فوج نے آج جنوبی لبنان کے علاقے المنصوری کو بھی توپ خانے کے حملے کا نشانہ بنایا۔ واضح رہے کہ غاصب اسرائیلی حکومت نے گزشتہ 2 مارچ سے لبنان کے خلاف وسیع حملوں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے، جس کے نتیجے میں متعدد لبنانی شہری شہید اور زخمی ہوئے ہیں اور 10 لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ اس غاصب حکومت کی فوج نے جنوبی لبنان کے کچھ علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے، جن میں سے کچھ علاقے کئی دہائیوں سے اور کچھ 2013 اور 2014 کے درمیان ہونے والی جنگ کے بعد سے غاصب فوج کے قبضے میں ہیں۔

بنگلہ دیش "مکہ معاہدے" میں دلچسپی رکھتا ہے: ہمایوں کبیر

ڈھاکہ، 25 اگست (یواین آئی) ایک اعلیٰ سطحی سفارت کار کے مطابق، بنگلہ دیش نے ترکیہ، سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان طے پانے والے مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ گزشتہ ہفتے وزیر مملکت برائے خارجہ امور مقرر ہونے والے ہمایوں کبیر نے کہا کہ ہم نے مکہ دفاعی معاہدے میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا ہے کیونکہ بنگلہ دیش اب ایک تسلیم شدہ ملک ہے۔ مغربی ایشیا کے شراکت دار اور دنیا بھر کے مسلم ممالک اب بنگلہ دیشی قیادت، بالخصوص وزیر اعظم طارق رحمان کی قیادت کو کئی مقامات پر اپنے ساتھ رہنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ ہمایوں کبیر، جو اس سے قبل رحمان کے مشیر کے طور پر بھی خدمات انجام دے چکے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ اگر مغربی ایشیا میں ایسا کوئی معاہدہ موجود ہے، اسلامی ممالک کے درمیان کوئی سیکیورٹی معاہدہ ہے تو وہاں جانا کوئی عجیب بات نہیں ہوگی۔ ترکیہ، سعودی عرب اور پاکستان نے 7 اگست کو مکہ میں منعقدہ ایک سہ فریقی سربراہی اجلاس میں مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کیے تھے، جس کا مقصد اجتماعی سیکیورٹی کو مضبوط بنانا، دفاعی تعاون کو گہرا کرنا اور خطے اور اس سے باہر امن و استحکام کو فروغ دینا ہے۔

سیرتِ رسولؐ پوری دنیا کیلئے بہترین نمونہ ہے: مولانا سید بلال عبدالحی حسنی ندوی

مرکزی میلاد النبی کمیٹی کے زیر اہتمام 77ویں جشنِ میلاد النبی و کل ہند نعتیہ مشاعرہ کا عظیم الشان انعقاد

لکھنؤ 25/اگست:-ساری دنیا کے لیے بہترین نمونہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے،ان کے آنے سے دنیا میں جو بہار آئی اور جو رحمتیں اور سعادتیں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے کسی نبی کے آنے سے وہ چیز حاصل نہیں ہوئی ،انھوں نے دشمنوں کو گلے لگایا اور انسانیت اور اخلاق کا ایسا نمونہ پیش کیا جو رہتی دنیا کے لیے یادگار ہے،ان خیالات کا اظہار ناظم ندوۃ العلماء مولانا سید بلال عبدالحی حسنی ندوی نے آقائے نامدار رسول عربی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت کے مبارک و مسعود موقع پر کیا۔لکھنؤ کی قدیم ملی انجمن مرکزی میلاد النبی کمیٹی (رجسٹرڈ) کی جانب سے تاریخی 77ویں جشن میلاد النبی وکل ہند نعتیہ مشاعرے کا عظیم الشان پیمانے پر انعقاد حسب دستور قدیم قلب شہر میں واقع امین الدولہ (جھنڈے والا) پارک کے وسیع و عریض سبزہ زار پر کیا گیا۔ناساز گار موسم کے باوجود پوری رات چلنے والے اس روحانی اجتماع کی صدارت ممتاز ماہر تعلیم وسیاسی رہنما منظور احمد (آئی پی ایس) نے کی جبکہ نظامت کے فرائض سینئر صحافی اور مرکزی میلاد النبی کمیٹی کے میڈیا انچارج خان محمد عبداللہ نے انجام دیئے۔قاری ثمامہ عرفانی کی تلاوت کلام اللہ سے اس مقدس محفل کا آغاز ہوا،آیات کا اردو ترجمہ اور تفسیر فلاحی بیت المال کے صدر مشہور عالم دین مولانا جہانگیر عالم قاسمی نے کیا۔مسجد ندوۃ العلماء کے امام وخطیب مولانا ڈاکٹر محمد فرمان ندوی نے کہا کہ محسن انسانیت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات سے پورا عالم زیر بار ہے،توحید کا عقیدہ، انسانیت کی تکریم ،عورت کو ان کا مقام بحال کرانا اور پوری دنیا میں تبدیلی کی لہر چلانا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوششوں کا ثمرہ ہے، دنیا آج بھی اسی در کی محتاج ہے۔ بزرگ خوش گلو شاعر ایوب لکھنوی کے نذرانہ نعت کے بعد کمیٹی کے جنرل سکریٹری ایڈوکیٹ ایم اے حسیب نے تمام مہمانوں اور شرکاء محفل کا استقبال کرتے ہوئے جشن کی تاریخی اہمیت پر مختصر روشنی ڈالی انھوں نے معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کی بیخ کنی کیلئے منظم طریقے سے تحریک چلانے کی علماء کرام، دانشوران ملت اور اکابرین قوم سے دردمندانہ اپیل کی۔سیرت مبارکہ پر سلسلہ تقریر کا آغاز ممتاز عالم دین مولانا کوثر ندوی کے خطاب سے ہوا انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو عملی طور پر میدان عمل میں آکر اسلام کی نمائندگی کرنا ہوگی۔اپنے کردار سے اپنے معاملات سے اپنے اخلاق سے پیش کرنا ہوگا کہ مسلمان صحیح معنی میں کسے کہتے ہیں مزید ماضی قریب میں ساری دنیا میں مسلمانوں کو اللہ نے جو عزت، سربلندی، حکومت وطاقت عطا فرمائی تھی اس کی وجہ نہ دولت تھی نہ تعداد تھی نہ طاقت تھی اور نہ ہی سائنسی ترقیات تھیں بلکہ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ مسلمان عملی طور پر بھی مسلمان تھا اس کا کردار بولتا تھا کہ یہ مسلمان ہے۔آج مسلمانوں کے پاس دولت بھی ہے سائنسی ترقیات بھی ہیں لیکن مسلمانوں کے قول وعمل میں زمین آسمان کا فرق ہے اس کی وجہ سے آج وہ در در کی ٹھوکریں کھا رہا ہے، ذلیل ہو رہا ہے اس لیے جب تک وہ اپنے عمل سے مسلمانوں کی صحیح نمائندگی پیش نہیں کرے گا تب تک وہ عزت سے بہت دور رہے گا۔ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے حالات حاضرہ پر گفتگو کی۔تقریری دور کے اختتام پر نصف شب کے بعد کل ہند مشاعرہ نعت کا آغاز ہوا جس میں بیرونی اور مقامی شعراء کرام نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اجمعین کی مدح میں نعت ومنقبت کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی آخر میں خان محمد امان اللہ نے مرحوم شکیل بلہروی کا شہرہ آفاق کلام ولادت پیش کیا۔ پروگرام کے کنوینر جمال اعزاز نے علماء عظام، شعراء کرام اور تمام شریک غلامان رسول کا شکریہ ادا کیا۔ سلام ودعا کے بعد محفل کے التوا کا اعلان کیا گیا۔کل ہند مشاعرہ نعت میں شرکت کرنے والے بیرونی ومقامی شعراء میں ڈاکٹر شمیم رامپوری،کلیم نعیمی کانپوری،رفیق ناگوری (اجین)،آصف اعظمی (مؤ)، حسان ساحر فتحپوری، رحمت لکھنوی،ڈاکٹر ہارون رشید،عرفان لکھنوی،ثابت لکھنوی،قمر سیتاپوری، سلیم تابش،عقیل غازی پوری، شمشیر عالم صاحب پوری وغیرہ نے نعت و منقبت کا نذرانہ پیش کیا۔مشاعرے کی نظامت ڈاکٹر ہارون رشید نے کی۔جشن میں خصوصی طور پر سابق ڈی جی پی رضوان احمد، قاضی اکرم ضیا،امتیاز علی خان،محمد وصی صدیقی ،معروف خان، سبودھ سنہا،شوکت علی سدیقی،ڈاکٹر بلال احمد،آصف اللہ خان،نہال احمد،اجے شرما،محمد عثمان (ٹنڈے کبابی)، محمد عمران، محمد شعیب خان محمد جاوید خان،ریاض علوی،صحافی انور عالم، بلال احمد صدیقی، یاسر، شکیل احمد اور انجینئر اسد عمر، وسیم حیدر،فیض انوار خاں،رمیش جیسوال سمیت کثیر تعداد میں عوام وخواص نے شرکت کی۔

جلوس مدح صحابہ آج

عیدگاہ لکھنؤ پر تپاک استقبال کے لیے تیار

لکھنؤ، ۲۵/اگست۔ عاشقان رسولؐ اور مداحان صحابہؓ کی محبتوں وعقیدتوں کا مظہر تاریخی جلوس مدح صحابہؓ اتحاد اسلامی اور ملی شان وشوکت کے ساتھ ہر برس ۱۲/ربیع الاول کو صبح ۹/بجے امین الدولہ امین آباد سے نکل کر عیدگاہ عیش باغ لکھنؤ پہنچتا ہے۔ یہاں اس کا استقبال امام عیدگاہ مولانا خالد رشید فرنگی محلی اسلامک سنٹر آف انڈیا کے کارکنان اور دارالعلوم فرنگی محل کے اساتذہ کے ساتھ نہایت پرتپاک انداز سے کرتے ہیں۔ جلوس کی آمد کے بعد ظہر کی جماعت ہوتی ہے۔اس کے بعد سیرت النبیؐ، سیرت صحابہؓ اور تحفظ شریعت کے عنوان سے ایک عظیم الشان جلسہ ہوتا ہے۔ دارالعلوم کے طلبہ نے تعلیمی مظاہرہ پیش کرتے ہیں۔ چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ سیرت النبیؐ کے عنوان سے ہونے والے جلسوں اور جلوس مدح صحابہؓ میں پوری محبت وعقیدت سے شریک ہوں۔انہوں نے کہا کہ سنت اور تعلیمات نبویؐ کے عملی پیکر صحابہ کرامؓ تھے۔اس لیے ان کی پیروی کرنا ہم سب کے لیے ضروری ہے۔

عیدِ زہرا کے سلسلے میں جگہ جگہ محفلیں آراستہ، جشن منایا گیا

سفینۂ حسین کی جانب سے مولانگری میں محفل کا انعقاد

لکھنؤ۔ عیدِ زہرا کے سلسلے میں محفلوں کا سلسلہ جاری ہے۔ کشمیری محلہ روڈ واقع عزاخانہ ناہید عالم میں جشنِ بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ایک پُرنور محفل کا انعقاد کیا گیا۔ محفل سے ذاکرِ اہل بیت مولانا شہاب حسین نے خطاب کیا اور بی بیٔ کائنات حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی سیرت، فضیلت اور ولادت کے پُرمسرت پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعدِ محفل شاعرِ اہل بیت مولانا ترابی، عرفان مہدی، سید الطاف عالم، ولی عابدی، منتظر حسین، یاسوب، معصوم، ارمان عباس، نیر رضوی، عارف سخنوری، حیدر اور موجز نے اپنا کلام اور اشعار پڑھتے ہوئے بارگاہِ مولا میں اپنے نذرانۂ عقیدت پیش کیے۔ محفل عقیدت، محبت اور ولائی جذبے سے سرشار رہی اور عاشقانِ اہل بیت نے مل کر جنابِ سیدۂ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں اپنی عقیدت پیش کی۔ اسی سلسلے میں چھوٹے صاحب عالم روڈ، عزاخانہ مولانا شہاب حسین میں جشنِ عیدِ زہرا سلام اللہ علیہا کی ایک پُرنور محفل کا انعقاد کیا گیا۔ محفل سے ذاکرِ اہل بیت مولانا سید محمد عسکری نے خطاب کیا۔ انہوں نے اہل بیت علیہم السلام کی سیرت، فضائل اور ولادتوں کی خوشیوں کو نہایت خوبصورت انداز میں بیان کیا۔ اس کے بعد مولانا شہاب حسین، سید الطاف عالم، ارمان عباس، ولی عابدی، عرفان مہدی، عون میاں، علی رضا، ریحان اور سید میثم عباس نے شرکت کی اور اپنے کلام کے ذریعے بارگاہِ مولا میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ محفل کے دوران فضا ذکرِ اہل بیت علیہم السلام اور نعروں کی گونج سے معمور رہی۔ بڑی تعداد میں محبانِ اہل بیت علیہم السلام نے اس مبارک موقع کی خوشیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور محفل کو اپنی عقیدت ومحبت سے مزید پُرنور بنا دیا۔ سفینۂ حسین ٹیم کی جانب سے عزاخانہ شہنشاہ مرزا مرحوم، مولانگری گیٹ نمبر 2، وزیر باغ میں جشنِ عیدِ زہرا کا انعقاد کیا گیا، جس میں قاری ثقلین ظفر نے تلاوتِ قرآن سے محفل کا آغاز کیا، جبکہ نعتِ رسول عسکری علی نے پڑھی۔ محفل سے مولانا سید صفدر بلال نے خطاب کیا، جس میں مولانا نے اہل بیت علیہم السلام کے فضائل اور حضرت مختار کے بارے میں بیان کیا کہ حضرت مختار نے کربلا کے قاتلوں سے جو بدلہ لیا، اس سے اہل بیت علیہم السلام کے گھر میں خوشی ہوئی۔ آخر میں مولانا نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کے بارے میں تفصیلی خطاب کیا۔ محفل کے بعد مقامی اور باہر سے آئے شعرا نے منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ محفل کی نظامت مہدی محمودآبادی نے کی۔

شہر کے تاجروں کے ساتھ کلکٹریٹ میں ضلع مجسٹریٹ نے میٹنگ منعقد کی

تاجروں کے مسائل کو ترجیحی بنیاد پر حل کرنے کو یقینی بنانے کی متعلقہ افسران کو ہدایات

بلندشہر 25/اگست (پریس ریلیز) ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش کی صدارت میں کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں ضلع کے تاجروں کی ایک میٹنگ منعقد کی گئی۔ میٹنگ کے دوران تاجروں کی جانب سے شہر کے بورا بازار میں بجلی کے پول ہٹوانے، تجاوزات کی روک تھام اور باٹ و پیمائش محکمہ سے متعلق کارروائی کو موثر طریقے سے انجام دینے سمیت مختلف مسائل پیش کیے گئے۔ ضلعی مجسٹریٹ نے متعلقہ محکموں کے افسران کو مذکورہ مسائل پر ضروری کارروائی کرنے کی ہدایات دیں۔ میٹنگ میں کالا آم سے لے کر ضلع اسپتال تک نالوں کی صفائی کرانے اور کھلے نالوں کو ڈھکنے سمیت دیگر نکات پر بھی تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے ایگزیکیٹو آفیسر میونسپلٹی کو ہدایت دی کہ نالوں کی صفائی کا کام کرایا جائے اور کھلے ہوئے نالوں کو کور کرنے کی کارروائی جلد مکمل کی جائے۔ ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ محکمہ جاتی افسران کو ہدایت دی کہ میٹنگ میں تاجروں کی جانب سے اٹھائے گئے تمام مسائل کا آئندہ میٹنگ تک ترجیحی بنیاد پر تصفیہ کو یقینی بنایا جائے۔

ماں باپ کا ادب واحترام کرو: راشد احمد جامعی

درگاہ شاہ مینا میں بارہ روزہ جشن عید میلاد النبیؐ کا گیارہواں جلسہ منعقد ہوا

لکھنؤ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی بہت سی آیات میں اپنی عبادت وبندگی کے بعد ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور اپنے شکر کے بعد ماں باپ کے شکر ادا کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اسی طرح حضور رحمت عالم ﷺ نے بھی اپنی بہت سی احادیث مبارکہ میں ماں باپ کے ادب و احترام، ان کی خدمت گذاری، ان کی دل جوئی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ثمرات اور نتائج کو بیان فرمایا ہے۔ ساتھ ہی والدین کی نافرمانی کرنے والوں کو دنیا وآخرت میں ہونے والے نقصانات اور عذابات سے آگاہ ومتنبہ بھی کیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: "اور آپ کا رب حکم دے چکا کہ تم اس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور اگر تمہاری زندگی میں ماں باپ یا ان دونوں میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے تو ان کو اُف تک نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے ادب سے بات کرنا اور ان کے سامنے عاجزی اور رحم دلی کا بازو جھکائے رکھنا اور یہ دعا کرنا اے میرے رب ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی۔ مذکورہ خیالات کا اظہار درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ میں مینائی ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام بارہ روزہ جشن عید میلاد النبیؐ کے گیارہویں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد راشد احمد رضوی جامعی بلگرام شریف نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے نزدیک ماں باپ کے چہروں کو محبت بھری نگاہ سے دیکھنا عبادت ہے۔ ارشادِ نبوی ہے: "جو شخص اپنے ماں باپ کے چہرے کی طرف محبت سے ایک نظر دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ صحابۂ کرام نے پوچھا چاہے وہ سو بار دیکھے؟ حضورؐ نے فرمایا ہاں۔ اللہ تعالیٰ بہت ثواب عطا فرمانے والا ہے۔ مولانا نے کہا کہ ماں باپ کا ادب واحترام کرو۔ ماں اپنی اولاد کی پرورش جس شفقت ومحبت اور ایثار وقربانی سے کرتی ہے اس کا حق کوئی اولاد ادا نہیں کر سکتی۔ آقائے کریم ﷺ نے معراج کی رات کچھ لوگوں کو آگ کی ٹہنیوں پر لٹکتے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل امین نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے والدین کو گالیاں دیتے تھے۔ سید عالمؐ نے فرمایا والدین کی نافرمانی سے بچو اس لئے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور ماں باپ کا نافرمان وہ خوشبو نہ پائے گا۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے والدین کی عزت وتکریم کرتے ہیں اور انہیں راضی وخوش رکھتے ہیں۔

کشی نگر میں کار کی ٹکر سے دو طالبات ہلاک

کشی نگر، 25 اگست (یو این آئی) اترپردیش کے کشی نگر ضلع میں منگل کو کالج سے گھر واپس جانے والی تین طالبات کی اسکوٹی کو تیز رفتار کار نے ٹکر ماردی، جس کے نتیجے میں دو طالبات کی موقع پر ہی موت ہوگئی جبکہ تیسری شدید زخمی ہوگئی۔ پولیس کے مطابق تینوں طالبات پٹہیروا تھانہ علاقے کے دویاوتی دیوی ویمن کالج سے پڑھائی کے بعد ایک ہی اسکوٹی پر گھر جا رہی تھیں۔ شام تقریباً ساڑھے چار بجے مادھوپور بزرگ کٹ کے قریب بہار کے کٹیا کی جانب سے آنے والی تیز رفتار کار نے اسکوٹی کو زوردار ٹکر مار دی۔ حادثے میں گوپال گنج ضلع کی انامیکا (22) اور نشا (21) کی موت ہوگئی، جبکہ علیشا خاتون (23) شدید زخمی ہوگئیں، جنہیں علاج کے لیے میڈیکل کالج کشی نگر میں داخل کرایا گیا ہے۔ حادثے کے بعد فرار ہونے کی کوشش کرنے والے کار سوار دو نوجوانوں کو مقامی لوگوں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔

جلوسِ محمدیؐ روایتی طریقے سے نکالا جائے گا: مفتی عرفان میاں

انتظامیہ اور آل انڈیا محمدی مشن کے ذمہ داران کی اہم میٹنگ

سیکورٹی سمیت تمام ضروری سہولیات فراہم کرنے کی یقین دہانی

لکھنؤ، 25 اگست: عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک موقع پر 12 ربیع الاول، 26 اگست کو آل انڈیا محمدی مشن کے زیر اہتمام نکلنے والے تاریخی جلوسِ محمدی ﷺ کی تیاریوں کے سلسلے میں محمدی مشن کے ہیڈ آفس، ٹکسال فرنگی محل چوک، لکھنؤ میں ضلع انتظامیہ کے افسران اور مشن کے ذمہ داران کی اہم میٹنگ ہوئی۔ اس موقع پر حضرت مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی صاحب قبلہ، قاضی شہر لکھنؤ وسرپرست آل انڈیا محمدی مشن نے کہا کہ جلوسِ محمدی ﷺ لکھنؤ کا قدیم اور تاریخی جلوس ہے۔ اس میں بلاتفریق مذہب وملت فرزندانِ توحید عشقِ رسول ﷺ میں سرشار ہوکر اپنے اپنے علاقوں سے جلوس لے کر درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہ پہنچتے ہیں اور وہاں حاضری دیتے ہیں۔ انہوں نے اپیل کی ہے کہ تمام انجمنیں اپنے جھنڈوں اور بینروں کے ساتھ روایتی طریقہ سے جلوس نکالیں، صلوٰۃ وسلام اور نعتِ رسول ﷺ پڑھتے ہوئے اتحاد، امن اور غلامیٔ رسول ﷺ کا مظاہرہ کریں۔ درگاہ شاہ مینا پر حاضری کے بعد مرکزی جلوسِ محمدی ﷺ میں شامل ہوکر دوپہر 2 بجے جیوھیا پھولے پارک پہنچیں، جہاں روایتی انداز میں جشنِ عید میلاد النبی ﷺ منایا جائے گا اور حضور اکرم ﷺ کے پیغامِ محبت، امن و بھائی چارہ کو عام کیا جائے گا۔ انہوں نے تمام شرکاء سے اپیل کی ہے کہ راستے میں کسی کو کسی بھی قسم کی تکلیف نہ پہنچائیں۔ اے ڈی سی پی ویسٹ دھننجے کمار کشواہا نے کہا کہ لکھنؤ گنگا جمنی تہذیب کا مرکز ہے اور یہاں تمام لوگ ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں۔ جلوسِ محمدی ﷺ روایتی راستے اور روایتی طریقہ سے ہی نکالا جائے گا، کسی نئے راستے یا نئی روایت کی اجازت نہیں ہوگی۔ ضلع انتظامیہ کی جانب سے جلوس کے لیے مکمل انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ کسی بھی قسم کی گڑبڑی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ آل انڈیا محمدی مشن کے صدر سید اقبال ہاشمی نے ضلع انتظامیہ کو یقین دلایا کہ جلوسِ محمدی ﷺ مکمل طور پر روایتی طریقہ سے نکالا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ کسی بھی ناخوشگوار صورتحال کی صورت میں انجمنیں فوری طور پر ضلع انتظامیہ کے ذمہ داران یا محمدی مشن کے ہیلپ لائن نمبروں

8411779335،

8896760555 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

اس موقع پر ضلع انتظامیہ کے ذمہ داران اے ڈی سی پی ویسٹ دھننجے کمار کشواہا، اے سی پی چوک شبھم کمار اور ایس او چوک ناگیش اپادھیائے نے حضرت مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی صاحب قبلہ سے ملاقات کی اور جلوس کے انتظامات پر تبادلۂ خیال کیا۔ میٹنگ میں محمدی مشن کے ذمہ داران مولانا عفان عتیق فرنگی محلی، قاری شکیل نظامی، ایڈووکیٹ عامر رسول، چودھری عطاؤ الرحمن، مبین احمد اور ایڈووکیٹ فیضان فرنگی محلی موجود رہے۔ آخر میں فیضان فرنگی محلی، یوتھ صدر آل انڈیا محمدی مشن نے ضلع انتظامیہ کے تمام ذمہ داران اور مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔

آج جلوسِ محمدیؐ نکالا جائے گا

لکھنؤ۔ جلوسِ محمدی ﷺ کے سلسلے میں انتظامیہ اور آل انڈیا محمدی مشن کی ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں طے پایا کہ بدھ کے روز 12 ربیع الاول کے موقع پر روایتی طریقے سے جلوسِ محمدی ﷺ نکالا جائے گا۔ مولانا مفتی عرفان میاں نے امن اور بھائی چارے کے ساتھ جلوس نکالنے کی اپیل کی۔ مولانا نے درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہ پہنچنے کے بعد مرکزی جلوس میں شامل ہونے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بدھ کی دوپہر 2 بجے جیوتی باپھولے پارک پہنچ کر روایتی طریقے سے عید میلاد النبی ﷺ منائی جائے گی۔ محمدی مشن نے بھی انتظامیہ کو مکمل تعاون دینے کا یقین دلایا۔

گائے کے تحفظ اور مویشی پروروں کے مفادات کے لیے اسکیموں کا موثر نفاذ

ویکسینیشن کے اہداف کو وقت پر پورا کیا جائے ☆ پالن مصنوعات کے معیار پر خصوصی توجہ دی جانی چاہئے: دھرم پال سنگھ

لکھنؤ:25 اگست۔ اترپردیش کے محکمہ مویشی اور دودھ ترقیات کے وزیر جناب دھرم پال سنگھ نے منگل کو کونسل ہاؤس واقع اپنے دفتر کے کمرے میں محکمہ کا جائزہ لیتے ہوئے افسران کو ہدایت دی کہ ریاست میں مویشیوں کے تحفظ اور مویشی پروروں کے مفادات کو ترجیح دیتے ہوئے اسکیموں کو موثر طریقے سے نافذ کیا جائے اور مویشیوں کے سبز چارے اور مویشیوں کو بھاری بارش سے ہونے والی بیماریوں سے بچانے کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ متعدی بیماریوں سے بچاؤ کے لیے ویکسینیشن کے مقررہ اہداف مقررہ مدت میں حاصل کیے جائیں۔ دیگر متعدی امراض سے بچاؤ کے لیے خصوصی احتیاط برتی جائے۔ ہر سطح پر ضروری ویکسین کی مناسب دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔ مویشی پالنے والوں کی آمدنی بڑھانے کے لیے، مسٹر سنگھ نے مویشی پالنے والوں کو ہدایت دی کہ وہ اچھی نسل کے دیسی مویشیوں کی پرورش کی حوصلہ افزائی کریں، تربیتی پروگرام منعقد کریں اور محکمہ جاتی اسکیموں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کرکے زیادہ سے زیادہ مویشی پالنے والوں کو فائدہ پہنچائیں۔ انہوں نے مویشی انشورنس اسکیم پر خصوصی توجہ دینے اور زیادہ سے زیادہ مویشی پالنے والوں کو اس کا فائدہ پہنچانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ افسران اسکیموں پر موثر عملدرآمد کا باقاعدگی سے جائزہ لیں اور مویشی پالنے والوں کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں مویشیوں کے انتظامات کی باقاعدگی سے نگرانی کی جائے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ گائے پناہ گاہوں میں چارے کی مناسب دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔ اس کی دستیاب زمین پر سبز چارہ اگایا جائے اور کسانوں کی مدد سے چارے کی پیداوار کو فروغ دیا جائے۔ وزیر نے کہا کہ ریاستی حکومت کا مقصد بے سہارا مویشیوں کو محفوظ پناہ گاہ، مناسب غذائیت اور صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنا ہے۔ گائے پناہ گاہوں کو خودکفیل بنایا جائے۔ انہوں نے محکمہ کے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ گائے پناہ گاہوں کا باقاعدگی سے معائنہ کیا جائے اور وہاں محفوظ مویشیوں کی خوراک، صحت، صفائی اور دیگر ضروری انتظامات میں کوئی کوتاہی نہ برتی جائے۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ ریاست میں جانوروں کو متعدی بیماریوں سے بچانے کے لیے ٹیکہ کاری کی مہم مسلسل چلائی جا رہی ہے۔ ایف ایم ڈی ویکسینیشن مہم کے آٹھویں مرحلے میں، 22 جولائی سے 25 اگست 2026 تک، ریاست میں 17.1 کروڑ سے زیادہ جانوروں کو ٹیکے لگائے گئے ہیں۔ بھارت پشودھن ایپ پر ریئل ٹائم ڈیٹا فیڈنگ کے ساتھ ساتھ ویکسینیشن کی پیشرفت کا باقاعدہ جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اجلاس میں وزیر نے ہدایت دی کہ دودھ پیدا کرنے والوں اور مویشی پالنے والوں کے بہتر منافع کو یقینی بنانے کے لیے مزید دودھ کمیٹیاں تشکیل دی جائیں اور کاشتکاروں اور مویشی پروروں کو ان کے دودھ کی قیمت مقررہ مدت میں ادا کی جائے۔ مزید برآں، پراگ مصنوعات کے معیار کو اولین ترجیح دی جانی چاہیے، ان کی موثر مارکیٹنگ پر خصوصی توجہ دی جائے۔ پراگ کی پیکیجنگ کو جدید بنانے اور بڑھانے کے لیے ضروری اصلاحات کی جانی چاہئے، اور پراگ کی شناخت اور مارکیٹ شیئر کو مزید مضبوط کرنے کے لیے صارفین کی بدلتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اختراعات کو اپنانا چاہیے۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری جناب مکیش کمار میشرام نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ گائے کے تحفظ اور مویشی پالنے والوں کی بہبود سے متعلق اسکیموں پر موثر عمل آوری کو یقینی بنائیں اور گائے پناہ گاہوں میں چارہ، پانی، صحت اور صفائی کے مناسب انتظامات کو برقرار رکھیں۔ انہوں نے ہدایت دی کہ وبائی امراض سے بچاؤ کے لیے ویکسین کی بروقت فراہمی اور مناسب ویکسین کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے، دودھ کمیٹیوں کی تشکیل میں تیزی لائی جائے اور دودھ پیدا کرنے والوں اور مویشی پالنے والوں کو بروقت ادائیگیاں کی جائیں۔

کاروباری دوست صنعتی ترقی کا انجن بنیں: نندی

اترپردیش ضلع وار سرمایہ کاری کے اہداف طے کرے گا، پروجیکٹ کے نفاذ کو تیز کرنے کی ہدایت دی

لکھنؤ: 25 اگست۔ اترپردیش حکومت کے صنعتی ترقی کے وزیر نند گوپال گپتا نندی نے منگل کو اندرا گاندھی پرتشٹھان میں اترپردیش کی بدلتی ہوئی صنعتی تصویر، سرمایہ کاروں کے بڑھتے ہوئے اعتماد اور روزگار کے نئے امکانات پر منعقدہ جائزہ میٹنگ میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ میٹنگ میں وزیر نندی نے انویسٹ یوپی، ادیم مترا اور جی ایم ڈی آئی سی کی طرف سے صنعتوں کی ترقی کے لیے کیے جا رہے کام کا جائزہ لیا۔ جائزہ میٹنگ میں وزیر نندی نے کہا کہ آج اترپردیش نے ثابت کر دیا ہے کہ اگر پالیسی صاف ہو، نیت ایماندار ہو اور نظام نتائج دینے کے لیے پرعزم ہو، تو ہر سرمایہ کاری کی تجویز کو زمینی سطح پر پورا کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج صنعتی ترقی کا محکمہ صنعتوں کی ترقی کے نام پر صرف مفاہمت ناموں پر دستخط کرنے تک محدود نہیں ہے بلکہ اپنے عزم اور کام کرنے کے انداز کے بل بوتے پر اس نے سرمایہ کاری کے منصوبوں کو حقیقت کا روپ دینے میں بے مثال کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی قابل قدر رہنمائی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں، اترپردیش کی معیشت نئی بلندیوں کی طرف گامزن ہے۔ آج، اترپردیش تیزی سے ملک کی تیسری سب سے بڑی معیشت کے طور پر ابھر رہا ہے۔ قومی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) میں اترپردیش کا حصہ تقریباً 9.1 فیصد ہے۔ ریاست کا جی ایس ڈی پی 2016-17 میں تقریباً 13.30 لاکھ کروڑ تھا، جو 2024-25 میں بڑھ کر تقریباً 30.25 لاکھ کروڑ ہو گیا۔ مستقبل میں اسے 39.8 لاکھ کروڑ تک بڑھانے کا ہدف ہے۔ وزیر نندی نے کہا کہ اترپردیش کی اقتصادی اور صنعتی ترقی ہمہ جہت اور وسیع ہے۔ ترقی کے ثمرات معاشرے کے ہر طبقے اور ریاست کے ہر حصے تک پہنچ رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج ریاست میں 33068 رجسٹرڈ فیکٹریاں تقریباً 38.09 لاکھ لوگوں کو روزگار فراہم کرتی ہیں جن میں 2.09 لاکھ سے زیادہ خواتین بھی شامل ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری نوجوانوں اور خواتین کے لیے روزگار اور خاندانوں کے لیے معاشی تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ وزیر نندی نے کہا کہ وزیر اعظم کی تحریک اور وزیر اعلیٰ کی قیادت میں 1210274 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری 16478 پروجیکٹوں میں چار سنگ بنیاد کی تقریبات کے ذریعے عمل میں لائی گئی ہے۔ وزیر نندی نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے ارادے صاف ہیں: وہ مسلسل بات چیت کے ذریعے سرمایہ کاروں کی بات سنتے ہیں اور ان کے حقیقی مسائل کو حل کرنے کے لیے پوری طرح پرعزم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اترپردیش کی ترقی کا سفر اب بڑے شہروں تک محدود نہیں رہا۔ آج ہر ضلع اپنی صلاحیتوں اور صلاحیتوں کی بنیاد پر صنعتی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ زراعت پر مبنی صنعتیں، فوڈ پروسیسنگ، ڈی ڈی اے ایم، ٹیکسٹائل، لاجسٹکس، خدمات اور نئی ٹیکنالوجی پر مبنی صنعتیں قائم کی جا رہی ہیں۔ ڈبل انجن والی حکومت مقامی وسائل، مقامی ٹیلنٹ، اور مقامی انٹرپرینیورشپ کو عالمی مارکیٹ سے جوڑ رہی ہے۔ اترپردیش کی حکومت ہر ضلع کے لیے سالانہ سرمایہ کاری کے اہداف مقرر کرے گی اور پروجیکٹوں کی تیزی سے عمل آوری کے لیے ادیم متر اور ڈسٹرکٹ انڈسٹریز سینٹر (JIC) کے اہلکاروں کی تربیت اور کارکردگی کا باقاعدگی سے جائزہ لے گی۔ اس موقع پر صنعتی ترقی کے ریاستی وزیر جسونت سنگھ سینی، ایڈیشنل چیف سکریٹری، صنعتی ترقیات آلوک کمار، سکریٹری/چیف ایگزیکٹو آفیسر، وجے کرن آنند، اے سی ای او انویسٹ یوپی پریرنا شرما، اے سی ای او انویسٹ یوپی ششانک چودھری اور دیگر افسران موجود تھے۔

اودھ نامہ

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

ایمنسٹی انٹرنیشنل انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے کام کرنے والی ایک عالمی اور غیر سرکاری تنظیم ہے۔ یہ تنظیم یا ادارہ 1961ء میں لندن میں قائم کیا گیا تھا۔ اس کا بنیادی مقصد دنیا بھر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کرنا اور متاثرہ افراد کے حقوق کے لیے آواز اٹھانا ہے۔ یہ تنظیم ہر سال مختلف ممالک میں انسانی حقوق کی صورتحال، پولیس تشدد، اظہارِ رائے کی آزادی اور جنگی جرائم پر تفصیلی رپورٹس جاری کرتی ہے۔ یہ تنظیم سزائے موت کے خاتمے اور ناانصافیوں کے خلاف عالمی سطح پر مہمات چلاتی ہے۔ نیز یہ ادارہ کسی بھی حکومت، سیاسی مفاد یا مذہب سے بالاتر ہو کر دنیا بھر میں ہونے والی زیادتیوں پر روشنی ڈالتا ہے اور حکومتوں سے جواب طلبی کرتا ہے۔ اس تنظیم نے 'میڈ اِن انڈیا: دی سپلائی آف ویپنز اینڈ ایمونیشن ٹو اسرائیل' کے عنوان سے ایک رپورٹ جاری کی ہے۔ یہ رپورٹ کہتی ہے کہ 7/اکتوبر 2023 سے 30 نومبر 2025 کے درمیان ہندوستان سے اسرائیل کو ہتھیاروں، گولہ بارود، فوجی پرزوں اور دیگر دفاعی سامان کی کم از کم 596,2 کھیپیں بھیجی گئیں۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ان میں مشین گنوں کے پرزے، 155 ملی میٹر کے دھماکہ خیز توپ کے گولے، ڈرون کے وارہیڈز اور بکتر بند فوجی گاڑیوں کے پارٹس شامل ہیں۔ ایمنسٹی کی تحقیق کی اہمیت صرف ان اعداد و شمار میں نہیں، بلکہ اس حقیقت میں ہے کہ اس نے ہندوستانی دفاعی برآمدات میں سرکاری اداروں کی موجودگی بھی سامنے رکھی ہے۔ رپورٹ کے مطابق مونی شنز انڈیا لمیٹڈ، جو ہندوستانی حکومت کی ملکیت ہے، اسرائیلی دفاعی کمپنی ایلبٹ سسٹمز کو ہائی ایکسپلوزو آرٹلری گولے فراہم کر چکی ہے۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ شعبے کی انڈو ایم آئی ایم، کلیانی سسٹمز، پی ایل آر سسٹمز اور الفا ایل سیک جیسی کمپنیاں بھی اسرائیلی دفاعی سپلائی چین کا حصہ رہی ہیں۔ یہ رپورٹ اس لئے بھی حیرت ناک ہے کہ ہندوستان کی فلسطین کے ساتھ یکجہتی طویل عرصے تک ہندوستانی سفارت کاری کی نمایاں علامت رہی ہے۔ اور ہ ندوس ت ان کا عام آدمی ابھی تک ہ ندوستان کو فلسطین کا حامی اور دوست سمجھتا رہا ہے۔ یہ جان لینا بھی اہم ہے کہ ہندوستان نے 1974 میں فلسطین لبریشن آرگنائزیشن کو فلسطینی عوام کا نمائندہ تسلیم کیا اور 1988 میں فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا تھا۔ تنظیم کی رپورٹ کے مطابق ہندوستانی کمپنیوں نے اسرائیلی دفاعی شعبے سے وابستہ کمپنیوں کو کم از کم 516,90,3 فوجی درجے کے چھوٹے ہتھیاروں کے پرزے، 970,64,5 دھماکہ خیز ہتھیاروں کے اجزا اور 298 فوجی گاڑیوں کے پرزے فراہم کیے۔ یہاں اصل سوال یہ نہیں کہ ہندوستان سے بھیجے گئے ہر گولے یا ہر وارہیڈ کو غزہ میں تباہ ہونے والی کسی مخصوص عمارت سے جوڑا جا سکتا ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا کسی ایسے ملک کو فوجی سامان فراہم کرنا مناسب ہے جس کی کارروائیوں کے بارے میں جنگی جرائم، انسانیت کے خلاف جرائم اور نسل کشی کے ممکنہ ارتکاب کے حوالے سے مسلسل بین الاقوامی انتباہات سامنے آتے رہے ہیں اور آخر کار اس ملک کے سربراہ کے خلاف بین الاقوامی عدالت انصاف نے گرفتاری وارنٹ بھی جاری کر دیا ہے۔ اس لئے یہ معاملہ بین الاقوامی قانون کے حوالے سے بھی معمولی نہیں رہ جاتا ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ جنوری 2024 میں عالمی عدالتِ انصاف نے اسرائیل کو غزہ میں نسل کشی سے متعلق جرائم کی روک تھام کے لیے متعدد عبوری اقدامات کرنے کا حکم دیا تھا۔ مارچ اور مئی میں عدالت نے مزید اقدامات کیے۔ یہ احکامات نسل کشی کے مقدمے میں حتمی فیصلہ نہیں تھے، لیکن عدالت نے فلسطینیوں کے تحفظ اور متعلقہ کنونشن کے تحت اسرائیل کی ذمہ داریوں کو واضح کیا تھا۔ اس کے بعد اپریل 2024 میں نکاراگوا بنام جرمنی مقدمے میں عالمی عدالتِ انصاف نے جرمنی کے خلاف فوری عبوری اقدامات نافذ کرنے سے انکار ضرور کیا، لیکن اسی حکم میں اس نے تمام ریاستوں کو یاد دلایا کہ مسلح تنازع کے فریقوں کو ہتھیار منتقل کرتے وقت ان پر بین الاقوامی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں تاکہ ان ہتھیاروں کے ذریعے جنیوا کنونشن یا دیگر متعلقہ قوانین کی خلاف ورزی کا خطرہ کم کیا جا سکے۔ اس لیے ہندوستان کے لیے بھی سوال محض تجارتی نہیں بلکہ قانونی اور اخلاقی ذمہ داری کا ہے۔

ہندوستان ایک طرف فلسطین کے حق میں سفارتی بیانات دیتا ہے، جنگ بندی کی حمایت کرتا ہے اور دو ریاستی حل کی بات کرتا ہے، تو دوسری طرف اس کے دفاعی شعبے کی کمپنیاں اسرائیلی دفاعی صنعت کی سپلائی چین کا حصہ بن رہی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ گزشتہ برسوں میں ہندوستان اور اسرائیل کے درمیان دفاعی، انٹیلی جنس، ٹیکنالوجی اور سلامتی کے شعبوں میں تعاون گہرا ہوا ہے۔ اور اب ہندوستانی دفاعی صنعت خود اسرائیلی کمپنیوں کے ساتھ مشترکہ منصوبوں اور برآمدی سپلائی چین میں داخل ہو رہی ہے۔ ایسے میں حکومت کے لیے سب سے بڑا مسئلہ شفافیت کا بھی ہے۔ تنظیم کے مطابق موجودہ نظام میں یہ بات پوری طرح واضح نہیں کہ کسی جنگ زدہ ملک کو فوجی سامان برآمد کرنے سے پہلے انسانی حقوق اور بین الاقوامی انسانی قانون کی خلاف ورزی کے خطرے کی کتنی جامع جانچ کی جاتی ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ صورت حال ہندوستان کی عالمی ساکھ کے لیے بھی نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ حکومت کو پارلیمنٹ کے سامنے یہ واضح کرنا چاہیے کہ کون سی ہندوستانی کمپنیاں کیا سامان اسرائیلی اداروں کو فراہم کر رہی ہیں، ان اداروں کا اسرائیلی فوج کے ساتھ کیا تعلق ہے اور برآمدات کی منظوری کے وقت انسانی حقوق کے خطرات کا کس طرح جائزہ لیا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ترکیہ: یوروپ کا بوڑھا جوان ہو گیا

ڈاکٹر سلیم خان

ایک زمانے تک ترکیہ اور اسرائیل کے درمیان اچھے سفارتی اور تجارتی تعلقات رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی صدر رجب طیب اردوان کی جانب سے اسرائیل کے خلاف کوئی سخت بیان سامنے آتا ہے تو لوگ پرانے تعلقات کا حوالہ دے کر اسے مشکوک کر دیتے لیکن اب ترکیہ نے اسرائیلی وزیرِ اعظم بنیامین نیتن یاہو کی گرفتاری کے لیے بین الاقوامی وارنٹ جاری کر کے ان شکوک و شبہات کے ازالہ کا بہت ٹھوس اشارہ دے دیا ہے۔ اس بابت ترکیہ کے وزیرِ انصاف اَکن گُرلک نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر بتایا کہ یہ وارنٹ اسرائیل کی جانب سے غزہ کے لیے امدادی سامان لے جانے والے ایک بحری قافلے کو روکنے کے معاملے کی تحقیقات کے حصے کے طور پر جاری کیا گیا ہے۔ اَکن گُرلک نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ ہم اس خیال کو قطعی طور پر مسترد کرتے ہیں کہ غزہ میں نسل کشی کی پالیسی پر عمل پیرا نیتن یاہو کی حکومت قانون سے بالاتر ہے اور اسے اپنے اعمال کا جواب نہیں دینا پڑے گا۔ 'ہم غزہ میں کیے جانے والے جرائم کو چھپانے یا اُن کے ذمہ داروں کو سزا سے بچانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ہم قومی اور بین الاقوامی قانون کے تحت حاصل تمام ممکنہ قانونی اقدامات اٹھائیں گے۔ وزیرِ انصاف نے مزید کہا کہ 'ترکیہ فلسطین کے عوام، مظلوموں اور انسانیت کے اجتماعی ضمیر کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا رہے گا اور خلافِ انسانیت جرائم کرنے والوں کو قانون کے سامنے جواب دہ بنایا جائے گا۔

پچھلے دنوں شمالی شام کے شہر ادلب میں واقع ابو الظہور اڈے پر اسرائیل نے بمباری کر دی جس سے ترکیہ اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی۔ اس کے بعد اسرائیل خود ڈر گیا اور اس نے کشیدگی کو کم کرنے کے لیے اپنے سکیورٹی عہدیدار سے اعلان کروایا کہ وہ ترکیہ کو دشمن نہیں بنانا چاہتا۔ وہ اگر واقعی ایسا چاہتا ہے تو اسے شام میں مزید کارروائی کا خیال اپنے دماغ سے نکال دینا چاہیے مگر وہ اس کا امکان خارج بھی نہیں کرتا۔ اس کا کہنا ہے کہ جب پیغامات مؤثر ثابت نہ ہوں تو اسرائیلی فریق کو کارروائی کرنے پر مجبور ہونا پڑ سکتا ہے۔ اس گیدڑ بھبکی سے قطع نظر اسرائیل کی ہوا اس لیے نکل گئی کیونکہ شام کے لیے امریکی خصوصی ایلچی ٹام بارک نے اسرائیلی فضائی حملوں پر سخت تنقید کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ اسرائیل نے اس فضائی اڈے کو نشانہ بنانے سے قبل امریکہ کو اطلاع نہیں دی تھی۔ ترکیہ میں بھی امریکی سفیر کی ذمہ داری نبھانے والے ٹام بارک کے مطابق منگل کا حملہ اسرائیل کی جانب سے ترکیہ کو اکسانے کی ایک خطرناک اور تشویش ناک کوشش کی عکاسی کرتا ہے۔ اس پھٹکار کے باوجود اسرائیلی وزیرِ اعظم بنیامین نیتن یاہو کے دفتر نے یہ جواز پیش کیا کہ دمشق نے ترک فوجیوں کو وہاں تعینات کرنے کی اجازت دے کر ایک معاہدے کی خلاف ورزی کی اس لیے اس اڈے کو نشانہ بنایا گیا۔ یہ حملہ ان لوگوں کے چہرے پر بھی طمانچہ ہے جو شامی حکومت اسرائیل اور امریکہ کا ایجنٹ کہتے ہیں۔

ترکیہ کا اسرائیل کے ساتھ یہ ٹکراؤ اور اس کے بعد ٹرمپ انتظامیہ کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہو جانا عالمی تناظر میں ایک بہت بڑی تبدیلی کی علامت ہے۔ امریکی صدر فی الحال ترکیہ کو یوروپ اور اسرائیل سے زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے دنیا میں طاقت کا توازن بدل رہا ہے اور بڑی تبدیلیاں واقع ہو رہی ہیں اور عالمی افق پر ترکیہ کی اہمیت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ انقلاب فرانس سے پہلے والے زمانے کو خود یوروپ تاریک دور سے تعبیر کرتا ہے مگر اس کے بعد فرنگیوں کو جو غلبہ حاصل ہوا اس کے بعد کسی سُپر پاور کے ساتھ اس طرح کا واقعہ شاید ہی منظر عام پر آیا ہو۔ یوروپ کے اندر ملوکیت کے تحت جاگیردارانہ نظام نافذ تھا اس کے تناظر میں کارل مارکس کی مشہور تصنیف داس کیپیٹل کا پہلا حصہ 1867ء میں شائع ہوا۔ اس میں سرمایہ اور سرمایہ داری کا تجزیہ کرنے کے بعد سرمایہ دارانہ نظام، محنت کش طبقے کا استحصال اور معاشی و طبقاتی تقسیم کو موضوعِ بحث بنایا گیا۔ مارکس کی وفات کے بعد ان کے دوست فریڈرک اینجلس نے باقی تین جلدیں بھی شائع کروائیں اور اس کی روشنی میں 1917 کے اندر اشتراکی انقلاب رونما ہوا جس نے نصف جرمنی سمیت پورے مشرقی یوروپ کو سوویت یونین کے تحت ایک عظیم وفاق میں بدل دیا۔ اس کے بعد ہونے والی دو عظیم جنگوں میں خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہو گیا۔ مسلم ممالک قومی ریاستوں میں بنٹ گئے۔

مغربی یوروپ نے امریکہ کے ساتھ مل نیٹو کے ذریعہ اپنا دفاع کرنے کا ارادہ کیا۔ اس طرح دو قطبی دنیا میں ایک طرف امریکہ کے ساتھ اس کے حلیف اور دوسری جانب سوویت یونین اور اس کے حامی ممالک تھے۔ مسلم دنیا کے ملوک امریکہ اور آمر سوویت یونین کے حلیف بن گئے۔ افغانستان میں فوج کشی کے بعد سوویت یونین کا انتشار شروع ہوا اور وہ گورباچیف کے ہاتھوں اختتام پر پہنچا۔ اس کے بعد یک قطبی دنیا عالمی نظام وجود میں آیا اور امریکہ کی من مانی بامِ عروج پر پہنچ گئی۔ ایران تو اسلامی انقلاب کے بعد ہی امریکہ کے نشانے پر تھا مگر 911 حملے کے بعد اس نے افغانستان پر چڑھائی کر دی۔ وہاں پر چونکہ خاطر خواہ کامیابی نہیں ملی اس لیے جارج ڈبلیو بُش نے عراق میں عمومی تباہی کے اسلحہ کا جھوٹ گھڑ کر کے صدام حسین کو نہ صرف معزول کر دیا بلکہ پھانسی پر بھی چڑھا دیا۔ اس کے بعد الیکشن ختم تو کھیل ختم۔ امریکی انتظامیہ نے یہ تسلیم کر لیا کہ وہاں عمومی تباہی کے اسلحہ نہیں تھے وہ اطلاع خفیہ ایجنسی کی غلط رپورٹنگ تھی۔ اس کے بعد لیبیا کے کرنل قذافی کو بھی معزول کیا گیا حالانکہ وہ مفاہمت کر چکے تھے۔ صدر ٹرمپ نے مسلم دنیا کی جانب سے توجہ ہٹا کر پہلے وینزویلا میں تختہ پلٹ کیا اور صدر مدورو کا اغوا کر لیا۔ اس طرح وہ وینزویلا کے تیل پر بلواسطہ قابض ہو گئے۔ آگے چل کر گرین لینڈ پر اپنا دعویٰ ٹھونک کر نیدرلینڈ سمیت پورے یوروپ کو ناراض کر دیا۔ روس کی جانب ہاتھ بڑھا کر یوروپ سے تعلقات بگاڑ کر کیوبا کو بھی دھمکی دینے لگے۔ غزہ کی باز آبادکاری کا احمقانہ منصوبہ پیش کیا مگر ان سب میں وہ ناکام رہے۔

صدر ٹرمپ کی مقبولیت بہت کم ہو چکی تھی مگر اس بیچ ان کے سامنے وسط مدتی انتخاب میں اپنی کانگریس (پارلیمان) میں پارٹی کی اکثریت قائم رکھنے کا چیلنج آ گیا۔ اسی دوران نیتن یاہو کو قومی انتخاب جیتنے کی ضرورت پیش آ گئی تاکہ بدعنوانی کے معاملے میں خود کو جیل جانے سے بچا سکیں۔ اس لیے ان دونوں غیر مقبول رہنماؤں نے ایران میں اقتدار تبدیل کر کے اس کی آگ پر اپنی سیاسی روٹیاں سینکنے کا ناپاک منصوبہ بنایا مگر وہ وہ شعلے ایسے بھڑکے کہ ان کے ہاتھ کے ساتھ چہرے بھی جھلس گئے۔ ٹرمپ کے سامنے ابراہم لنکن کی جگہ واشنگٹن بحری بیڑہ بھیجنے کی مجبوری آن پڑی۔ اپنے ہوائی جہاز سے چوری چھپے نکل کر دوسرے جہاز میں چھپ کر واپس جانے کی نوبت آ گئی۔ ایران کو ہرمز کی شکل میں ایک نادر تحفہ مل گیا۔ مشرق وسطیٰ امریکی فوجی اڈوں سے پاک ہو گیا۔ سعودی عرب نے ترکی اور پاکستان کے ساتھ مل کر اپنے تحفظ کا انتظام کر لیا اور دنیا امریکہ سمیت مغربی تسلط سے نجات مل گئی۔ ایران اور امریکہ کی یہ جنگ دوسری جنگ عظیم کے بعد قائم ہونے والے مغربی تسلط کا خاتمہ ہے۔ اس کے بعد امریکہ کی من مانی پر ہمیشہ کے لیے لگام لگ جائے گی اور پچھلے 80/سال سے جاری فرنگی غلبے کا خاتمہ ہو جائے گا۔

ایران پر امریکہ کی جانب سے تھوپی جانے والی جنگ چھٹے مہینے سے گزر رہی ہے اور ہنوز محاذ سے دلچسپ خبروں کی آمد کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اس ہفتے دو انکشافات ہوئے۔ ان میں پہلا تو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے حوالے سے تھا اور دوسرا امریکی فوجیوں کی حالت زار بیان کرتا تھا۔ ترکیہ کے صدر رجب طیب اردوان کی دعوت پر ٹرمپ نیٹو کے اجلاس میں شریک ہونے کے لیے انقرہ آئے تھے مگر واپسی میں ان کے طیارے کی تبدیلی نے اس سفر کو یادگار بنا دیا۔ ابھی اس پر گفت و شنید کا سلسلہ جاری ہی تھا کہ امریکی طیارہ بردار بحری بیڑے ابراہم لنکن پر پر تعینات متعدد فوجی اہلکاروں نے خودکشی کی کوشش کر کے چونکا دیا۔ پتہ چلا کہ 7/ماہ سے سمندر میں موجود امریکی بحری بیڑے ابراہم لنکن پر تعینات فوجی عملے کی ذہنی صحت بگڑنے لگی ہے اور اس کے نتیجے میں کئی اہلکاروں نے سمندر میں کود کر خودکشی کی کوشش تک کر ڈالی۔ سوال یہ ہے کہ ایسی نوبت کیوں آئی اور کیا اس کے لیے صدر ٹرمپ کا جنگی جنون ذمہ دار نہیں ہے۔ ویسے انہوں نے طیارہ بردار جنگی جہاز ابراہم لنکن کی نو ماہ کی تعیناتی کو طویل ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ صدر ٹرمپ کے مطابق یہ قلیل عرصہ ہے۔ اس بات کو درست مان لیا جائے تو اب ابراہم لنکن کی جگہ دوسرے طیارہ بردار بحری جہاز واشنگٹن کے بھیجے جانے کا فیصلہ ناقابلِ فہم ہو جاتا ہے۔ امریکی صدر کے بیشتر فیصلے ایسا معمہ ہوتے ہیں جن کو حل کرنے میں انسانی دماغ تو دور اے آئی کی مصنوعی ذہانت بھی فیل ہے۔ ایسے میں علامہ اقبال کا یہ شعر یاد آتا ہے۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

☆☆☆

بھارت کی سیاسی ہوا بدلتی دکھائی دے رہی ہے

جسٹس (ریٹائرڈ) مارکنڈے کاٹجو

بابا رام دیو، جو حال ہی میں وزیر اعظم نریندر مودی کے کٹر حامی تھے، نے مودی حکومت کے تحت ہندوستان میں موجودہ حالات پر کڑی تنقید کی ہے۔ اپنے حالیہ ریمارکس میں، انہوں نے کہا کہ ملک بھر میں "ہنگامہ" (افراتفری) ہے، جس نے اسکولوں میں اساتذہ، بجلی، پانی، بیت الخلا اور نصابی کتب کی کمی کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے امتحانات میں دھوکہ دہی اور پیپر لیک ہونے اور سرکاری ملازمتوں کے انتخاب میں مبینہ طور پر بڑے پیمانے پر بدعنوانی پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔

ان کا یہ تبصرہ لال قلعہ سے وزیر اعظم نریندر مودی کے یوم آزادی کے خطاب کے فوراً بعد آیا، جس میں مودی نے اپنے ناقدین پر حملہ کیا، انہیں "دماغی نکسل" (ذہنی دہشت گرد) کہا، اپنی حکومت کی کامیابیوں پر روشنی ڈالی اور ہندوستان کے 2047 تک ایک خوشحال ملک بننے کی بات کہی۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ معاشی ترقی نے عام ہندوستانیوں کو کس حد تک فائدہ پہنچایا ہے، ہندوستان کی انسانی ترقی کے اشاریہ کی درجہ بندی اور دولت کی عدم مساوات پر تشویش کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ان کا استدلال ہے کہ حکومت جی ڈی پی کی نمو اور دیگر اقتصادی کامیابیوں کو نمایاں کرتی ہے، لیکن یہ سوال باقی رہتا ہے کہ اصل میں اس ترقی کے فوائد کون حاصل کر رہا ہے۔

حالیہ واقعات اور تبدیلیوں سے انداز ہوتا ہے کہ ہندوستان کا سیاسی ماحول بدل رہا ہے، نوجوانوں میں روزگار، بے روزگاری، بڑھتی ہوئی قیمتوں، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور زندگی کے حالات پر تشویش بڑھ رہی ہے۔ اس میں دہلی میں نوجوانوں کے حالیہ مظاہرے سب سے نمایاں ہیں، جہاں مظاہرین کو ذات پات اور مذہبی تقسیم سے اوپر اٹھ کر روزگار اور بہتر مواقع کا مطالبہ کرنے کے طور پر بیان کیا گیا تھا۔

بڑھتا ہوا عوامی عدم اطمینان مودی حکومت کو 12 سال اقتدار میں رہنے کے بعد بیک فٹ پر ڈال سکتا ہے۔ ان کا یہ بھی استدلال ہے کہ ابھرتی ہوئی اپوزیشن صرف سیاسی جماعتوں کی طرف سے نہیں بلکہ عام شہریوں کی طرف سے بڑھ رہی ہے جو اپنی روزمرہ کی زندگی میں بہتری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس پس منظر میں، رام دیو کی تنقید کو سیاسی جذبات کو بدلنے کے ممکنہ اشارے کے طور پر دیکھا جانا چاہیے، جس میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ سیاسی ماحول کے بدلتے ہی مودی حکومت کے سابق حامی اپنی پوزیشنیں بدل رہے ہیں۔

وزیر اعظم کے دماغی نکسل سے متعلق بیان بھی عجیب و غریب ہے۔ جمہوریت میں سوال پوچھنے والوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ معاشی ترقی کے دعوؤں کے باوجود 193 ممالک میں ہندوستان 130 ویں نمبر پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت میں گھریلو مجموعی پیداوار بھی متاثر ہوئی۔ ہندوستان کی آبادی میں 80 فیصد ہندو ہیں اور بی جے پی اُن کی نمائندگی کا دعویٰ کرتی ہے۔ ہندوؤں کی تائید کے نام پر بی جے پی ریاستوں میں کامیابی حاصل کر رہی ہے۔ ملک کی سیاسی ہوا تبدیل ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ ملک کے نوجوان فرقہ پرستی اور ذات پات سے ابھر کر روزگار کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ نئی دہلی میں جنتر منتر پر نوجوانوں میں مذہب اور ذات پات سے اُٹھ کر اپنا احتجاج درج کروایا۔ جسٹس کاٹجو نے بیروزگاری اور مہنگائی جیسے سنگین مسائل کا حوالہ دیا اور کہا کہ حالیہ برسوں میں ہندوستان میں تعلیم اور صحت جیسے شعبہ جات میں گراوٹ دیکھی گئی ہے۔ میں اپنے مضمون کا اختتام اردو شاعر اکبر الہ آبادی کے اس اشعار پر کرتا ہوں۔

خبر دیتی ہے تحریک ہوا تبدیل موسم کی
کھلیں گے اور ہی گل زمزمے بلبل کے کم ہوں گے
بدل جائے گا معیار شرافت چشم دنیا میں
زیادہ تھے جو اپنے زعم میں وہ سب سے کم ہوں گے

معنی: ہوا کی حرکت موسم میں تبدیلی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اب دوسرے پھول کھلیں گے اور بلبل کے گیت کم ہوں گے۔ فضیلت اور احترام کے بارے میں دنیا کی سمجھ بدل جائے گی۔ وہ لوگ جو کبھی غرور اور تکبر سے بھرے ہوئے تھے سب سے نیچے گر جائیں گے۔ میں یہاں چین کے بارے میں نپولین کی مشہور وضاحت کو "سوئے ہوئے دیو" پیش کرتا ہوں، جس میں تجویز کیا گیا ہے کہ اسی استعارہ کو ہندوستان پر بھی لاگو کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایک سویا ہوا دیو جو، مصنف کے خیال میں، اب بیدار ہونے لگا ہے۔

☆☆☆

عزت مآب وزیر اعظم، مفت کوچنگ مسئلہ کا حل نہیں ہے

ڈاکٹر اجیت راناڈے

اصل کامیابی تب ہوگی جب ایسا تعلیمی ڈھانچہ کھڑا کیا جائے کہ کسی خاندان کو کوچنگ کا سہارا لینے کی ضرورت ہی نہ رہے۔
ہندوستان کا ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچہ کروڑوں بچوں تک مفت کوچنگ تو پہنچا سکتا ہے، لیکن اصل کامیابی ایسا تعلیمی اور روزگار کا نظام بنانے میں ہوگی جہاں کسی بھی خاندان کو کوچنگ کا سہارا لینے کے لیے پیسے خرچ نہ کرنے پڑیں۔

لال قلعہ کی فصیل سے یوم آزادی کے خطاب میں وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک بڑا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ملک کے ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچے، اہل اساتذہ اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے ایک وسیع نیٹورک تیار کرے گی۔ اس کا مقصد ان غریب لیکن باصلاحیت خاندانوں پر مالی بوجھ کم کرنے کے لیے مفت آن لائن کوچنگ فراہم کرنا ہے، جو لاکھوں روپے کی فیس ادا نہیں کر سکتے۔ اچھے اساتذہ اور معیاری مطالعاتی مواد تک مفت رسائی یقینی طور پر عدم مساوات کی خلیج کو پاٹ سکتی ہے، لیکن یہ اعلان اپنے آپ میں ایک بنیادی سوال بھی کھڑا کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر کوچنگ ہمارے معاشرے کے لیے اتنی ناگزیر کیوں بن گئی؟

ہندوستان میں بوتل بند پانی کا کاروبار اور کوچنگ کی صنعت بالکل ایک جیسی کہانی بیان کرتے ہیں۔ جب سرکاری نظام عوام کو معیاری اور قابل اعتماد خدمات فراہم کرنے میں ناکام رہتا ہے تو پرائیویٹ صنعت اس خالی جگہ پر قابض ہو جاتی ہے۔ لوگ بوتل بند پانی اس لیے خریدتے ہیں کیونکہ انہیں نل سے آنے والے پانی پر بھروسہ نہیں ہوتا۔ بالکل اسی طرح وہ کوچنگ پر اس لیے پیسے خرچ کرتے ہیں کیونکہ انہیں قطعی یقین نہیں ہوتا کہ عام اسکولوں کی تعلیم ان کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم اور روزگار کے دروازوں تک پہنچا پائے گی۔ پرائیویٹ ٹیوشن کے پیچھے کچھ اور بھی وجوہات ہو سکتی ہیں، لیکن ہندوستان میں اس کے اس قدر حاوی ہونے کی وجہ رسمی تعلیمی نظام کی بنیادی کمزوریوں میں ہی پوشیدہ ہے۔

اعداد و شمار اس حقیقت کو پوری طرح بے نقاب کرتے ہیں۔ 'انڈیا فورم' میں راہل ورما کے ایک حالیہ مضمون میں نقل کیے گئے قومی نمونہ سروے (این ایس ایس) کے اعداد و شمار کے مطابق اسکول جانے والے 27 فیصد بچے پرائیویٹ کوچنگ لیتے ہیں۔ سینئر سیکنڈری سطح پر تو یہ تعداد بڑھ کر 37 فیصد تک پہنچ جاتی ہے۔ دوسری طرف تعلیم کی سالانہ صورت حال کی رپورٹ مسلسل بنیادی تعلیم میں سنگین خامیوں کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ 2024 میں سرکاری اسکولوں کی پانچویں جماعت کے صرف 44.8 فیصد بچے ہی دوسری جماعت کی درسی کتاب پڑھ پانے کے قابل تھے، جبکہ ایک تہائی سے بھی کم بچے تقسیم (ڈویژن) کا بنیادی سوال حل کر سکے۔ نتیجہ کار ہمارے سامنے ایک عجیب و غریب تضاد کھڑا ہے۔ جہاں ایک طرف بنیادی تعلیم کا ڈھانچہ پوری طرح کھوکھلا ہے، وہیں دوسری طرف داخلہ امتحانات پاس کرانے والی ایک انتہائی چالاک اور وسائل سے مالا مال صنعت پھل پھول رہی ہے۔

'ڈمی اسکولوں' کا بڑھتا ہوا رجحان اس ستم ظریفی کو مزید گہرا کرتا ہے۔ طلبا کاغذات پر تو باقاعدہ اسکول میں داخل رہتے ہیں، لیکن ان کا اصل وقت جے ای ای یا نیٹ کے کوچنگ اداروں میں گزرتا ہے۔ اسکول محض رسمی کارروائی بن کر رہ گئے ہیں اور کوچنگ سنٹر تعلیم کا اصل ٹھکانہ بن چکے ہیں۔ طلبا روزانہ 8 سے 15 گھنٹے نیٹ کی تیاری میں صرف کر دیتے ہیں، لیکن حیاتیات کے بنیادی عملی کام میں بھی لڑکھڑا جاتے ہیں۔ سوالات کے نمونے کورٹ لینا اور داخلہ امتحان کے پیٹرن کی مشق کر لینا اس بات کا قطعی مطلب نہیں ہے کہ طالب علم نے مضمون کی بنیادی سمجھ بھی حاصل کر لی ہے۔ اس اندھی دوڑ کی دوسری بڑی وجہ نشستوں کی شدید قلت ہے۔ اس سال جے ای ای مینس کے لیے 16 لاکھ سے زیادہ امیدواروں نے رجسٹریشن کرایا۔ ان میں سے صرف سرفہرست 2.5 لاکھ طلبا ہی جے ای ای ایڈوانسڈ دینے کے اہل ہوں گے، اور ان میں سے بھی ایک بہت چھوٹا حصہ آخر کار آئی آئی ٹی کی دہلیز پار کر پائے گا۔ میڈیکل کالجوں، معروف یونیورسٹیوں سے لے کر سرکاری ملازمتوں تک کے معاملے میں بھی مواقع کی یہی دم گھونٹ دینے والی تنگی ہے۔

جب لاکھوں دعوے داروں کے درمیان مٹھی بھر قیمتی مواقع تقسیم کرنے ہوں تو امتحان علم کی پرکھ نہیں رہ جاتا۔ وہ مواقع کی راشننگ کا آلہ اور نوجوانوں کو باہر نکالنے یعنی 'اجتماعی چھٹنی' کا ظالمانہ ذریعہ بن جاتا ہے۔ کوچنگ پر دوگنا پیسہ خرچ کرنے سے ملک میں آئی آئی ٹی کی نشستیں یا سرکاری عہدے دوگنے نہیں ہو جاتے۔ انفرادی طور پر ہر خاندان کی یہ خواہش جائز ہے کہ اس کا بچہ مقابلے میں آگے نکلے، لیکن اجتماعی طور پر دیکھا جائے تو قطار میں صرف تھوڑا آگے کھسکنے کی خاطر ملک کا بے پناہ پیسہ، وقت اور نوجوانوں کی بے حد توانائی برباد ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امتحانات کی شفافیت اور قابل اعتماد ہونا اتنا اہم ہو جاتا ہے۔ جب ایک ہی امتحان کسی کا کیریئر بنا یا بگاڑ سکتا ہے تو اس کی غیر جانبداری ایک لازمی عوامی اعتماد بن جاتی ہے۔ ایک امیدوار 50 میں سے ایک یا 100 میں سے ایک ہونے کے مشکل چیلنج کو بھی قبول کر سکتا ہے، بشرطیکہ اسے پختہ یقین ہو کہ ہر شخص یکساں اصولوں کے تحت ایک ہی امتحان دے رہا ہے۔ لیکن پرچہ لیک ہونے کا ایک واقعہ اس پورے سماجی اعتماد کو چکنا چور کر دیتا ہے اور ہندوستان ایسے المیوں کا بار بار سامنا کرتا رہا ہے۔

اس نظام کی مزید ایک خرابی ہے۔ کروڑوں امیدواروں کو چھانٹنے کی مجبوری معیاری اور مشینوں سے جانچی جا سکنے والی کثیر الانتخابی امتحانات کو فروغ دیتی ہے۔ ایسے امتحانات معروضی اور بڑے پیمانے پر آسانی سے نافذ کیے جانے کے لحاظ سے آسان تو ہوتے ہیں، لیکن جب پورا مستقبل ہی ایسے امتحانات پر منحصر ہو جائے تو پورا تعلیمی نظام محض 'ٹیسٹ پریپ' بن کر رہ جاتا ہے۔ علم سکڑ کر پیٹرن کی شناخت تک محدود ہو جاتا ہے اور 4 میں سے 3 غلط اختیارات کو تیزی سے چھانٹ دینے کی چالاکی کو ہی حقیقی 'سیکھنا' سمجھ لیا جاتا ہے۔

قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی) 2020 نے رٹنے کے نظام سے ہٹ کر فہم اور صلاحیت پر مبنی تعلیم کی طرف بڑھنے کا دعویٰ کیا، لیکن زمینی مسائل جوں کے توں ہیں۔ جیسا کہ انڈیا فورم کے تجزیے میں بتایا گیا ہے، جب امنگوں کے تناسب سے ادارہ جاتی صلاحیت میں توسیع نہیں ہوتی تو داخلہ امتحانات محض آخری جائزہ نہیں رہتے بلکہ ثانوی تعلیم کا بنیادی رہنما اصول بن جاتے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ خود حکومتیں بھی کوچنگ کی اس اندھی دوڑ میں شریک بن چکی ہیں۔ مہاراشٹر کا اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ فار ایڈمنسٹریٹو کیریئرز مفت میں یو پی ایس سی کی فل ٹائم کوچنگ فراہم کرتا ہے۔ مرکز سمیت کئی دیگر ریاستیں بھی ایسی اسکیمیں چلا رہی ہیں۔ محروم طبقات کے ذہین طلبا کے لیے مفت کوچنگ فوری طور پر ایک راحت ضرور ہو سکتی ہے، لیکن یہ غیر مساوی اندھی دوڑ کی عارضی تلافی بھر ہے، اس سڑے گلے نظام کا مکمل علاج نہیں جو اس عدم مساوات کو پیدا کرتا ہے۔

کوچنگ کی یہ بیماری صرف ہندوستان تک محدود نہیں۔ جاپان اور جنوبی کوریا جیسے ممالک میں بھی، جہاں کا اسکولی ڈھانچہ انتہائی مضبوط ہے، 'کریم اسکولوں' کی جڑیں جمائے ہوئے ثقافت موجود ہے۔ جاپان ریاضی، ریڈنگ اور سائنس میں او ای سی ڈی کی اوسط سے کہیں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ممتاز اداروں کے لیے مقابلہ اندھا ہوگا تو کوچنگ کا عروج یقینی ہے۔ اس کے برعکس فن لینڈ قومی سطح کے ایسے دباؤ والے امتحانات پر زور نہیں دیتا، جبکہ جرمنی روایتی یونیورسٹیوں کے متوازی ہی معروف پیشہ ورانہ اور اپرینٹس شپ کے راستے فراہم کرتا ہے۔ سبق واضح ہے... صرف اچھے سرکاری اسکول کوچنگ کو ختم نہیں کر سکتے۔ نوجوانوں کو تعلیم، ہنر، عزت اور روزگار کے متعدد قابل اعتماد اور متوازی راستے درکار ہیں۔

حقیقی اصلاح کا ایجنڈا یہیں سے شروع ہوتا ہے۔ عام اسکولوں اور یونیورسٹیوں کو وسائل سے مالا مال بنائیں۔ صرف اداروں کی تعداد بڑھانے کے بجائے معیاری تدریس کو وسعت دیں۔ امتحانات ایسے ہوں جو کوچنگ کی بازی گری کے بجائے مضمون کی گہری سمجھ کو جانچیں، تاکہ کسی ایک دوپہر کا امتحان زندگی اور موت کا فیصلہ نہ بن جائے۔ تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم کو سماجی وقار دلائیں۔ اور سب سے ضروری، بڑے پیمانے پر پرکشش اور محفوظ روزگار پیدا کریں تاکہ کروڑوں ہندوستانی نوجوان مٹھی بھر سرکاری ملازمتوں کے لیے جان لیوا بھگدڑ مچانے پر مجبور نہ ہوں۔

ہندوستان کا ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچہ کروڑوں بچوں تک مفت کوچنگ تو پہنچا سکتا ہے، لیکن اصل کامیابی ایسا تعلیمی اور روزگار کا نظام بنانے میں ہوگی جہاں کسی بھی خاندان کو کوچنگ کا سہارا لینے کے لیے پیسے خرچ نہ کرنے پڑیں۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ماکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

دھر میں اسمِ محمدؐ سے اُجالا کر دے

فہیم اختر۔لندن

ربیع الاول کا چاند طلوع ہوتے ہی مسلمانوں کے دلوں میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ فضائیں درود وسلام سے مہکنے لگتی ہیں، محفلیں سجتی ہیں، نعتوں کی صدائیں بلند ہوتی ہیں اور ہر طرف رسولِ اکرم حضرت محمد ﷺ سے محبت کا اظہار نظر آتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ دنیا میں تشریف لائے۔

دنیا کے مختلف خطوں میں مسلمان اپنے اپنے انداز میں اس نسبت کو یاد کرتے ہیں۔ کہیں محافلِ میلاد منعقد ہوتی ہیں، کہیں سیرت النبی ﷺ کے اجتماعات ہوتے ہیں اور کہیں جلوس و چراغاں کے ذریعے عقیدت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ہمارے لیے یہ موقع صرف خوشی منانے کا نہیں بلکہ اپنے دل سے یہ سوال کرنے کا بھی ہے کہ جس ہستی سے ہم محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، کیا ہماری زندگی میں ان کی تعلیمات کی کوئی جھلک بھی موجود ہے؟

میرے نزدیک رسولِ اکرم ﷺ سے محبت کا سب سے خوبصورت اظہار یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کی سیرت کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ مذہب میرے نزدیک محض چند احکام کا مجموعہ نہیں۔ اسلام ایک مکمل طرزِ زندگی ہے، ایسا راستہ جو انسان کو صرف عبادت کا طریقہ نہیں سکھاتا بلکہ اسے ایک اچھا، دیانت دار، رحم دل، صابر، معاف کرنے والا اور ذمہ دار انسان بننے کی تربیت بھی دیتا ہے۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں سیرتِ رسول ﷺ ہمارے لیے آج بھی اتنی ہی متعلقہ ہے جتنی چودہ سو برس پہلے تھی۔

حضرت محمد ﷺ کی شخصیت انسانی تاریخ کا ایک ایسا روشن باب ہے جس میں عقل و حکمت، رحمت و شفقت، عدل و انصاف، صبر و برداشت اور اعلیٰ اخلاق ایک ساتھ نظر آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے انسان کو اس کی اصل حقیقت سے روشناس کرایا، اسے زندگی کا مقصد سمجھایا اور اسے یہ احساس دیا کہ انسان محض اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے دنیا میں نہیں آیا۔ آپ ﷺ نے انسان کو بتایا کہ زندگی ایک ذمہ داری ہے، ایک امتحان ہے اور ایک امانت ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات نے انسان کو تین بنیادی راستے دکھائے: حقیقت کی معرفت، اخلاق کی بلندی اور عقل و شعور کا استعمال۔ اسلام سے پہلے عرب معاشرے میں قبائلی تعصبات، بت پرستی، طاقت کا غرور اور کمزوروں پر ظلم عام تھا۔ ایسے ماحول میں رسولِ اکرم ﷺ نے ایک نہایت سادہ مگر انقلابی پیغام دیا: اللہ ایک ہے، انسان برابر ہیں اور زندگی ذمہ داری کا نام ہے۔ یہ پیغام صرف عقیدے کی تبدیلی نہیں تھا، یہ انسانی کردار کی تعمیر کا آغاز تھا۔

آج ہم جس دنیا میں رہتے ہیں، وہاں ترقی کے باوجود انسان پہلے سے کہیں زیادہ تنہائی، خودغرضی، مادہ پرستی اور بے اعتمادی کا شکار دکھائی دیتا ہے۔ دولت بڑھ رہی ہے مگر دل سکڑ رہے ہیں۔ رابطے بڑھ گئے ہیں مگر تعلقات کمزور ہو رہے ہیں۔ انسان کے پاس دوسروں تک پہنچنے کے ہزاروں ذرائع ہیں لیکن ایک دوسرے کو سمجھنے کا حوصلہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے میں سیرتِ رسول ﷺ ہمیں دوبارہ رحمت، محبت، صبر، ایثار، عفوودرگزر اور حسنِ سلوک کی طرف بلاتی ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے انسانی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے اخلاق کو بنیادی اہمیت دی۔ آپ ﷺ کی زندگی ہمیں بتاتی ہے کہ کسی انسان کی عظمت اس کی دولت، منصب یا شہرت سے نہیں بلکہ اس کے کردار سے متعین ہوتی ہے۔ شکرگزاری بھی سیرتِ نبوی ﷺ کا ایک اہم پہلو ہے۔ حدیثِ مبارک کا مفہوم ہے کہ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ ذرا غور کیجیے! آج ہمارے معاشرے میں شکایت بہت ہے اور شکر کم۔ ہم دوسروں کی غلطیاں فوراً دیکھ لیتے ہیں لیکن ان کی چھوٹی سی نیکی کو نظرانداز کردیتے ہیں۔ ہم معافی مانگنے سے زیادہ معاف کرنے کی توقع رکھتے ہیں۔ حالانکہ رسولِ اکرم ﷺ کی زندگی ہمیں معافی اور درگزر کا غیر معمولی سبق دیتی ہے۔

طائف کا واقعہ سیرتِ نبوی ﷺ کا ایسا باب ہے جسے یاد کرتے ہوئے دل بے اختیار جھک جاتا ہے۔ جب اہلِ طائف نے آپ ﷺ کی دعوت قبول کرنے کے بجائے آپ پر پتھر برسائے، آپ لہولہان ہوگئے، جسم زخمی ہوگیا، لیکن آپ ﷺ نے بددعا کے بجائے رحمت کا راستہ اختیار کیا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ہمیں سمجھ آتا ہے کہ محبت صرف دعویٰ نہیں، محبت اپنے ردِعمل میں ظاہر ہوتی ہے۔

جو شخص ہمیں تکلیف دے، اسے معاف کر دینا آسان نہیں۔ جو ہمارے خلاف بولے، اس کے لیے خیر چاہنا آسان نہیں۔ لیکن رسولِ اکرم ﷺ نے ہمیں یہی مشکل راستہ دکھایا۔ آج اگر ہم میلادِ رسول ﷺ منا رہے ہیں تو ہمیں اپنے اندر یہ سوال ضرور پیدا کرنا چاہیے کہ کیا ہمارے اخلاق میں بھی رحمتِ محمدی ﷺ کی کوئی جھلک ہے؟ کیا ہم اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہیں؟ کیا ہم اپنے پڑوسی کا خیال رکھتے ہیں؟ کیا ہم کسی ضرورت مند کی مدد کرتے ہیں؟ کیا ہم اپنے ماتحت سے عزت سے پیش آتے ہیں؟ کیا ہم اختلاف رکھنے والے انسان کو بھی احترام دیتے ہیں؟ کیا ہم غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھتے ہیں؟ اور سب سے بڑھ کر، کیا ہم کسی ایسے شخص کو معاف کر سکتے ہیں جس نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہو؟ یہ سوالات کسی ایک دن کے نہیں۔ یہ پوری زندگی کے سوالات ہیں۔

اسلام نے علم کو بھی غیر معمولی اہمیت دی۔ قرآن کا پہلا پیغام ہی "اقرأ" یعنی پڑھنے کا حکم ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اسلام انسان کو جہالت میں نہیں بلکہ علم، غوروفکر اور شعور میں آگے بڑھنے کی دعوت دیتا ہے۔ اس لیے اردو کے ایک ادیب کی حیثیت سے مجھے یہ بات بھی اہم محسوس ہوتی ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کو صرف اپنی تہذیبی اور مذہبی تاریخ سے واقف نہ کرائیں بلکہ انہیں علم، تحقیق، سوال کرنے اور سوچنے کی آزادی بھی دیں۔ رسولِ اکرم ﷺ کی سیرت ہمیں ایک ایسا انسان بنانے کی دعوت دیتی ہے جو عبادت گزار بھی ہو اور ذمہ دار شہری بھی، علم دوست بھی ہو اور رحم دل بھی، اپنے حقوق سے واقف بھی ہو اور دوسروں کے حقوق کا محافظ بھی ہو۔ آج ہم مسلمانوں کے مسائل کا ذکر بہت کرتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ مسلمان دنیا میں کمزور کیوں ہیں؟ ہمیں بدنام کیوں کیا جاتا ہے؟ ہمارے درمیان اختلافات کیوں ہیں؟ ہم علمی اور معاشی میدان میں پیچھے کیوں ہیں؟ لیکن شاید ہمیں ان سوالات کے ساتھ ایک اور سوال بھی پوچھنا چاہیے، کیا ہم نے اپنی زندگی میں رسولِ اکرم ﷺ کی تعلیمات کو واقعی جگہ دی ہے؟ اگر ہم نماز پڑھتے ہیں مگر جھوٹ بولتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں مگر دوسروں کا حق کھاتے ہیں، نعت پڑھتے ہیں مگر کسی انسان کی عزت پامال کرتے ہیں، میلاد مناتے ہیں مگر دل میں نفرت رکھتے ہیں تو ہمیں اپنے عمل پر ضرور غور کرنا چاہیے۔

رسولِ اکرم ﷺ کی محبت کا تقاضا صرف زبان سے درود پڑھنا نہیں؛ آپ ﷺ کی پسندیدہ صفات کو اپنی شخصیت میں پیدا کرنا بھی ہے۔ سچائی، امانت، عدل، رحم، سخاوت، صبر، شکر، عفو، حسنِ اخلاق اور انسانوں کے ساتھ محبت، یہی وہ چراغ ہیں جو سیرتِ رسول ﷺ ہمارے ہاتھ میں دیتی ہے۔ اور شاید آج کی دنیا کو انہی چراغوں کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت محمد ﷺ کسی ایک قوم، علاقے یا زمانے کے لیے نہیں آئے تھے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات میں پوری انسانیت کے لیے خیر، رحمت اور رہنمائی موجود ہے۔ اسی لیے سیرتِ رسول ﷺ آج بھی دنیا کے ہر اس انسان کے لیے اہم ہے جو ایک بہتر، عادل اور پُرامن معاشرے کا خواب دیکھتا ہے۔

میلادِ رسول ﷺ اگر ہمیں محبت سکھاتا ہے تو وہ محبت عمل بھی مانگتی ہے۔ اگر ہمیں درود پڑھنا آتا ہے تو ہمیں دروغ سے بھی بچنا ہوگا۔ اگر ہمیں نعت پڑھنا آتا ہے تو ہمیں نفرت سے بھی بچنا ہوگا۔ اگر ہمیں رسولِ اکرم ﷺ سے محبت ہے تو ہمیں ان کے اخلاق کو بھی اپنی زندگی میں جگہ دینی ہوگی۔ تب ہی میلاد کا چراغ ہمارے گھروں سے نکل کر ہمارے کردار، ہمارے معاشرے اور پوری دنیا کو روشن کر سکے گا۔

آج ربیع الاول کے اس مبارک موقع پر ہمیں اپنے دل میں یہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم رسولِ اکرم ﷺ کی سیرت کو صرف کتابوں میں نہیں بلکہ اپنے کردار میں زندہ رکھیں گے۔ ہم کسی کو تکلیف نہیں دیں گے۔ ہم کمزور کا سہارا بنیں گے۔ ہم اختلاف میں بھی اخلاق کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ ہم علم حاصل کریں گے۔ ہم سچ بولیں گے۔ ہم معاف کرنا سیکھیں گے۔ اور اپنے عمل سے دنیا کو بتائیں گے کہ حضرت محمد ﷺ سے محبت صرف ایک جذباتی نسبت نہیں بلکہ ایک مکمل اخلاقی ذمہ داری ہے۔

علامہ اقبال نے اسی حقیقت کو کس خوبصورتی سے بیان کیا ہے،
قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے۔ دہر میں اسمِ محمدؐ سے اُجالا کردے

آئیے! اس ربیع الاول میں ہم صرف اپنے گھروں کو چراغاں نہ کریں، اپنے کردار کو بھی روشن کریں۔ صرف محفلیں نہ سجائیں، اپنے دل بھی سجائیں۔ صرف نعتیں نہ پڑھیں، سیرت کو بھی پڑھیں۔ اور صرف محبت کا اظہار نہ کریں، محبتِ رسول ﷺ کو اپنی زندگی کا عمل بنا دیں۔ کیونکہ جب سیرتِ محمد ﷺ ہمارے کردار میں اترے گی، تب ہی واقعی، دہر میں اسمِ محمدؐ سے اُجالا ہوگا۔

☆☆☆☆☆

ممبئی میں جشنِ میلاد النبیؐ اور تاریخی جلوسِ محمدی کی داستان

جامع مسجد سے خلافت ہاؤس تک ایک صدی پرانی روایت، تاریخ کے اوراق میں محفوظ یادیں اور کچھ تشنۂ جواب سوالات

جاوید جمال الدین

ممبئی کی تہذیبی اور سماجی تاریخ مختلف مذاہب، زبانوں، ثقافتوں اور روایات کے باہمی میل جول سے تشکیل پاتی رہی ہے۔ اس شہر کی یہی کثیر الثقافتی شناخت اسے ہندوستان کے دوسرے شہروں سے ممتاز کرتی ہے۔ مذہبی تہوار ہوں، قومی تحریکیں ہوں، سماجی اصلاح کی کوششیں ہوں یا عوامی اجتماعات، ممبئی نے ہمیشہ مختلف طبقات کو اپنے دامن میں جگہ دی ہے۔ جشنِ میلاد النبی ﷺ بھی اسی شہر کی ایک ایسی مذہبی اور سماجی روایت ہے، جس کی جڑیں ایک صدی سے زیادہ پرانی تاریخ میں پیوست دکھائی دیتی ہیں۔

ہر سال ربیع الاول کا مہینہ آتے ہی ممبئی کے مختلف علاقوں میں محافلِ میلاد، نعت خوانی، درود وسلام اور دیگر مذہبی اجتماعات کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ پھر ایک دن ایسا بھی آتا ہے جب شہر کی سڑکوں پر جلوسِ محمدی ﷺ کا منظر دکھائی دیتا ہے۔ مختلف علاقوں سے آنے والے افراد، مذہبی تنظیمیں، نوجوان، نعت خواں، سماجی کارکن اور مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ اس جلوس میں شریک ہوتے ہیں۔ سجی ہوئی گاڑیاں، ٹرک اور ٹیمپو، ان پر درج مذہبی و اخلاقی پیغامات، درود وسلام کی صدائیں اور راستے میں پانی، شربت اور دیگر اشیاء کی سبیلیں اس روایت کو ایک وسیع عوامی رنگ عطا کرتی ہیں۔

لیکن ممبئی کے جلوسِ میلاد النبی ﷺ کی تاریخ صرف موجودہ منظرنامے تک محدود نہیں۔ اس کے پیچھے ایک ایسا تاریخی سفر ہے جس میں جامع مسجد ممبئی، خلافت کمیٹی، خلافت ہاؤس، تحریکِ خلافت، قومی تحریک، ہندو مسلم اتحاد، صحافت اور شہر کی مشترکہ تہذیب کے کئی ابواب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ اس روایت کے آغاز کے بارے میں ایک معروف بیانیہ موجود ہے، مگر حالیہ تحقیقی کوششوں نے اس کے بعض پہلوؤں پر سوال بھی اٹھائے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس تاریخ کو جذبات کے بجائے دستاویزات، اخباری ریکارڈ اور دستیاب تاریخی شواہد کی روشنی میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

جامع مسجد: مذہبی اور علمی سرگرمیوں کا قدیم مرکز

ممبئی کی جامع مسجد کی تاریخ شہر کی مسلم تہذیبی زندگی سے گہری وابستگی رکھتی ہے۔ یہ مسجد محض نماز اور عبادت کی جگہ نہیں رہی بلکہ دینی تعلیم، علمی سرگرمیوں، مذہبی اجتماعات اور سماجی رابطوں کا بھی اہم مرکز رہی ہے۔

روایات کے مطابق جامع مسجد کے موجودہ مقام کے اطراف اٹھارہویں صدی میں باغات اور کھلی زمین موجود تھی اور یہاں ایک بڑا حوض بھی تھا۔ یہ زمین ایک کوکنی مسلمان تاجر سے منسوب کی جاتی ہے، جو گوا اور کالی کٹ کے ساتھ تجارت کرتا تھا۔ مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں رضامندی کے وقت یہ شرط بھی سامنے آئی کہ وہاں موجود ٹینک کو ختم نہیں کیا جائے گا۔ یوں وقت کے ساتھ یہ مقام ممبئی کی قدیم مسلم تہذیب اور مذہبی زندگی کی ایک نمایاں علامت بن گیا۔

جامع مسجد سے وابستہ علما اور ائمہ کے علمی روابط بھی وسیع رہے۔ امام احمد رضا محدث بریلویؒ کے جامع مسجد کے علما سے تعلقات کا ذکر ملتا ہے۔ 1315ھ میں جامع مسجد کے امام و خطیب اور مدرسہ محمدیہ کے صدر المدرسین مولانا محمد عبیداللہؒ کے انتقال پر امام احمد رضا نے عربی زبان میں ایک تاریخی اور درد انگیز نظم بھی تحریر کی تھی۔ مولانا عبیداللہ نے علمِ غیب کے موضوع پر تنبیہ الغفول عن علم غیب الرسول نامی رسالہ بھی تحریر کیا تھا۔

اسی علمی روایت میں مولانا محمد محسن فقیہ شافعیؒ کا نام بھی اہم ہے، جو جامع مسجد و مدرسے کے امام اور صدر مدرس رہے۔ بعد میں وہ پاکستان تشریف لے گئے اور وہاں دینی و علمی خدمات انجام دیں۔ فقہِ شافعی کے موضوع پر ان کی اردو کتاب زادِ آخرت بھی معروف ہے۔

یہ تمام حوالہ جات اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ جامع مسجد ممبئی میں مذہبی سرگرمیاں کسی محدود دائرے تک نہیں تھیں بلکہ یہ شہر کی مسلم علمی اور سماجی زندگی کا ایک وسیع مرکز تھی۔ اسی پس منظر میں یہاں جشنِ میلاد النبی ﷺ کی قدیم روایت کا ذکر بھی ملتا ہے۔

تحریکِ خلافت اور خلافت ہاؤس کا ظہور

بیسویں صدی کے آغاز میں ہندوستان سیاسی تبدیلیوں کے ایک بڑے دور سے گزر رہا تھا۔ پہلی جنگِ عظیم، سلطنتِ عثمانیہ کے مستقبل، برطانوی استعمار اور ہندوستان کی آزادی کے سوالات نے سیاسی منظرنامے کو نئی شکل دی۔ اسی ماحول میں تحریکِ خلافت ابھری، جس نے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک بڑے سیاسی پلیٹ فارم پر جمع کیا۔

مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی اور دیگر رہنماؤں نے تحریکِ خلافت کو منظم کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مہاتما گاندھی کی حمایت نے اس تحریک کو ہندوستان کی وسیع تر قومی سیاست سے جوڑ دیا اور ایک ایسے دور میں ہندو مسلم اتحاد کی مثال سامنے آئی جب آزادی کی جدوجہد کے لیے مشترکہ پلیٹ فارم بنانے کی کوشش کی جارہی تھی۔

ممبئی میں خلافت کمیٹی کا قیام اور اس کی سرگرمیاں اسی تاریخی پس منظر کا حصہ تھیں۔ جنوبی ممبئی کے بائیکلہ، مجگاؤں اور اطراف کے علاقوں میں خلافت ہاؤس ایک اہم سیاسی وسماجی مرکز بن گیا۔ یہاں قومی تحریک سے وابستہ افراد آتے، اجلاس ہوتے، مشاورت ہوتی اور مسلمانوں کے اجتماعی مسائل کے ساتھ ساتھ ملک کی آزادی سے متعلق معاملات پر بھی غور کیا جاتا۔

وقت گزرنے کے ساتھ خلافت ہاؤس کی شناخت صرف تحریکِ خلافت تک محدود نہیں رہی۔ یہ مسلمانوں کے اجتماعی معاملات، سماجی سرگرمیوں اور مذہبی اجتماعات کا بھی مرکز بنتا گیا۔ اسی وسیع پس منظر میں جشنِ میلاد النبی ﷺ کے جلوس کا تعلق بھی خلافت ہاؤس سے جوڑا جاتا ہے۔

(جاری)

ساری مخلوقات کی اجتماعی عید

الحاج، مفتی محمد شمس تبریز تابش علیمی

اللہ تعالیٰ ایک ہے پاک اور بے عیب ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس نے خود فرمایا: "تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی"۔ (سورۂ اخلاص، آیت: ۱،۴) اس نے جب اپنی ربوبیت کا اظہار چاہا اور کائنات کی تخلیق مقصود ہوئی تو فرمایا: "ہوجا" پھر کیا تھا سارا عالم عدم سے وجود میں آگیا۔ عالم یعنی دنیا اٹھارہ ہیں۔ اور ہر ایک عالم میں اس قدر کثیر مخلوقات ہیں جو حد و شمار سے باہر ہیں۔ صرف اس فرش گیتی پر رہنے والی مخلوقات کے متعلق معلومات حاصل کرنے والوں کی ساری زندگیاں ختم ہوجاتی ہیں مگر چند مشہور و معروف مخلوق کی حقیقت تک کما حقہ رسائی نہیں ہو پاتی ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ "فتاویٰ رضویہ" ج۲۹، ص:۲۵۳، پر ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: "عالم اٹھارہ ہیں اور ہر ایک میں کثرتِ مخلوقات کے سبب اسے ہزار سے تعبیر کیا۔ تینوں موالید جمادات، نباتات، حیوانات اور چاروں عناصر اور سات آسمان اور فلک ِ ثوابت، فلک اطلس، کرسی، عرش"۔ فتاویٰ رضویہ کی مذکورہ عبارت کی روشنی میں یہ بات بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ کل دنیا اٹھارہ ہیں۔ اور ہر ایک عالم یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار، انگنت مخلوقات ہیں۔ جس کا صحیح علم اللہ عزوجل اور اس کی عطا سے رسول کریم ﷺ کو ہی ہے۔ اس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر رہنے والی مخلوقات کا مشاہدہ کیا جائے تو یہ بات سورج کی روشنی سے بھی زیادہ روشن ہوجاتی ہے کہ اللہ رب العزت کی تخلیق کردہ جملہ مخلوقات کے حقائق سے باخبر ہونا ناممکن ہے۔

عصر حاضر میں سائنسدانوں نے وہم وگمان سے زیادہ ترقی کی ہیں۔ ہر طرف سائنس (Science) اور سائنسٹ (Scientist) کی ترقیوں کا چرچا ہو رہا ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ وغیرہ کی ایجادات اور خشکی وتری میں پیدا ہونے والی اشیاء پر نئی نئی تحقیقات اس بات کی غمازی کررہی ہیں کہ واقعی آج سائنس (Science) نے ناقابل انکار ترقیاں کی ہیں۔ ان تمام ترقیوں کے باوجود اب تک سائنس داں چند محدود اشیاء کو چھوڑ کر اللہ عزوجل کی بہت سی مخلوقات کے حقائق سے بے خبر ہیں۔ زمین سے کھود کر نکالی جانے والی کانی اور معدنی اشیاء جسے جمادات کہا جاتا ہے۔ صرف جمادات پر ریسرچ (Research) کیا جائے تو نہ جانے کتنے سالوں کی کدوکاوش کے باوجود چند چیزوں کے حقائق سے بھی اچھی طرح واقفیت نہیں مل پائے گی۔ پھر نباتات کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ بس یہی کہنا پڑے گا کہ جس نے کائنات پیدا کی ہے وہی بہتر جانتا ہے۔ یا اس کے عطا کردہ علم سے میرے نبی ﷺ واقفیت رکھتے ہیں۔ حیوانات کی دنیا بھی عجیب وغریب ہے۔ برّی اور بحری حیوانات پر غور کیا جائے تو ہر کوئی یہی بولے گا کہ بے شمار حیوانات ہیں۔ حشرات الارض کے متعلق تحقیق کرنے والے یہی بولیں گے کہ کیڑے مکوڑے ہی لاکھوں کی تعداد میں ہوں گے۔ ظاہر سی بات ہے کہ جب اللہ رب العزت نے اٹھارہ عالم پیدا فرمایا ہے تو اس میں بے شمار مخلوقات بھی ہوں گی جس کا درست اور صحیح علم اللہ رب العالمین اور اس کے نبی رحمۃ للعالمین کو ہی ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سب سے پہلے رب الارباب عزوجل نے کس کی تخلیق فرمائی؟ اس سلسلے میں امام عبدالرزاق نے اپنے مُصنّف میں سندِ صحیح سے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک روز حضور ﷺ سے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے یہ بتائیں کہ وہ کون سی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے پیدا فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ پھر قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور تھا سیر فرماتا رہا، اس وقت نہ لوح وقلم تھا نہ جنت ودوزخ تھی، نہ فرشتے تھے نہ زمین وآسمان، نہ چاند وسورج اور نہ ہی جن و انس تھے۔ پھر جب خدائے تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمانے کا ارادہ کیا تو اس نور میں شعاعیں در شعاعیں بڑھتی گئیں اور وہ مزید شعاعوں میں تقسیم ہوتی گئیں۔ یعنی پہلے نور کے چار حصے کیے گئے، پہلے سے قلم دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش چوتھے کے چار حصے کیے وغیرہ وغیرہ۔ یہاں تک کہ کائنات کا وجود ظاہر ہوگیا۔ (الیٰ آخر الحدیث، مواہب لدنیہ، ج:۱، ص۹، شرح زرقانی، ج:۱ص:۴۶، فتاویٰ حدیثیہ ابن حجر مکی، ص:۵۱، مدارج النبوۃ، ج:۱ص:۳۰۹)۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا، میں اللہ کے نور سے ہوں اور ساری مخلوقات میرے نور سے ہے"۔ (مدارج النبوۃ، مطالع المسرات) ثابت ہوا کہ نبی اکرم ﷺ اصل کائنات ہیں اور جملہ عوالم آپ کے نور کا جلوہ ہیں۔ عاشق رسول امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اسی کی طرف اشارہ اپنے اس شعر میں کیا ہے:

یہی ہے اصل عالم مادۂ ایجاد خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

اس روئے زمین پر جتنے بھی انسان ہیں چاہے جس مذہب، دھرم، ذات، برادری سے تعلق رکھتے ہوں ہر قوم وملت کے لوگ سال میں چند مخصوص دن اپنے اپنے طور طریقے اور رسم ورواج کے مطابق تہوار مناتے ہیں۔ جس میں بوڑھے، بچے، جوان، مرد وعورت ہر کوئی خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں۔ پوری دنیا میں کچھ خاص دن مقرر ہیں جس میں عید منائی جاتی ہے۔ ہر قوم کی عید الگ الگ اور مختلف رسوم ورواج سے مزین ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح ہر ملک اور ہر برادری کے لئے علاحدہ تہوار ہیں۔ صرف انسانوں کی بات کی جائے تو ان کے یہاں سال میں کئی طرح کے تہوار منائے جاتے ہیں۔ یہودی، عیسائی، کرسچن، بدھ مت، جین، پارسی اور مسلم وغیر مسلم کے عید منانے کے جداگانہ طریقے ہیں۔ ذاتی تہوار اور عید میں صرف اسی ذات ومذہب کے لوگ شریک بزم ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ تہوار وطنی اور قومی ہوتے ہیں جیسے بھارت میں یوم آزادی وغیرہ کی تقریب ایسے موقع پر کسی خاص ذات، برادری والے نہیں بلکہ جملہ برادرانِ وطن کی شرکت ہوا کرتی ہے۔ یہ بات ہر عام وخاص بخوبی جانتے اور مانتے ہیں کہ ہر کسی کی ایک عید ہوا کرتی ہے جس میں اس مذہب سے تعلق رکھنے والے دل کھول کر خوشیاں مناتے اور دوست واحباب کو شریک بھی کرتے ہیں۔ لیکن کسی نے کبھی اس بات پر غور کیا کہ انسان کی طرح کیا جنات بھی تہوار اور عید مناتے ہیں، اسی طرح حیوانات وجمادات اور نباتات بھی اپنے اپنے طور طریقے اور رسم ورواج کے مطابق آپسی خوشیاں مناتے ہیں یا نہیں؟ جنات کی بات کریں تو چوں کہ جن وانس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت وریاضت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جس طرح انسانوں پر شرعی احکام کی بجا آوری لازم وضروری ہے اسی طرح جنات بھی اس کے مکلف ہیں۔ تو اس سے ظاہر ہوا کہ انسانوں کی طرح جنات بھی نماز، روزے، دیگر عبادات بجالاتے ہیں تو عید بھی مناتے ہی ہوں گے۔ اللہ کی پیدا کردہ جتنی بھی مخلوقات ہیں وہ سب اپنی زبانوں میں رب کی تسبیح پڑھا کرتی ہیں۔ قرآن مقدس کی کئی آیات اس کی وضاحت کر رہی ہیں کہ زمین وآسمان میں جو کچھ ہیں وہ سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ سورۂ بنی اسرائیل، آیت: ۴۴/ میں ہے: "اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بیشک وہ حلم والا بخشنے والا ہے"۔ اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ کہ ساتوں آسمان اور زمین اوران میں بسنے والی ساری مخلوقات اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور تسبیح وتقدیس میں مشغول ہیں اور یہ تسبیح دونوں طرح ہے، زبانِ حال سے بھی اور وہ اس طرح کہ تمام مخلوقات کے وجود اپنے صانع یعنی بنانے والے کی قدرت وحکمت پر دلالت کرتے ہیں اور یہ تسبیح زبانِ قال سے بھی ہے۔ (روح البیان، ملخصاً بحوالہ صراط الجنان)

قرآن مقدس کی آیتوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساری کائنات اللہ رب العزت کی تسبیح وتحمید میں ہر لحظہ مشغول ہے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا چٹخنا یہ بھی تسبیح کرنا ہے اور ان سب کی تسبیح "سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ" ہے۔ تو اس سے یہ بھی سمجھ میں آیا کہ جسے ہم بغیر زبان والی اشیاء سمجھتے ہیں درحقیقت اس کے اندر بھی زبان ہے جسے ہم نہیں سمجھ سکتے۔ حیوانات، جیسے کہ چرندے، درندے، پرندے وغیرہ یہ سب قوت نطق رکھتے ہیں اور ہم انسان ان کی بولیاں سنتے بھی ہیں مگر کیا ان کی آپسی باتیں سمجھ سکتے ہیں نہیں نا! مذکورہ اقتباس سے یہ بات بھی آفتاب نیم روز سے زیادہ روشن ہوگئی کہ زمین وآسمان اور اس کے درمیان کی ساری مخلوقات زبان قال وحال رکھتی ہیں مگر ہماری عقلیں اس کے فہم وادراک سے قاصر ہیں۔ ان حقائق کی روشنی میں یہ سمجھ میں آتا ہے کہ جن وانس کی طرح دوسری مخلوقات بھی اپنے اپنے انداز میں تہوار اور عید مناتے ہوں گے اور اس میں خوشیوں کا اظہار کرتے ہوں گے۔

جملہ مخلوقات کی اجتماعی عید: تاریخ وسیر کے مطالعے سے یہ حقیقت آشکار ہوجاتی ہے کہ اس دنیا میں ایک ایسا دن وتاریخ بھی رونما ہوا ہے جس میں کسی خاص طبقے یا معاشرے، مذہب ودھرم اور کسی مخصوص ذات، برادری کے لوگوں نے تنہا خوشیوں کا اظہار نہیں کیا بلکہ اس میں فرشتے، انسان، جنات، لوح وقلم، جنت ودوزخ، عرش وکرسی، آسمان وزمین، حد تو یہ ہے کہ جمادات ونباتات، حیوانات غرض کہ سارے عالم کی جملہ مخلوقات نے مشترکہ اور اجتماعی طور پر عید منائی ہیں۔ آخر وہ کونسی تاریخ اور کون سا دن ہے اور اس دن کی خصوصیات کیا ہیں کہ جس دن ساری مخلوقات نے خوشیوں کا اظہار کیا اور تا قیام قیامت یہ عید اجتماعی طور پر منائی جاتی رہے گی؟ آخر وہ کونسی عید تھی جس کو پوری کائنات نے مل کر ایک ساتھ منایا بلکہ خالق کائنات نے بھی اس خوشی اور عید کو منایا، ویسی خوشی اس سے پہلے کبھی نہیں منائی گئی۔ قارئین! وہ ہے عیدوں کی عید یعنی پیغمبر اسلام، تمام نبیوں کے سردار، محبوبِ پروردگار، شفیع روز شمار کی پیدائش کی خوشی، وہ ہے میلاد النبی کی خوشی۔ اور یہی وہ انوکھی، نرالی، شان وشوکت والی عید کہ جس پر اٹھارہ عالم کی ساری مخلوقات نے خوشیوں کا اظہار کیا اور جس دن سب نے مشترکہ طور پر عید منایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی، میں نے عرض کیا یا اللہ تو نے مجھے کس لئے پیدا فرمایا؟ ارشاد ہوا: "اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی زمین اور آسمان کو پیدا نہ کرتا"۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو میں اپنی جنت اور دوزخ نہ بناتا"۔ ابن عساکر نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا محمد مصطفیٰ ﷺ نے مجھ پر وحی بھیجی گئی، ارشاد باری ہوا: "میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لئے پیدا فرمایا کہ جو قدر و منزلت آپ کی میرے ہاں ہے، میں اسے ظاہر کروں، آپ نہ ہوتے تو دنیا کو پیدا نہ کرتا"۔ (دیلمی، نزہۃ المجالس، بحوالہ شرح حدائق بخشش، ج۴، ص۲۶۵/۲۶۶، ملخصاً) ان سب سے معلوم ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ نبی کائنات ﷺ کو پیدا نہ فرماتا تو ذرہ بھر کو بھی عالم وجود میں نہ لاتا، دنیا واہل دنیا، جنت ونار کی تخلیق آپ ہی کے باعث ہوئی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے کیا خوب لکھا ہے:

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے
زمین وزماں تمہارے لئے مکین ومکاں تمہارے لئے
چنین وچناں تمہارے لئے بنے دوجہاں تمہارے لئے

"دلائل النبوۃ" میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جس شب نبی کریم ﷺ کا نورِ نبوت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پشت اقدس سے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مقدس میں منتقل ہوا، روئے زمین کے تمام چوپایوں خاص کر قریش کے جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے گویائی عطا فرمائی اور انہوں نے فصیح وبلیغ اعلان کیا کہ آج اللہ رب العزت کا وہ مقدس رسول شکم مادر میں جلوہ گر ہوگیا جس کے سر پر تمام دنیا کی امامت کا تاج ہے اور جو سارے عالم کو روشن کرنے والا چراغ ہے۔ پورب کے جانوروں نے پچھم کے جانوروں کو اسی طرح سمندروں اور دریاؤں کے جانوروں نے ایک دوسرے کو یہ خوشخبری سنائی کہ مبارک ہو مبارک ہو آخری نبی ﷺ کی ولادت با سعادت کا وقت قریب آگیا ہے۔ (زرقانی علی المواہب ج۱ص:۱۰۸، مواہب لدنیہ، ج۱ص۶۲، بحوالہ سیرت مصطفیٰ ملخصاً) خطیب بغدادی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب حضور ﷺ پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی بدلی آئی جس میں روشنی کے ساتھ گھوڑوں کے ہنہنانے اور پرندوں کے اُڑنے کی آواز تھی اور کچھ انسانوں کی بولیاں بھی سنائی دیتی تھیں۔ پھر ایک دم حضور ﷺ میرے سامنے سے غیب ہوگئے اور میں نے سنا کہ کوئی اعلان کر رہا ہے کہ محمد (ﷺ) کو مشرق ومغرب میں گشت کراؤ اور سمندروں کی بھی سیر کراؤ تا کہ تمام کائنات کو ان کا نام، حلیہ، ان کی صفت معلوم ہوجائے اور ان کو تمام جاندار مخلوق یعنی جن وانس، ملائکہ اور چرندوں و پرندوں کے سامنے پیش کرو اور انہیں تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کمالات واخلاق حسنہ سے مزین کردو"۔ (مواہب لدنیہ مع شرح الزرقانی، ج۱ص:۲۱۲/۲۱۵، بحوالہ سیرت مصطفیٰ ملخصاً) تواریخ وسیر کی روایات شاہد ہیں کہ آپ کی ولادت کے وقت حورانِ بہشتی جائے ولادت پر موجود تھیں، فرشتوں کی جماعت صف باندھے باادب کھڑی تھی۔ ساری مخلوقات ایک دوسرے کو مبارک بادپیش کررہی تھیں۔ اور ایسا ہو بھی کیوں نہ؟ کیونکہ وہ نبی برحق ساری کائنات کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ جو رتوں کو ہنسانے والے، بھوکوں کو کھلانے والے، ننگوں کا ستر چھپانے والے، گالیاں دینے اور مظالم کا پہاڑ ڈھانے والوں کو دعائیں دینے والے ہیں۔

رضائے مصطفیٰ میں ہی رضائے کردگار ہے
"نبی سے جس کو پیار ہے وہ شخص پُروقار ہے"
زمیں زماں مکیں مکاں میں جتنا بھی نکھار ہے
طفیلِ شاہِ دوسرا سجا یہ گُل دیار ہے
ولادتِ نبی کے صدقے ہر طرف بہار ہے
ضیا ملی ہے شمسؔ کو گلاب مشکبار ہے
(شمس تابش علیمی، ارریہ، بہار)

پیر کے دن ۱۲/ ربیع الاول، مطابق ۲۰/ اپریل ۵۷۱ء کو ساری مخلوقات کے نبی سارے عالم کے لئے رحمت بن کر مکہ شریف میں تشریف لائے۔ نبی رحمت ﷺ کے آنے سے پہلے دنیا میں بے شمار برائیاں تھیں۔ بچیوں کو زندہ درگور کردیا جاتا تھا۔ بیوہ عورتوں سے سماج میں زندگی گزارنے کا حق چھین لیا گیا تھا۔ پوری دنیا میں بچیوں اور بیوہ عورتوں کو منحوس سمجھا جاتا تھا۔ باپ کے انتقال کے بعد ماں سے بہت ہی بُرا سلوک کیا جاتا تھا۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے بچیوں اور عورتوں کو معاشرے میں وہ مقام دیا ہے جو کسی نے بھی نہیں دیا تھا۔ انگریزوں، یہودیوں اور غیر مسلم اہل علم نے اپنی کتاب میں اس بات کا اعتراف کیا ہے۔ لہٰذا بارہ ربیع الاول کی تاریخ صرف سنی مسلمانوں کے لئے تہوار اور عید نہیں بلکہ یہ ساری مخلوقات کی مشترکہ اور اجتماعی عید ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو ہدایت اور فہم وفراست عطا فرمائے۔ آمد وجہ تخلیق کائنات کے صدقے پوری دنیا خاص کر بھارت میں رہنے والوں کے درمیان محبت، مروت، اخوت وصداقت، بھائی چارہ قائم فرمائے۔ آمین۔

stabrezalimi786@gmail.com

’بغیر مقدمے کے طویل قید انصاف کے بنیادی اصولوں کے منافی‘

اے پی سی آر کا طویل حراست اور بغیر ٹرائل قید کے معاملے پر مباحثہ، قانونی ماہرین نے انصاف اور آئینی حقوق پر سوالات اٹھائے

نئی دہلی، (یو این آئی) ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (اے پی سی آر) نے ’بغیر مقدمے کے قید: قید و بند کی سیاست‘ کے عنوان سے ایک عوامی بحث و مباحثہ کا انعقاد کیا۔ مباحثہ میں سینئر وکلاء اور قانونی برادری سے وابستہ ماہرین نے طویل عرصے تک بغیر مقدمے کے قید، سخت انسدادِ دہشت گردی قوانین کے استعمال، ضمانت کے قانونی اصول، آئینی حقوق اور منصفانہ ٹرائل کے تقاضوں پر تفصیلی گفتگو کی۔ مباحثہ کے مرکز میں اسٹوڈنٹس لیڈرز عمر خالد اور شرجیل امام کی طویل زیرِ حراست مدت بھی رہی، جو فروری 2020 کے شمال مشرقی دہلی فسادات کے سلسلے میں غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ (یو اے پی اے) کے تحت گرفتار کیے گئے تھے۔ دہلی پولیس نے دونوں پر فسادات کی مبینہ سازش میں اہم کردار ادا کرنے کے الزامات عائد کیے ہیں۔

مقررین نے اس امر پر توجہ دلائی کہ جب کسی شخص کو طویل عرصے تک مقدمے کے حتمی فیصلے کے بغیر قید رکھا جاتا ہے تو اس کے بنیادی حقوق، شخصی آزادی اور انصاف تک رسائی کے حوالے سے سنگین سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

مقررین نے کہا کہ مقدمہ شروع ہونے سے قبل طویل قید محض قانونی کارروائی کا حصہ نہیں بلکہ زیرِ سماعت ملزم کی زندگی، آزادی، سماجی حیثیت اور مستقبل پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ اس تناظر میں آئین کی جانب سے فراہم کردہ شخصی آزادی، بے گناہی کے مفروضے، منصفانہ ٹرائل اور بروقت انصاف کے اصولوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

مباحثہ میں معروف وکیل سلمان خورشید نے کہا کہ معاشرے میں تکلیف اور ناانصافی کو برداشت کرنے کی عادت بڑھتی جارہی ہے اور لوگ اس کے خلاف آواز اٹھانا بھی کم کررہے ہیں۔ ان کے مطابق معاملہ صرف ان دو افراد تک محدود نہیں بلکہ پورے نظام اور اس کے ڈھانچے سے متعلق ایک بڑا سوال ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی فرد کی آزادی کو اس طرح مجروح کیا جانا جمہوری معاشرے کے لیے باعث تشویش ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ آئین شہریوں کو اپنی شکایت اور اختلاف کا اظہار کرنے کا حق دیتا ہے، تاہم آج اختلافِ رائے کے اظہار پر ہونے والا ردعمل اس بنیادی حق کے حوالے سے سنگین سوالات پیدا کررہا ہے۔ سپریم کورٹ کے سینئر ایڈوکیٹ سنجے ہیگڑے نے عدلیہ اور وکلا برادری کے کردار پر زور دیتے ہوئے کہا کہ قانون کی حکمرانی اسی وقت مضبوط رہتی ہے جب عدالتیں اور وکلا شہریوں کے حقوق کے تحفظ میں اپنا مؤثر کردار ادا کریں۔ انہوں نے عمر خالد، شرجیل امام اور دیگر ملزمان کو ایک ایسے نظام کا متاثرہ قرار دیا جس میں قانون کی حکمرانی کے بجائے طاقت کے استعمال کا تاثر پیدا ہورہا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر عدالتیں مؤثر حفاظتی کردار ادا کرنے میں ناکام رہیں تو اس کے نتائج ایک ایسے نظام کی صورت میں سامنے آسکتے ہیں جہاں انصاف کے بنیادی اصول کمزور پڑجائیں گے۔

سپریم کورٹ کی معروف وکیل ایڈوکیٹ شاہ رخ عالم نے پولیس کے کردار اور طویل تاخیر سے چلنے والے مقدمات پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ قانون کے تحت پولیس کا بنیادی کام تحقیقات کرنا، شواہد اکٹھے کرنا اور انہیں عدالت کے سامنے پیش کرنا ہے، جبکہ کسی شخص کو مجرم قرار دینے کا اختیار عدالت کے پاس ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مقدمے کی کارروائی میں غیر معمولی تاخیر ہو تو ضمانت کے اصول پر بھی سنجیدگی سے غور کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر بھی تشویش ظاہر کی کہ بعض مقدمات میں سیاسی بیانیوں اور مخصوص اصطلاحات کے استعمال سے اصل قانونی سوالات پسِ پشت چلے جاتے ہیں۔

سپریم کورٹ کے سینئر وکیل پرشانت بھوشن نے مقدمے کی طویل مدت اور قانونی کارروائی میں تاخیر کو بنیادی تشویش قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ عمر خالد اور شرجیل امام کو گرفتار ہوئے چھ سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، تاہم مقدمے کی کارروائی ابھی تک اس مرحلے تک نہیں پہنچی جہاں الزامات کا عدالتی طور پر حتمی تعین ہوسکے۔ انہوں نے مقدمے کے پس منظر اور استغاثہ کے مؤقف پر بھی سنگین سوالات اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر کسی مقدمے میں بدنیتی یا قانونی عمل کے غلط استعمال کے شواہد موجود ہوں تو عدالتوں کو اس پہلو کا سنجیدگی سے جائزہ لینا چاہیے۔ سپریم کورٹ کے سینئر وکیل ایڈوکیٹ نظام پاشا نے بالونت سنگھ کے مقدمے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ عدالت نے اس معاملے میں اس بات پر غور کیا تھا کہ محض نعرے لگانا بذاتِ خود دہشت گردانہ سرگرمی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں اختلافِ رائے اور شہری آزادیوں کے تحفظ کے اصول کو برقرار رکھنا ضروری ہے، کیونکہ اگر آزادی اور مساوی قانونی تحفظ کے اصول کمزور پڑ جائیں تو اس کا بوجھ بعض شہریوں کو اپنی آزادی کے کئی برس گنوا کر اٹھانا پڑسکتا ہے۔

’راہل گاندھی مودی-شاہ سے بہت آگے نکل چکے ہیں‘، تصویر شیئر کر بولے سنجے راؤت

ممبئی (ایجنسی) شیوسینا (یو بی ٹی) کے راجیہ سبھا رکن سنجے راؤت نے لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی کی جم کر تعریف کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ راہل گاندھی اب وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے آگے نکل چکے ہیں۔ سنجے راؤت کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب مہاراشٹر کی سیاست میں کئی معاملوں کو لے کر سیاسی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ راہل گاندھی اور سنجے راؤت کی ملاقات کے دوران مہاراشٹر کے علاوہ ملک کی موجودہ سیاسی صورتحال پر بھی بات چیت ہوئی۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے سینئر لیڈر سنجے راؤت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر راہل گاندھی سے ملاقات کی ایک تصویر پوسٹ کی۔ اپنی پوسٹ میں وہ لکھتے ہیں کہ ”آج دہلی کے 10 جن پتھ پر میری راہل گاندھی سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے مہاراشٹر اور پورے ملک کے موجودہ حالات پر تفصیل سے بات چیت کی۔ ان سے ملاقات کے بعد یہ واضح ہوگیا کہ وہ مودی، شاہ اور باقی سب کو بہت پیچھے چھوڑ چکے ہیں! جے ہند۔“

واضح رہے کہ شیوسینا (یو بی ٹی) اور کانگریس اپوزیشن اتحاد کا حصہ ہیں اور مہاراشٹر کی سیاست میں دونوں پارٹیوں کا اہم کردار ہے۔ اس سے قبل بھی سنجے راؤت نے راہل گاندھی کی تعریف کی ہے۔ خبر رساں ایجنسی ’اے این آئی‘ سے بات کرتے ہوئے سنجے راؤت نے کہا کہ راہل گاندھی ایک بڑے قومی لیڈر ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پونے میں قبائلی طلبہ تقریباً 20 دنوں سے بھوک ہڑتال پر ہیں۔ اگر راہل گاندھی نے یہ معاملہ نہیں اٹھایا ہوتا تو وہاں احتجاج کررہے طلبہ پر کسی کی توجہ نہیں جاتی۔ اسی تحریک سے منسلک 2 قبائلی لڑکیاں آئیں اور راہل گاندھی کے سامنے اپنی بات رکھی۔ اس کے بعد پورے ملک کو مہاراشٹر میں قبائلی بچوں کی بدحالی کے بارے میں پتہ چلا۔ سنجے راؤت کے مطابق یہ واقعی شرمناک ہے کہ مہاراشٹر جیسی ریاست میں قبائلی بچوں کو ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سنجے راؤت نے کہا کہ راہل گاندھی نے بالکل یہی معاملہ اٹھایا تھا۔ ساتھ ہی ان کے اسکالرشپ، فیس اور ہاسٹل کی سہولیات سے منسلک تشویش کا بھی اظہار کیا تھا۔ اس پر توجہ دینا دیویندر فڑنویس حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی ایک قومی لیڈر ہیں، اگر انہوں نے یہ معاملہ اٹھایا ہے تو اس میں غلط کیا ہے؟

مہاراشٹر فریڈم آف ریلجن ایکٹ بنام لوّ جہاد قانون غیر آئینی

جمعیۃ علماء ہند سپریم کورٹ آف انڈیا اور بامبے ہائی کورٹ سے رجوع ہوگی

ممبئی۔ مبینہ طور پر بڑے پیمانے پر ہورہے تبدیلی مذہب کو روکنے کے لیئے مہاراشٹر حکومت نے دیگر ریاستوں کی طرز پر لوّ جہاد قانون بنام مہاراشٹر فریڈم آف ریلیجن ایکٹ 2026 بنادیا ہے۔ بل پر صدر جمہوریہ کی دستخط ہوجانے کے بعد یہ قانون بن کر پوری ریاست میں 28/ اگست سے نافذ العمل ہوگا۔ مہاراشٹر فریڈم آف ریلیجن ایکٹ پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ یہ قانون غیر آئینی ہے اور اس کو چیلنج کرنے کے لیئے ہم نے سپریم کورٹ کے ایڈوکیٹ آن ریکارڈ اعجاز مقبول اور بامبے ہائیکورٹ کے وکیل متین شیخ کو ہدایت دی ہے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ اس قانون کے نفاذ کے اعلان سے اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں میں شدید بے چینی ہے کیونکہ یہ قانون بغیر کسی ریسرچ یا اجتماعی مذہب تبدیلی کی خفیہ رپورٹ کے محض اقلیت دشمنی میں یہ قانون بنایا گیا ہے جس کی مہاراشٹر جیسی پر امن ریاست میں ضرورت نہیں تھی۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ ہندوستان کی 12/ مختلف ریاستوں کی جانب سے بنائے گئے تبدیلی مذہب (لو جہاد) قانون کی آئینی حیثیت کو جمعیۃ علماء ہند نے سپریم کورٹ آف انڈیا میں چیلنج کیا ہے نیز مہاراشٹر حکومت کی جانب سے بنائے گئے مہاراشٹر فریڈم آف ریلیجن ایکٹ 2026 کو نافذ العمل ہوتے ہی چیلنج کردیا جائے گا۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ مہاراشٹر حکومت کی جانب سے بنائے گئے قانون میں جرم ثابت ہونے پر بہت سخت سزاؤں اور جرمانہ عائد کرنے کی شق شامل کی گئی ہے جو کہ غیر آئینی ہے کیونکہ آئین ہند نے ہندوستانی شہریوں کو مذہب پر قائم رہنے اور اپنے مذہب کی ترویج و اشاعت کی اجازت دی ہے۔ اسلام جبراً مذہب تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دیتا، لوگ اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوکر اسلام مذہب کو اپناتے ہیں۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے مزید کہا کہ صرف شادی کے مقصد یا کسی اور مقصد کے تحت اسلام مذہب اختیار کرنے کی مذہب اسلام میں اجازت نہیں ہے لہذا یہ کہنا کہ ہندو لڑکیوں کا مذہب تبدیل کراکر مسلمان لڑکوں سے شادیاں کرائی جارہی ہیں جھوٹ کا پلندہ ہے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا ارشد مدنی کی ہدایت پر جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی نے سپریم کورٹ آف انڈیا میں پٹیشن داخل کی ہے جس میں تحریر ہے کہ لو جہاد قانون کو بنانے کا مقصد درحقیقت ہندو اور مسلمان کے درمیان ہونے والی بین المذاہب شادیوں کو روکنا ہے جو کہ آئین ہند میں دی گئی مذہبی آزادی کے خلاف ہے اور اس سے شخصی آزادی بھی مجروح ہوتی ہے، جس کا التزام آئین میں موجود ہے۔

عرضداشت میں مزید کہا گیاہیکہ کہ ان قوانین کے ذریعہ مذہبی اور ذاتی آزادی پر قدغن لگانے کی کوشش کی گئی ہے اور برادران وطن میں نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے لہذا سپریم کورٹ کو مداخلت کرکے ریاستوں کو ایسے قوانین بنانے سے روکنا چاہئے نیز جن ریاستوں نے ایسے قانون بنائے ہیں انہیں ختم کردیا جانا چاہئے۔ عرضداشت میں مزید کہا گیا کہ لو جہاد قانون بنانے کا ایک دوسرا پہلو یہ بھی ہیکہ بین المذاہب جوڑوں کو پریشان کیا جائے تاکہ ایسی شادیوں پر روک لگ سکے۔ عرضداشت میں مزید تحریر کیا گیا ہے کہ لو جہاد قانون کے ذریعہ ایک بڑی تعداد میں مسلمانوں کو گرفتار کیا جاچکا ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے لہذا مسلمانوں کے خلاف بنائے گئے اس غیر آئینی قانون کو ختم کرنا چاہئے نیز سپریم کورٹ کو تمام ریاستوں کو حکم دینا چاہئے کہ وہ ایسے قانون بنانے سے گریز کریں۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ ابتک مبینہ جبراً تبدیلی مذہب کے خلاف اتر پردیش، مدھیہ پردیش، گجرات، راجستھان، اتراکھنڈ، چھتیس گڑھ، اروناچل پردیش، ہریانہ، کرناٹک، اڑیسہ، ہماچل پردیش اور مہاراشٹر حکومتوں نے قانون بنائے ہیں جس میں سے مہاراشٹر کو چھوڑ کر بقیہ ریاستوں کے قانون کی آئینی حیثیت کو سپریم کورٹ آف انڈیا میں چیلنج کیا گیا ہے۔ جمعیۃ علماء ہند نے آئین ہند کے آرٹیکل 32/ کے تحت مفاد عامہ کی پٹیشن داخل کی ہے جو زیر سماعت ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے داخل پٹیشن میں پہلے گلزار اعظمی عرض گذار بنے تھے، گلزار اعظمی کے انتقال کے بعد نائب صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید اسجد مدنی عرض گذار ہیں۔ اس اہم آئینی مقدمہ کی پیروی جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی کررہی ہے۔ سپریم کورٹ میں زیر سماعت سول رٹ پٹیشن 40/2023/ پر 2/ ستمبر 2026 کو چیف جسٹس آف انڈیا کی سربراہی والی بینچ سماعت کرسکتی ہے۔

مودی حکومت ایمانداری سے ذات پر مبنی مردم شماری نہیں کرانا چاہتی

کانگریس نے ایک بار پھر ذات پر مبنی مردم شماری کا معاملہ اٹھایا، مودی حکومت عوام کو دھوکہ دینے کے بجائے صحیح طریقے سے ذات پر مبنی مردم شماری کرائے

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ریزرویشن مخالف تحریک کے درمیان کانگریس نے ایک بار پھر ذات پر مبنی مردم شماری کا معاملہ اٹھایا ہے۔ پارٹی کا الزام ہے کہ مودی حکومت ایمانداری سے ذات پر مبنی مردم شماری نہیں کرانا چاہتی ہے۔ پریس کانفرنس کے دوران کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے کہا کہ ”20 اگست کو کانگریس کے قومی صدر اور راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے قائد ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کو ذات پر مبنی مردم شماری کے سلسلے میں 21 صفحات پر مشتمل خط لکھا ہے۔ یہ کانگریس پارٹی کی جانب سے ذات پر مبنی مردم شماری کے معاملے پر وزیر اعظم کو لکھا گیا تیسرا خط ہے۔“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”اس سے قبل 16 اپریل 2023 کو کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے پہلا خط لکھا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے 5 مئی 2025 کو دوسرا خط لکھا تھا، جس میں کچھ تعمیری مشورے بھی دیے گئے تھے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ ان دونوں خطوط کا اب تک کوئی جواب نہیں ملا۔“ کانگریس راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش کا کہنا ہے کہ ”کانگریس پارٹی نے 2023 اور 2024 میں لوک سبھا انتخاب کے وقت ذات پر مبنی مردم شماری کا مطالبہ کیا تھا تو نریندر مودی نے کہا تھا کہ ذات پر مبنی مردم شماری کے متعلق کانگریس کا مطالبہ ’اربن نکسل‘ سوچ ہے۔ لیکن 30 اپریل 2025 کو مودی حکومت نے اعلان کردیا کہ 2027 میں ذات پر مبنی مردم شماری ہوگی۔“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”اس کے کچھ دن بعد کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے وزیر اعظم مودی کو خط لکھ کر ذات پر مبنی مردم شماری کے حوالے سے کچھ مشورے دیے تھے۔ اسی وقت سے کانگریس مطالبہ کررہی ہے کہ تمام سیاسی پارٹیوں کے ساتھ بات چیت کی جائے، ریاستی حکومتوں سے بات کر مشورے لیے جائیں اور سماجی انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے ذات پر مبنی مردم شماری پر غور کریں۔ لیکن مودی حکومت نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے اور کسی سے بھی بات چیت نہیں کی گئی۔“

جے رام رمیش نے الزام عائد کیا کہ ”وزیر اعظم مودی اور حکومت ایمانداری سے ذات پر مبنی مردم شماری نہیں کرانا چاہتی ہے، کیونکہ جس طریقے سے اسے کرایا جارہا ہے وہ دھوکہ ہے۔ مودی حکومت جان بوجھ کر ذات پر مبنی مردم شماری کو ٹھنڈے بستے میں ڈالنے کی کوشش کررہی ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے وزیر اعظم مودی کو خط لکھ کر اپنے اعتراضات درج کرائے اور مطالبات رکھے ہیں۔ خط میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ جس طریقے سے ذات پر مبنی مردم شماری کرائی جارہی ہے، اسے منسوخ کیا جائے۔ بہار اور تلنگانہ میں جو طریقہ اپنایا گیا تھا اسے قومی سطح پر نافذ کیا جائے۔ اگر مودی حکومت سماجی انصاف میں یقین رکھتی ہے تو وہ ایمانداری سے ملک میں ذات پر مبنی مردم شماری کرائے۔“

کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش کا کہنا ہے کہ ”21 ستمبر 2021 کو مودی حکومت میں وزارت تعلیم کی جانب سے سپریم کورٹ میں حلف نامہ دیا گیا کہ اگر ذات پر مبنی مردم شماری کرانی ہے تو ذاتوں کی ایک فہرست پہلے سے تیار کرنی ہوگی۔ اب پتہ نہیں اس کے بارے میں وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کو علم ہے یا نہیں۔ لیکن بہار میں ذات پر مبنی سروے کے لیے 215 ذاتوں کی فہرست بنائی گئی تھی اور ایسا ہی تلنگانہ کے ذات پر مبنی سروے میں ہوا۔“ اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے وہ مزید کہتے ہیں کہ ”ہمارے ملک میں تقریباً 4200 ذاتیں ہیں، ہر ریاست کے پاس ذاتوں کی فہرست ہوتی ہے، اسی کی بنیاد پر ریزرویشن دیا جاتا ہے۔ مرکزی حکومت کے پاس بھی اپنی فہرست ہوتی ہے۔ اگر حکومت کی نیت صاف ہے تو وزیر اعظم مودی کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے خط کا نوٹس لیں گے۔ ذات پر مبنی سروے کے لیے جو سسٹم بہار و تلنگانہ میں اپنایا گیا، اسی کو قومی سطح پر نافذ کریں گے۔“ جے رام رمیش کے مطابق کانگریس پارٹی کا ماننا ہے کہ جس طرح ملک میں ذات پر مبنی مردم شماری کرائی جارہی ہے وہ عوام کے ساتھ دھوکہ ہے۔ مودی حکومت عوام کو دھوکہ دینے کے بجائے ملک میں صحیح طریقے سے ذات پر مبنی مردم شماری کرائے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ”پہلے تو وزیر اعظم مودی کئی سالوں تک ذات پر مبنی مردم شماری نہیں کرانا چاہتے تھے، لیکن مردم شماری کے اعلان کے بعد سے وہ مسلسل یو-ٹرن مار رہے ہیں۔ جس طرح سے یہ مردم شماری کرائی جارہی ہے اسے ہم قبول نہیں کریں گے یہ صرف ایک خانہ پری ہے۔ ہماری پارٹی کے لیڈران نے کئی خطوط لکھے ہیں جن کا جواب اب تک نہیں آیا ہے لیکن ہم اس معاملے کو نہیں چھوڑیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ وزیر اعظم مودی ہمارے خطوط اور ان کی تجاویز کو سنجیدگی سے لیں گے۔“

’میں اب زیادہ کام نہیں کرپاتا، نئی نسل کو آگے آنا چاہیئے‘

مرکزی وزیر نتن گڈکری کے بیان سے قیاس آرائیاں شروع

نئی دہلی۔ (ایجنسی) مرکزی وزیر نتن گڈکری نے ناگپور میں ایک پروگرام کے دوران ایسا بیان دیا ہے، جس نے سیاسی حلقوں میں ہلچل شروع کردی ہے اور قیاس آرائیوں کا دور شروع ہوگیا ہے۔ انہوں نے کام کی تھکن کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ”میں گزشتہ 30 سال سے مسلسل عوامی زندگی میں کام کررہا ہوں۔ اب میں زیادہ سماجی کام نہیں کرسکتا۔ نئی نسل کو آگے آنا چاہیے۔ اب انہیں یہ ذمہ داری سنبھالنی چاہیے۔“ نتن گڈکری کے اس بیان کے بعد مہاراشٹر کے ساتھ ساتھ مرکز کی سیاست میں بھی قیاس آرائیاں ہونے لگی ہیں کہ کیا وہ اب آرام کرنا چاہتے ہیں! کچھ لوگ یہ سوال اٹھا رہے ہیں کہ کیا گڈکری سیاست سے ریٹائرمنٹ لینے کا منصوبہ بنا چکے ہیں؟ حالانکہ گڈکری نے واضح لفظوں میں اس طرح کی کوئی بات نہیں کہی ہے۔ انہوں نے صرف اپنی تھکن اور نوجوان نسل کے سیاسی میدان میں آنے کا ذکر ایک ساتھ کیا، جس نے سیاسی حلقہ میں ہلچل پیدا کردی ہے۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق ناگپور کے ’ایکلویا ایکل ودیالیہ ٹیچر-سپروائزر ٹریننگ کلاس‘ کے پروگرام میں گڈکری نے کچھ اہم باتیں شرکا کے سامنے رکھیں۔ اسی دوران انہوں نے کہا کہ ”سچ کہوں تو میں کوئی تحریک کا ذریعہ وغیرہ نہیں ہوں۔ آج کل میں زیادہ کام نہیں کرپاتا ہوں۔ جب کر سکتا تھا تب کیا، اب میرا بھی کام میں حصہ کم ہوگیا ہے۔ میں نے سب سے کہا کہ اب نئی نسل کے ہاتھوں میں کام دینا چاہیے۔“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”نئے لوگ آئے ہیں، پرانے لوگ انہیں رہنمائی دے رہے ہیں اور آہستہ آہستہ کام پھر بڑھ رہا ہے اور بڑھتے ہوئے کام میں اب مزید اضافہ ہو رہا ہے۔“ وہ آگے کہتے ہیں کہ ”ایک دن یہ کام اتنا بڑھ جائے گا کہ مہاراشٹر کے ایک بھی قبائلی گاؤں میں اندھیرا نہیں رہے گا، وہاں ترقی کی روشنی پھیلے گی۔ یہ تصویر آپ کو، مجھے، ہم سب کو بدلنی ہے۔“

اپنی تقریر کے دوران انہوں نے ماضی کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے اپنے پرانے دنوں کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ پہلے ان کا طرز زندگی مختلف تھا۔ کبھی بھی کچھ بھی کھا پی لیتے تھے۔ پارٹی کے لیے کام کرتے وقت سموسہ کھا کر بھی سوجاتا تھا۔ کورونا کے بعد انہوں نے اپنی صحت پر توجہ دینا شروع کی۔

راجستھان میں ناکہ بندی کرکے 50 ہزار سے زائد گاڑیوں کی تلاشی لی گئی

جے پور، (یواین آئی) راجستھان میں بلدیاتی انتخابات سے پہلے 929 مقامات پر خصوصی ناکہ بندی کرکے موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت نو ہزار سے زائد کارروائیاں کی گئیں، جبکہ 286 مجرموں کو گرفتار کیا گیا۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (لاء اینڈ آرڈر) وی کے سنگھ نے بتایا کہ پولیس نے مجرموں اور مشکوک سرگرمیوں کے خلاف ایک ساتھ محاذ کھولتے ہوئے 929 مقامات پر خصوصی ناکہ بندی کے دوران 50 ہزار سے زائد (27 ہزار 397 دو پہیہ اور 23 ہزار 265 چار پہیہ) گاڑیوں کی تلاشی لی اور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں پر فوری کارروائی کرتے ہوئے 2685 بغیر ہیلمٹ، 987 بغیر سیٹ بیلٹ اور 345 شراب پی کر گاڑی چلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی۔ مقررہ پیٹرن سے الگ، غیر واضح یا بغیر نمبر پلیٹ والی 779 گاڑیوں، اور کالی فلم والی 741 گاڑیوں نیز گاڑی چلاتے وقت موبائل فون پر بات کرنے والے 171 ڈرائیوروں پر بھی پولیس نے شکنجہ کسا۔ ناکہ بندی میں ایکسائز، آرمز، این ڈی پی ایس، لوکل اور اسپیشل ایکٹ کے تحت 75 ایف آئی آر درج کرکے 81 افراد کو گرفتار کیا گیا جبکہ 170 بی این ایس کے تحت انسدادی کارروائی میں 205 افراد کو گرفتار کیا گیا۔

راجستھان ہائی کورٹ نے اسکولوں میں جنک فوڈ پر لگائی پابندی، کینٹین اور اسکول گیٹ کے 50 میٹر دائرے میں نہیں ہوگا فروخت

جے پور (ایجنسی) راجستھان ہائی کورٹ نے بچوں کی صحت، تعلیم اور ترقی کو ذہن میں رکھتے ہوئے اہم فیصلہ سنایا ہے۔ عدالت نے پوری ریاست میں اسکولوں کی کینٹین اور اسکول گیٹ کے 50 میٹر کے دائرے میں جنک فوڈ کی فروخت پر پابندی عائد کردی ہے۔ 24 اگست کو جسٹس انوپ کمار ڈھانڈ کی صدارتی بنچ نے اسکولوں کے اندر اور آس پاس کے علاقوں میں جنک فوڈ فروخت ہونے اور بچوں کے اسکرین ٹائم میں ہورہے اضافے پر تشویش کا اظہار کیا۔ کورٹ نے اسکولوں کو حکم دیا ہے کہ وہ زیادہ چربی، چینی اور نمک (ایچ ایف ایس اے ایس) والی اشیائے خوردنی کے فروخت پر سختی سے پابندی عائد کریں۔ جن مصنوعات پر پابندی عائد کی گئی ہے ان میں کاربونیٹیڈ مشروبات، چپس، ٹرانس فیٹ والے بیکری پروڈکٹس اور دیگر جنک فوڈ شامل ہیں۔ ضلع مجسٹریٹس اور بلاک ایجوکیشن آفیسرز کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ہر ماہ انسپکشن کریں، تاکہ قواعد کی تعمیل کو یقینی بنایا جاسکے۔ کورٹ نے کہا ہے کہ اسکولوں میں محفوظ اور متوازن غذا کے لیے 2020 میں گائیڈ لائنس بنائی گئی تھیں، لیکن 6 برس سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے باوجود مؤثر طریقے سے عمل درآمد نہیں کیا جارہا ہے۔

اردو میں طبی تاریخ نویسی اور تذکرہ نگاری کی روایت پر یک روزہ سمینار

نئی دہلی۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی نے اصلاحی ہیلتھ کیئر فاؤنڈیشن کے اشتراک سے ’اردو زبان میں طبی تاریخ نویسی اور تذکرہ نگاری کی روایت‘ کے موضوع پر نہرو گیسٹ ہاؤس، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے کمیٹی روم میں ایک روزہ سمینار منعقد کیا۔ سمینار میں طبی تاریخ نویسی اور تذکرہ نگاری کی روایت، اس کے تاریخی و تہذیبی پس منظر اور اردو زبان و ادب سے اس کے گہرے تعلق کے حوالے سے اہم خطبات اور مقالات پیش کیے گئے۔ افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی ڈاکٹر نور ظہیر احمد، ڈائریکٹر جنرل سینٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن، نے قومی اردو کونسل اور اصلاحی ہیلتھ کیئر فاؤنڈیشن کو اہم موضوع پر سمینار کے انعقاد پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ طبی تاریخ محض امراض، علاج اور اطبا کے احوال کا بیان نہیں بلکہ ہمارے تہذیبی، علمی اور سماجی ارتقا کی اہم دستاویز بھی ہے۔ اردو میں طبی تاریخ نویسی اور تذکرہ نگاری کی گراں قدر روایت موجود ہے، جسے محفوظ کرکے نئی نسل تک منتقل کرنا ہماری علمی ذمہ داری ہے۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی اسسٹنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی نے کونسل کی علمی، ادبی اور تحقیقی خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ کونسل کی جانب سے جدید و قدیم اطبا اور طب سے متعلق 50 سے زائد کتابوں کی ترتیب و تدوین کی گئی ہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبۂ اردو کے صدر پروفیسر کوثر مظہری نے طبی اصطلاحات اور اردو زبان کے باہمی تعلق پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اردو زبان و ادب کا طب، بالخصوص یونانی طب کی تہذیبی و علمی روایت سے گہرا اور قدیم رشتہ رہا ہے۔ ڈاکٹر یونس افتخار منشی نے طبی زبان کے لسانی ارتقا پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ برصغیر میں یونانی طب کی علمی روایت کو نسل در نسل منتقل کرنے میں اردو زبان نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ کلیدی خطبے میں حکیم وسیم احمد اعظمی نے اردو تذکرہ نگاری کی روایت، اس کے ارتقا اور طبی تذکرہ نگاری کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ طبی تذکرے محض اطبا، حکما اور ان کی تصانیف کا تعارف نہیں کراتے بلکہ اپنے عہد کی طبی فکر، علمی ماحول اور تہذیبی صورت حال کے اہم شواہد بھی فراہم کرتے ہیں۔ سمینار کے بعد دو تکنیکی اجلاس منعقد ہوئے، جن میں دہلی، لکھنؤ، علی گڑھ، ممبئی اور دیگر شہروں سے آئے ماہرین اور محققین نے طبی تاریخ نویسی، تذکرہ نگاری اور یونانی طب سے متعلق اپنے مقالات پیش کیے۔ اجلاسوں میں بڑی تعداد میں اہل علم، اساتذہ، محققین اور دانشوروں نے شرکت کی۔

مراٹھی زبان کی لازمی شرط کو ٹیکسی ڈرائیوروں نے بمبئی ہائی کورٹ میں چیلنج کیا

ممبئی، (یو این آئی) مہاراشٹر میں آٹو رکشہ، ٹیکسی اور ایپ پر مبنی ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی زبان کا بنیادی علم لازمی قرار دینے کے ریاستی حکومت کے فیصلے کے خلاف چار ڈرائیوروں نے بمبئی ہائی کورٹ سے رجوع کرلیا ہے۔ ڈرائیوروں نے مہاراشٹر حکومت کے اس فیصلے کو بمبئی ہائی کورٹ میں چیلنج کیا ہے، جس کے تحت آٹو رکشہ، ٹیکسی اور ایپ پر مبنی ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی زبان کا بنیادی علم لازمی قرار دیا گیا ہے۔ درخواست گزاروں نے موقف اختیار کیا ہے کہ اس شرط سے ریاست میں بڑی تعداد میں ڈرائیوروں کے روزگار پر اثر پڑ سکتا ہے۔ وکیل وویک شکلا کے توسط سے دائر درخواست کا 26 اگست کو چیف جسٹس کے سامنے پیش کی جائیگی، جس کے بعد اسے مناسب وقت پر باقاعدہ سماعت کے لیے پیش کیا جائے گا۔ درخواست میں 12 اگست کو جاری حکومتی نوٹیفکیشن پر فوری روک لگانے سمیت عبوری راحت کی استدعا کی گئی ہے۔ درخواست گزاروں نے مراٹھی زبان کے علم کو لازمی شرط قرار دینے کے ریاستی حکومت کے قانونی اختیار پر بھی سوال اٹھایا ہے۔ درخواست کے مطابق، موٹر وہیکلز ایکٹ، 1988 میں ڈرائیونگ لائسنس، ڈرائیور بیج یا پرمٹ حاصل کرنے کے لیے کسی مخصوص زبان کے علم یا اس میں مہارت کو لازمی اہلیت قرار نہیں دیا گیا ہے۔

نوجوانوں کو روزگار اور زراعت کی ترقی حکومت کی ترجیح

وزیر اعلیٰ یوگی نے نومنتخب زرعی ٹیکنیکل اسسٹنٹس اور منڈی سکریٹریوں کو تقرری نامے دیے، بھرتی کے عمل کو مزید تیز کرنے اور کسانوں تک جدید زرعی تکنیک پہنچانے پر زور

لکھنؤ۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ خود کفیل نوجوان ہی اتر پردیش کی ترقی کی بنیاد ہیں۔ نوجوانوں کی صلاحیت، توانائی اور قابلیت کو جب ریاست کی ترقی سے جوڑا جاتا ہے تو اتر پردیش کی معیشت اور ترقی کو نئی رفتار ملتی ہے۔ آج دنیا اتر پردیش کے نوجوانوں کی صلاحیت کو تسلیم کر رہی ہے۔ ریاست کی معیشت اور فی کس آمدنی کو تین گنا کرنے میں نوجوانوں کی صلاحیت اور توانائی کا اہم کردار ہے۔وزیر اعلیٰ نے یہ بات یہاں محکمہ زراعت میں نئے منتخب ٹیکنیکل اسسٹنٹ (گروپ سی) اور ریاستی زرعی پیداوار منڈی پریشد کے منڈی سکریٹری گریڈ 3، کلاس 2 کے عہدوں پر منتخب امیدواروں کو تقرری نامے تقسیم کرنے کے بعد منعقدہ پروگرام میں کہی۔ محکمہ زراعت میں ٹیکنیکل اسسٹنٹ گروپ سی کے عہدے کے لیے 3446 امیدوار منتخب ہوئے ہیں، جن میں سے 3191 امیدواروں کی سفارش اتر پردیش سب آرڈینیٹ سروس سلیکشن کمیشن نے محکمہ کو فراہم کردی ہے۔ باقی 255 امیدواروں کی رسمی طور پر منتخب ہونے کی سفارش موصول ہوتے ہی انہیں بھی تقرری دی جائے گی۔ اسی طرح ریاستی زرعی پیداوار منڈی پریشد میں 126 منڈی سکریٹری گریڈ 3، کلاس 2 کو تقرری نامے دیے جا رہے ہیں۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے نومنتخب منڈی سکریٹریوں سے کہا کہ وہ منڈیوں کو صاف ستھرا، خوبصورت اور منظم بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ منڈیوں میں کچرے کے مناسب انتظام، تاجروں کے لیے بہتر سہولتوں اور کسانوں کے لیے بیٹھنے سمیت تمام بنیادی سہولتوں کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ منڈی کمیٹیوں کے تحت آنے والی دیہی سڑکوں کی تعمیر اور مرمت مقررہ مدت میں مکمل کی جائے۔ منڈیوں میں بہتر شیڈ، کسانوں کی پیداوار کی خرید اور کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی سہولت فراہم کرنے کے لیے موثر انتظام کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی منڈیوں کو ای-نیم سے جوڑنے کا عمل بھی تیز کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ نئے منتخب زرعی ٹیکنیکل اسسٹنٹس کی سب سے اہم ذمہ داری کسانوں کو جدید ٹیکنالوجی سے جوڑنا ہے۔

آبپاشی میں ڈرپ اریگیشن اور اسپرنکلر نظام کو فروغ دینے، جدید زرعی تکنیک اپنانے، فصلوں میں تنوع، ویلیو ایڈیشن اور کسانوں کی آمدنی بڑھانے کی سمت میں کام کرنا ہوگا۔ زرعی ٹیکنیکل اسسٹنٹ کا اصل کردار یہی ہے کہ وہ کسان کے کھیت تک جائے، اس کی حقیقی ضرورت کو سمجھے اور سائنسی تکنیک کو کھیت تک پہنچائے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اب زرعی سائنس دانوں اور ٹیکنیکل اسسٹنٹس کو 'لیب ٹو لینڈ' کے تصور کو آگے بڑھانا ہوگا۔ زراعت سے متعلق بات دفاتر اور سیمینار ہالوں میں نہیں بلکہ کسان کے کھیت میں جا کر کرنی ہوگی۔ زرعی سائنس مراکز اور زرعی یونیورسٹیوں کے ذریعے تیار کی گئی جدید تکنیک کو کھیت تک پہنچانا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ 'نیشن فرسٹ' صرف نعرہ لگانے سے نہیں بلکہ اپنی ذمہ داریوں کو ایمانداری سے ادا کرنے سے حقیقت میں تبدیل ہوتا ہے۔ 'بھارت ماتا کی جے' کا حقیقی مطلب یہ ہے کہ ہر شخص اپنے شعبے میں پوری ایمانداری اور لگن کے ساتھ کام کرے اور ملک و معاشرے کے تئیں اپنی ذمہ داری نبھائے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ زرعی ٹیکنیکل اسسٹنٹس کو کسانوں کے ساتھ عزت اور حساسیت کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ کسان سردی، گرمی اور بارش کی پروا کیے بغیر پورے معاشرے کا پیٹ بھرتا ہے۔ اگر ان داتا کسان کے تئیں احترام کا جذبہ ہوگا تو ریاست یقینی طور پر ترقی کرے گی۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نو منتخب امیدوار رکشا بندھن سے ٹھیک قبل تقرری نامے حاصل کر رہے ہیں۔ ان تقرریوں سے ان کے خاندانوں میں نئی خوشی اور اعتماد پیدا ہوگا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ تمام نومنتخب امیدوار اپنے اپنے شعبوں میں پوری ایمانداری اور عزم کے ساتھ کام کرتے ہوئے خود کفیل اور ترقی یافتہ اتر پردیش کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں گے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ امتحان اور بھرتی کا عمل نوجوانوں کو پریشان کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ ان کی صلاحیتوں کے جائزے کا وسیلہ ہونا چاہیے۔ ثانوی تعلیمی بورڈ کے امتحانات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پہلے بورڈ کے امتحانات مکمل ہونے میں کئی ماہ لگ جاتے تھے۔

عید میلاد النبیؐ پر مسلم علاقے روشنیوں سے جگمگا اٹھے، آج نکلے گا جلوسِ محمدی

مسلم برادری نے گھروں اور مساجد کو سجایا، "سرکار کی آمد مرحبا" کے نعروں سے گونجا ماحول

فتح پور۔عید میلاد النبی ﷺ (ربیع الاول) کے بابرکت اور مقدس موقع پر پورے ضلع میں مسلم برادری کی جانب سے خصوصی تیاریاں کی گئی ہیں۔ شہر سے لے کر دیہی علاقوں تک اہم مساجد، درگاہوں اور مسلم بستیوں میں خوبصورت روشنیوں اور سجاوٹ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ گزشتہ شب سے ہی مختلف مقامات پر محفلِ میلاد اور دیگر مذہبی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر کئی اہم مساجد اور درگاہوں میں حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت بھی عقیدت مندوں کو کرائی جاتی ہے۔ مسلم برادری کے لوگوں نے اپنے گھروں کو خوبصورتی سے سجایا ہے۔ مختلف مقامات پر "سرکار کی آمد مرحبا"، "آقا کی آمد مرحبا" کے نعروں کے ساتھ عقیدت مند نعتِ پاک، حمد و ثنا اور درود و سلام پڑھتے ہوئے نظر آئے۔ ضلع کی کھاگا تحصیل کے تحت آنے والے ایریاں گاؤں میں بھی اس بابرکت موقع پر حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت عقیدت مندوں کو کرائی جائے گی۔ زیارت کے لیے بڑی تعداد میں عقیدت مندوں کے پہنچنے کی امید ہے۔ دوسری جانب آج صبح سے ضلع کے مختلف مسلم علاقوں سے جلوسِ محمدی ﷺ نکلنے کا سلسلہ شروع ہوگا۔ جلوس میں بڑی تعداد میں عقیدت مند شرکت کریں گے اور نعتِ پاک پڑھتے ہوئے اور درود و سلام پیش کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے۔ کئی مقامات پر جلوس کا استقبال کرنے کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ عقیدت مندوں کے لیے پانی، شربت، مٹھائی اور دیگر سہولیات کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر ضلع انتظامیہ اور پولیس کی جانب سے بھی سکیورٹی کے پختہ انتظامات کیے گئے ہیں۔ جلوس کے مقررہ راستوں پر پولیس فورس تعینات کی گئی ہے، جبکہ ٹریفک نظام کو بہتر رکھنے اور حساس علاقوں میں مسلسل نگرانی کے انتظامات کیے گئے ہیں۔ منتظمین کی جانب سے بھی تمام عقیدت مندوں سے اپیل کی گئی ہے کہ جلوس کو پرامن اور باہمی بھائی چارے کے ماحول میں نکالیں اور انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر مکمل عمل کریں۔ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر گزشتہ شب سے ہی مسلم علاقے خوبصورت روشنیوں اور مذہبی پروگراموں سے جگمگاتے نظر آئے۔ آج صبح سے نکلنے والے جلوسِ محمدی ﷺ کے ساتھ شہر سے لے کر دیہی علاقوں تک پورے دن عید میلاد النبی ﷺ کی رونق اور روحانی فضا برقرار رہنے کی توقع ہے۔

مچھلی بھوج کا تنازعہ اب ٹیلی ویژن تک پہنچا

ہنومان گڑھی کے سنت راجو داس نے کانگریس ترجمان کو لات مارنے کی دی دھمکی

ایودھیا: 25 اگست (پی این ایس) ایودھیا میں مچھلی بھوج کا تنازعہ اب ٹیلی ویژن کے مرحلے تک پہنچ گیا ہے۔ ہنومان گڑھی کے سنت راجو داس اور کانگریس کے ترجمان کنور سنگھ نشاد کے درمیان دوردرشن کی براہ راست بحث کے دوران گرما گرم مباحثہ ہوا۔ صورتحال یہاں تک بڑھ گئی کہ راجو داس نے کانگریس کے ترجمان کو لات مارنے کی دھمکی دی اور اشتعال انگیز زبان استعمال کی۔ اس بحث کی ویڈیو اب سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ اس دوران کانگریس پارٹی مبینہ طور پر راجو داس کے خلاف شکایت اور مقدمہ درج کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ ایودھیا پولیس اسٹیشن میں ایک شکایت بھی درج کرائی گئی ہے جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ مچھلی بھوج سے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ دوردرشن کی ڈیبیٹ میں کانگریس کے ترجمان کنور سنگھ نشاد اجے رائے کے ایودھیا پروگرام اور مچھلی کی دعوت کا دفاع کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تقریب نشاد برادری کے لیے تھی، اور یہ کہ مچھلی کھانا کسی آئینی شق کے تحت جرم نہیں ہے۔ بحث کے دوران نشاد نے راجو داس کو نشانہ بناتے ہوئے بی جے پی لیڈروں کے نان ویجیٹیرین کھانا کھانے کا مسئلہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ ساون کے مہینے میں مچھلی کھانے پر سوالات اٹھائے جا رہے ہیں، جبکہ دیگر لیڈروں کے نان ویجیٹیرین کھانا کھانے کے بارے میں کوئی آواز نہیں اٹھائی گئی۔ اس بحث کے دوران کانگریس کے ایک ترجمان نے راجو داس کو روکا اور انہیں "چپ رہنے" کو کہا۔ اس کے بعد بحث اچانک گرم ہو گئی۔ راجو داس نے جواب میں کانگریس کے ترجمان کو جوتے مارنے کی دھمکی دی اور گالی گلوچ کا سہارا لیا۔ لائیو نشریات کے دوران جب زبان بڑھی تو خاتون اینکر نے انہیں پرسکون کرنے اور وقار برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ دراصل ایودھیا میں کانگریس کارکنوں کی کانفرنس کے دوران مچھلی پکائے جانے کا ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد یہ تنازعہ شروع ہوا۔ اس موقع پر یوپی کانگریس کے صدر اجے رائے بھی موجود تھے۔ ہنومان گڑھی کے قریب منعقدہ تقریب میں سادھوؤں اور سنتوں نے مچھلی کی تیاری پر احتجاج کرتے ہوئے اسے ساون کے مہینے میں مذہبی جذبات کی توہین قرار دیا۔

لکھیم پور کھیری حادثہ: کار پانی سے بھری کھائی میں گر گئی

نوجوانوں نے بچائی خاتون سمیت پانچ کی جان

لکھیم پور کھیری: 25 اگست (پی این ایس) منگل کی صبح تقریباً 11:30 بجے لکھیم پور کھیری میں نگھاسن-پلیا اسٹیٹ ہائی وے پر درگا پوروا اور دوبہا گاؤں کے درمیان ایک کار بے قابو ہوکر پانی سے بھری کھائی میں پلٹ گئی۔ حادثہ موٹر سائیکل سوار کو بچانے کی کوشش کے دوران پیش آیا۔ تین خواتین سمیت پانچ افراد ڈوبنے لگے۔ حادثہ دیکھ کر جائے وقوعہ پر موجود نوجوانوں نے کھائی میں چھلانگ لگا دی اور تقریباً دس منٹ کی کوشش کے بعد سب کو بحفاظت نکال لیا۔ حادثے میں ایک خاتون بے ہوش ہوگئی اور اسے علاج کے لیے نگراسن سی ایچ سی لے جایا گیا۔ تکونیا تھانہ علاقہ کے کڑیا ڈنگا کا رہنے والا امرجیت سنگھ عرف بوبی کار چلا رہا تھا۔ ان کے ساتھ گردیپ سنگھ، ریشما کور، پرمجیت کور، اور کومل کور تھیں۔ سب کھیمہ کی طرف سفر کر رہے تھے۔ بتایا گیا ہے کہ موٹر سائیکل پر سوار ایک نوجوان جو موبائل فون پر بات کر رہا تھا، درگا پوروا اور دوبہا کے درمیان اچانک کار کے سامنے آ گیا۔ اسے بچانے کی کوشش میں ڈرائیور سے کار بے قابو ہوکر پلٹ گئی۔ کار بے قابو ہوکر سڑک کے کنارے پانی سے بھری گہری کھائی میں گر گئی۔ حادثے کے بعد گاڑی ڈوبنے لگی۔ گاؤں والوں کی مدد کے لیے پکارنے لگے۔ وہاں سے گزرنے والے نوجوان نے حادثے کو دیکھتے ہوئے بغیر کسی تاخیر کے کھائی میں چھلانگ لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد قریبی گاؤں والے بھی جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ نوجوانوں اور گاؤں والوں نے ایک انسانی زنجیر بنائی اور پھنسے مکینوں کو ایک ایک کر کے باہر نکالنا شروع کیا۔ ڈرائیور امرجیت سنگھ عرف بوبی اپنی سیٹ بیلٹ میں پھنس گیا تھا۔ نوجوانوں نے آری سے بیلٹ کاٹ کر اسے آزاد کر دیا۔ تقریباً دس منٹ کی کوشش کے بعد پانچوں سواروں کو بحفاظت نکال لیا گیا۔ حادثے میں ایک خاتون بے ہوش ہوگئی اور اسے فوری طور پر علاج کے لیے نگراسن سی ایچ سی پہنچایا گیا۔ اطلاع ملنے پر فائر بریگیڈ کی ٹیم اور ایمبولینس بھی جائے وقوعہ پر پہنچ گئی۔ حادثے کے بعد سڑک کے کنارے بننے والی گہری کھائی پر سوالات اٹھنے لگے۔ گاؤں والوں کے مطابق سڑک کے کنارے مٹی کھودنے سے دس فٹ گہری کھائی بن گئی تھی۔ بارش کا پانی کھائی میں بھر گیا تھا جس سے یہ مزید خطرناک ہو گیا تھا۔ کار کے اس کھائی میں الٹنے سے حادثہ مزید بڑھ گیا۔ سی او شیوم کمار نے بتایا کہ موٹر سائیکل سوار کو بچانے کی کوشش کے دوران کار بے قابو ہوگئی اور پانی سے بھری کھائی میں الٹ گئی۔ تماشائیوں اور گاؤں والوں کی مدد سے کار میں سوار پانچوں افراد کو بحفاظت نکال لیا گیا۔ بے ہوش ہونے والی ایک خاتون کو علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا۔ سب محفوظ ہیں۔

مقدمہ واپس لینے کے لئے دباؤ بنانے کا الزام

دیوبند، 25/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) گنجھیری گاؤں کے رہنے والے ذاکر علی نے پولیس کو دی گئی شکایتی تحریر میں گاؤں کے کچھ لوگوں پر پرانی رنجش کی وجہ سے اس کے ساتھ بدسلوکی کرنے اور دھمکیاں دینے کا الزام لگایا ہے۔ ذاکر علی کے مطابق ملزمان ان پر پہلے سے درج مقدمہ واپس لینے کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں۔ راستہ میں روک کر بدتمیزی کرنے اور دھمکیاں دینے کا الزام بھی لگایا گیا ہے۔ متاثرہ نے بتایا کہ واقعہ کے متعلق پہلے ہی پولیس کارروائی کر چکی ہے۔ الزام ہے کہ اسی رنجش کی وجہ سے ملزمان اسے اور اس کے حق میں گواہی دینے والوں کو بھی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ جس سے خاندان میں خوف کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ ذاکر علی نے مطالبہ کیا ہے کہ پولیس معاملے کی تحقیقات کر ملزمان کے خلاف کارروائی کرے اور ان کے اہل خانہ کی حفاظت کو یقینی بنائے۔

رکشا بندھن تہوار کے موقع پر پروگرام کا اہتمام

دیوبند، 25/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) پرجاپیتا برہما کماری ایشوری یونیورسٹی، گوجرواڑا شاخ نے رکشا بندھن تہوار کے موقع پر ایک پروگرام کا اہتمام کیا۔ جس میں بہنوں نے اپنے برہما بھائیوں کو راکھی باندھی اور ان کی لمبی عمر کی خواہش کی۔ بہنوں نے مختلف اسکولوں کا دورہ بھی کیا اور پرنسپل اور اساتذہ کو راکھی باندھی۔ اس دوران ادارہ کی ڈائریکٹر سدھا نے رکھشا بندھن کی روحانی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ رکشا بندھن نہ صرف بھائی بہن کے رشتے کا تہوار ہے بلکہ روحانی رشتوں کو مضبوط کرنے کا موقع بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حقیقی تحفظ بیرونی حالات سے نہیں بلکہ مثبت سوچ، نیک اعمال اور ایشور سے روحانی تعلق کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ رکشا بندھن کا مقدس تہوار جہاں بہنوں اور بھائیوں کے درمیان منفرد رشتے کو ظاہر کرتا ہے وہیں یہ تہوار سماج میں رواداری اور اتحاد کے جذبے کو بھی پروان چڑھاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تہوار بھارت کے گوناگوں ثقافتی ورثے اور اخلاقی اقدار کو برقرار رکھنے کا موقع بھی ہے۔ اس کے علاوہ رکشا بندھن کا تہوار، خواتین کے حقوق کے تحفظ اور اُن کے احترام کے تئیں ہر کسی کے عزم کو تقویت بھی دیتا ہے، پروگرام میں روحانی اقدار کو اپنانے کا عہد بھی لیا گیا۔ اس دوران بہن سادھنا، پرویش، ونشیکا، اور بھوپیندر سنگھ وغیرہ موجود تھے۔

نجم مظفر نگری کو ملا سخنور انٹرنیشنل اعزاز

سہارنپور (احمد رضا) لگاتار چالیس سال سے ملک بھر میں اردو ادب اور شاعری کی محفلوں میں معیار قائم کرنے والے بہ اخلاق، پر اثر، پر مغز، سنجیدہ لب و لہجہ اور منفرد انداز کے شاعر نجم مظفر نگری نامی گرامی ادبی تنظیم سخنور انٹرنیشنل فاؤنڈیشن سے وابستہ چلے آتے ہیں آپ بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ دو مجموعۂ کلام کے مالک بھی ہیں نجم مظفر نگری سہی معنوں میں فطری شاعر ہیں نجم مظفر نگری میں جہاں نثر نگاری کے عمدہ جوہر موجود ہیں وہیں ان میں شعری صلاحیتوں کے وصف بھی اعلیٰ وارفع خیال وفکر کی پاکیزگی کے ساتھ ملتے ہیں اور ان کی یہ فکری پرواز لامکانی کی وسعتوں کو چھوتی ہے اس میں تصوف بھی ہے عشقِ مجازی بھی عشقِ حقیقی بھی، زندگی کے متنوع وقزح ہیں اور تجربات و مشاہدات کی قوس وقزح بھی ہے قابل احترام سخنور انٹرنیشنل فاؤنڈیشن نے مشہور و معروف شاعر نجم الاسلام نجم کی معیاری شاعری پر نظر ثانی کر کے انکی اردو خدمات کو دیکھتے ہوئے ہی اپنے قابل احترام اعزاز سے نوازا ہے ادبی حلقوں نے خاص طور پر ڈاکٹر آر کمال، محترمہ نور افشاں صدیقی اور خرم سلطان نے نجم مظفر نگری کو مبارکباد دیتے ہوئے انکی سلامتی اور عمر درازی کے لئے دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کی ہیں! سخنور انٹرنیشنل فاؤنڈیشن کی سرپرست محترمہ زیب النساء زیبی صاحبہ و منتظم اعلیٰ اے آر ساغر نے بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر نجم الاسلام نجم کو سخنور انٹرنیشنل تقدیسی ادب ایوارڈ سے نوازا اور امید کی کہ آپ ہمیشہ کی طرح آگے بھی اردو ادب اور شاعری کی محفلوں کو عزت بخشتے رہیں گے!

آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کائنات کی سب سے بڑی خوشی: اسلم میاں صابری

میلاد نیکی، خدمت اور حسنِ کردار کا پیغام؛ نوجوان تعلیم و تربیت پر توجہ دیں

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ریاستی حج کمیٹی کے سابق رکن و معروف صوفی بزرگ حضرت سید محمد اسلم میاں صابری نے عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر امتِ مسلمہ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے شمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی آمد کی خوشی منانے کی سعادت عطا فرمائی۔ حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری پوری کائنات کے لیے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور انسانیت کے لیے سب سے بڑی خوشی ہے۔ اودھ نامہ نمائندے سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ عید میلاد النبی ﷺ ہمیں حضور اکرم ﷺ سے اپنی محبت کو تازہ کرنے اور آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کو اپنی زندگی میں اپنانے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ میلاد کی خوشی کے ساتھ اپنے کردار اور معاملات میں بھی نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی جھلک پیدا کریں۔ اسلم میاں صابری نے کہا کہ آج معاشرے میں محبت، صبر، حسنِ سلوک اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے نوجوانوں پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے کہا کہ نوجوان ملک وقوم کا مستقبل ہیں۔ انہیں تعلیم کے ساتھ اچھی تربیت، اخلاق، نظم وضبط اور ذمہ داری کا شعور بھی حاصل کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ میلاد النبی ﷺ کی خوشیوں میں غریبوں، ضرورت مندوں، یتیموں اور پریشان حال لوگوں کو بھی شریک کیا جائے۔ خدمتِ خلق اور انسانوں کے ساتھ محبت و ہمدردی حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات کا اہم حصہ ہے۔ اسلم میاں صابری نے امتِ مسلمہ سے اتحاد و اتفاق، باہمی محبت اور بھائی چارے کو مضبوط بنانے کی اپیل کرتے ہوئے ملک کی ترقی، خوشحالی اور امن وسلامتی کے ساتھ پوری دنیا میں امن و انصاف کے قیام کے لیے دعا کی۔

عید میلاد النبی آج: جلوس اور جلسوں میں گونجے گا پیغمبر اسلام کا پیغام

گورکھپور، اسلامی مہینے ربیع الاول کی 12 تاریخ کو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت کے طور پر منایا جاتا ہے، عید میلاد النبی 26 اگست بروز بدھ کو عقیدت، احترام، محبت اور جوش وجذبے کے ساتھ منائی جائے گی، شہر کے مختلف مسلم اکثریتی علاقوں میں عید میلاد النبی کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں، مساجد، مزارات، گھروں اور محلوں کو دلکش انداز میں سجایا گیا ہے، مختلف مقامات پر میلاد کی محافل، مجالس اور جلوسوں کی تیاریاں آخری مراحل میں پہنچ چکی ہیں۔ شہر قاضی مفتی محمد اظہر شمسی نے کہا کہ عید میلاد النبی کے موقع پر نکالے جانے والے جلوسوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور تعلیمات کو نمایاں کیا جائے گا، جلوسوں میں اسلامی جھنڈوں اور بینرز کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کے پیغامات والے پلے کارڈز بھی شامل ہوں گے، متعدد مقامات پر مساجد اور اسلامی ثقافتی ورثے کے نمونے بنائے گئے ہیں، جلوس کے دوران درود و سلام کے ساتھ نعتیہ کلام بھی پڑھا جائے گا اور فضا مذہبی ترانوں سے گونجے گی۔ جلوس اللہ پاک کے آخری نبی کی سیرت اور تعلیمات کا پیغام پہنچائے گا، جلوس میں موجود تختیوں اور بینرز پر سچائی، ایمانداری، بھائی چارے، انصاف، غریبوں کی مدد، پڑوسیوں کے حقوق، والدین کی عزت اور انسانیت کی خدمت جیسے پیغامات آویزاں ہوں گے، منتظمین نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ عید میلاد النبی کو محض جشن تک محدود نہ رکھیں بلکہ نبی کریم کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں اپنانے کا عہد کریں۔ مفتی اختر حسین منانی نے کہا کہ مختلف محلوں میں ہونے والی محافل اور میلاد کی محفلوں میں علما کرام نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور فضائل کو اجاگر کریں گے، تقریر میں سچائی، ایمانداری، انصاف، ہمدردی اور ضرورت مندوں کی مدد جیسی سماجی اقدار کو اپنانے پر زور دیا جائے گا، لوگوں کو بتایا جائے گا کہ نبی کی زندگی پوری انسانیت کے لیے اخلاق، بھائی چارے اور حسن اخلاق کا پیغام دیتی ہے۔

صبح سویرے سے شروع ہوگی پرچم کشائی کی تقریب

پرچم کشائی کی روایتی تقریب بدھ کی صبح شہر بھر کی مختلف مساجد میں ادا کی جائے گی، اس کے بعد میلاد کی محفلیں اور دیگر مذہبی تقریبات ہوں گی، مساجد اور محلوں کی فضا سلام و نعت سے معمور رہے گی، عید میلاد النبی پر لوگ ایک دوسرے کو مبارکباد دیں گے۔ شہر کے مختلف علاقے جن میں میاں بازار، ترکمان پور، رحمت نگر، احمد نگر چکشہ حسین، جعفرا بازار، غازی روضہ، رسول پور، بڑگوں، خونی پور، گورکھ ناتھ، دیوان بازار، الٰہی باغ، نظام پور، چلماں پور، تکیہ کولدہ، اور شہر کے مختلف علاقوں سے جلوس نکالے جائیں گے، توقع ہے کہ جلوس صبح سے شروع ہوں گے اور دیر رات تک جاری رہیں گے، نخاس جلوسوں کا مرکزی مرکز ہوگا۔ جلوسوں کا محلوں میں بھی کافی جوش وخروش پایا جا رہا ہے، بچے، نوجوان اور بوڑھے جلوس کی تیاریوں میں مصروف ہیں، شرکاء کے استقبال کے لیے کئی مقامات پر انتظامات کیے گئے ہیں، مختلف مقامات پر استقبالیہ گیٹ لگائے گئے ہیں، سڑکوں کو سجانے کے ساتھ ساتھ کئی محلوں کے لوگوں نے اپنے گھروں اور دکانوں کو بھی روشنیوں سے سجا رکھا ہے۔

نخاس میں پرچم اور بینر کی دکانیں

عید میلاد النبی کے موقع پر نخاس سمیت شہر بھر کے نخاس اور دیگر بازاروں میں جھنڈے، بینرز اور آرائشی اشیاء فروخت کرنے والی دکانیں سرگرمی سے بھری ہوئی ہیں، لوگ اپنی پسند کے اسلامی جھنڈے، بینرز اور آرائشی اشیاء خرید رہے ہیں، گزشتہ کئی دنوں سے بازاروں میں سرگرمیاں جاری ہیں، بچوں اور نوجوانوں میں بھی عید میلاد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے خاص جوش و خروش دکھائی دے رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر بھی عید میلاد النبی کی مبارکباد کا تبادلہ شروع ہو گیا ہے، لوگ ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد کے پیغامات بھیج رہے ہیں، بہت سے لوگوں نے سوشل میڈیا پر پیغمبر اسلام کی زندگی اور تعلیمات کے بارے میں پیغامات بھی شیئر کیے ہیں۔

روشنیوں اور پھولوں سے منور مساجد

عید میلاد النبی کے موقع پر شہر بھر کی مساجد اور مسلم اکثریتی محلوں کو خوبصورتی سے سجایا گیا ہے، سنی بہادریہ جامع مسجد رحمت نگر، غازی مسجد غازی روضہ، نوری جامع مسجد چکشہ حسین، سبحانیہ جامع مسجد تکیہ کولدہ اور حسینی جامع مسجد بڑگوں سمیت مختلف مساجد کو پھولوں، روشنیوں، اسلامی پرچموں، غباروں اور جھنڈیوں سے سجایا گیا ہے۔ شہر بھر میں اکثر گھروں اور دکانوں میں چراغاں کیا گیا ہے، رات کے وقت محلوں کی سجاوٹ توجہ کا باعث بن رہی ہے، کئی مقامات پر جلوس کے استقبال کے لیے پرکشش دروازے بنائے گئے ہیں، چھوٹے قاضی پور اور احمد نگر چکشہ حسین میں خصوصی سجاوٹ کی گئی ہے۔ محلوں کی گلیوں سے لے کر مرکزی شاہراہوں تک عید میلاد النبی کا جوش نظر رہا ہے، کئی مقامات پر نوجوانوں نے سجاوٹ کی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں جب کہ خواتین اور بچے بھی گھروں میں تیاریوں میں مصروف ہیں۔

مذہبی اجتماعات کا آغاز منگل کی شام سے

حافظ رحمت علی نظامی نے اطلاع دی کہ منگل کی شام سے گولگھر، احمد نگر چکشہ حسین، غازی روضہ، خونی پور، رحمت نگر، بڑے قاضی پور، تکیہ کولدہ، سوریہ وہار سمیت مختلف مسلم اکثریتی علاقوں میں میلاد کی محفلیں، محفل درود، قرآن خوانی، فاتحہ خوانی، دعا خوانی اور نعت خوانیاں جاری ہیں۔ ان اجتماعات میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی، علمائے کرام اور مذہبی اسکالرز نے پیغمبر اسلام کی تعلیمات اور ان کے دکھائے ہوئے راستے پر چلنے کی اپیل کی، نوجوانوں اور بچوں کو بھی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زندگی سے سیکھنے اور اپنے طرز عمل میں اچھی صفات اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی۔

لنگر کی تیاری اور ضرورت مندوں کی مدد

عید میلاد النبی کے موقع پر کئی محلوں میں لنگر اور کھانے کی تقسیم کے انتظامات کیے گئے ہیں، منتظمین ضرورت مندوں اور راہگیروں کے لیے کھانا اور پانی فراہم کریں گے، کئی جگہوں پر لوگوں نے اپنی مدد آپ کی سرگرمیوں کی تیاریاں بھی کی ہیں۔ قاری محمد انس نقشبندی کا کہنا ہے کہ عید میلاد النبی کا مقصد نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو یاد کرنا اور ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی ترغیب حاصل کرنا ہے، ان کے مطابق باہمی اخوت، محبت، ہم آہنگی کو فروغ دینا اور معاشرے میں ضرورت مندوں کی مدد کرنا اس موقع کا اہم پیغام ہے۔

موئے مبارک کی زیارت کا کیا جائے گا اہتمام

شہر قاضی مفتی محمد اظہر شمسی نے بتایا کہ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر بدھ کو بعد نماز فجر 12 بجے سے سنی دار القضاء رشید منزل ترکمان پور میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے مقدس بالوں کی زیارت کرائی جائے گی، یہ صرف مردوں کے لیے ہوگی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ خواتین کو دوپہر 2 بجے سے شام 4 بجے تک مکتب اسلامیات، چنگی شہید امام چوک، ترکمان پور میں موئے مبارک کی زیارت کی اجازت ہوگی، مزید برآں چھوٹے قاضی پور اور بڑے قاضی پور میں امام باڑہ والی مسجد کے قریب 3:30 بجے دوپہر شروع ہونے والی موئے مبارک کی زیارت کے انتظامات کیے گئے ہیں۔

امن اور بھائی چارے کے پیغام کو عام کرنے کی اپیل

جشن عید میلاد النبی اور جلوس محمدی کے منتظمین نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ تقریبات میں پرامن طریقے سے شرکت کریں، ان سے کہا گیا ہے کہ وہ جلوسوں اور مذہبی تقریبات کے دوران نظم و ضبط برقرار رکھیں اور باہمی بھائی چارے اور ہم آہنگی کا پیغام دیں۔ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر شہر کے مختلف مقامات پر مذہبی پروگراموں کے ساتھ سماجی پیغامات بھی دیے جائیں گے، منتظمین کا کہنا ہے کہ پیغمبر اسلام کی زندگی انسانیت، احسان، سچائی اور انصاف کا درس دیتی ہے، اس لیے عید میلاد النبی کے موقع پر سب سے اہم پیغام یہ ہے کہ ان اقدار کو اپنی زندگیوں میں شامل کریں۔ بچوں اور نوجوانوں میں زبردست جوش وخروش عید میلاد النبی کے حوالے سے بچے اور نوجوان خاصے پرجوش ہیں، بچے جھنڈے اور آرائشی سامان خرید رہے ہیں، محلے سجانے اور جلوس کی تیاریوں میں نوجوان متحرک کردار ادا کر رہے ہیں، گھروں اور مساجد کی تزئین وآرائش کی تیاریاں کئی روز سے جاری ہیں جسے منگل تک حتمی شکل دی جائے گی۔ شہر کے مختلف علاقوں میں عید میلاد النبی کا جوش وخروش دکھائی دے رہا ہے، مساجد کو رنگ برنگی روشنیوں سے جگمگا دیا گیا ہے، جبکہ دیگر محلوں میں استقبالیہ دروازے بنائے گئے ہیں، عید میلاد النبی کے سلسلے میں بازاروں میں بھی سرگرمیاں جاری ہیں۔

سیرت نبوی کو پڑھنے کا پیغام

عید میلاد النبی کے موقع پر منعقد ہونے والی مجالس و محافل میں سب سے نمایاں پیغام نبی کریم کی سیرت کی تقلید ہے، علمائے کرام لوگوں کو سچائی، دیانتداری، پڑوسیوں کے حقوق کی پاسداری، والدین کا احترام، غریبوں اور ناداروں کی مدد کرنے اور معاشرے میں امن اور ہم آہنگی برقرار رکھنے کی ترغیب دیں گے۔

پی ایم ایف ایم ای اسکیم کے تحت یوپی میں 16 ہزار یونٹس قائم

کیشو پرساد موریہ نے فوڈ پروسیسنگ شعبے میں خواتین کی شمولیت بڑھانے پر دیا زور، 9 ہزار نئے یونٹس کا ہدف مقرر

لکھنؤ: 25 اگست۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے وزیر اعظم کی مائیکرو فوڈ انڈسٹریز اپ گریڈیشن اسکیم کا آغاز کیا۔ انہوں نے فوڈ پروسیسنگ کے شعبے میں خواتین کی شرکت بڑھانے پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے فوڈ پروسیسنگ ڈپارٹمنٹ کے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ کامن انکیوبیشن سینٹرز کا استعمال کریں تاکہ سیلف ہیلپ گروپس کی خواتین کو انٹرپرائزز قائم کرنے میں مدد فراہم کی جاسکے۔ باغبانی اور فوڈ پروسیسنگ ڈیپارٹمنٹ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری جناب بی ایل۔ مینا نے کہا کہ نائب وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق ریاست میں وزیر اعظم کے مائیکرو فوڈ پروسیسنگ انٹرپرائز اپ گریڈیشن (پی ایم ایف ایم ای) کے نفاذ میں ایک انقلاب آیا ہے۔ بتایا گیا کہ وزیر اعظم کے مائیکرو فوڈ پروسیسنگ انٹرپرائز اپ گریڈیشن (PM FME) کے تحت حکومت ہند نے اب تک اتر پردیش کے لیے کل 31335 یونٹس قائم کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے، جس کے مقابلے میں تقریباً 27000 یونٹس کے لیے قرضوں کی منظوری دی گئی ہے۔ ان کی اوسط قیمت 4 لاکھ روپے ہے۔ زیر اعظم کی مائیکرو فوڈ پروسیسنگ انٹرپرائز اپ گریڈیشن اسکیم کے تحت، اتر پردیش گزشتہ دو سالوں میں 16000 یونٹس قائم کر کے ملک میں پہلے نمبر پر ہے۔ پی ایم ایف ایم ای اسکیم کے تحت، ریاست میں 14 مقامات پر کامن انکیوبیشن سینٹرز قائم کیے گئے ہیں، یعنی میرٹھ، سہارنپور، آگرہ، بریلی، جھانسی، لکھنؤ، کوشامبی، گورکھپور، ایودھیا، بستی، وارانسی، مرزا پور، علی گڑھ اور کانپور دیہات، تاکہ ریاست میں صنعتیں قائم کی جاسکیں اور خواتین کو ٹیکنالوجی کے ذریعے صنعتوں کا آغاز کیا جا سکے۔ سیلف ہیلپ گروپس خود انحصار۔ کامن انکیوبیشن سینٹرز میں دودھ، بیکری، پیٹھا، نمکین، سرسوں کے تیل، آم، ہلدی، آرٹی ای، تلسی، امرود وغیرہ پر مبنی 46 پروسیسنگ لائنیں قائم کی گئی ہیں۔ حکومت ہند نے رواں مالی سال میں 9000 یونٹس قائم کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے مسٹر بی ایل۔ مینا، ایڈیشنل چیف سکریٹری، باغبانی اور فوڈ پروسیسنگ ڈپارٹمنٹ، حکومت اتر پردیش، نے ضلعی وسائل کے افراد، ضلع باغبانی کے افسران، پرنسپل/فوڈ پروسیسنگ افسران، اور بینک کے نمائندوں کو ہدایت دی کہ وہ زیادہ سے زیادہ درخواستیں داخل کر کے قرض کی منظوری کو یقینی بنائیں۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری نے بتایا کہ حال ہی میں بینکوں کا جائزہ لینے کے بعد پتہ چلا کہ بینک کی سطح پر قرض کی منظوری کے لیے 7 ہزار سے زائد درخواستیں زیر التوا ہیں، اسٹیٹ بینک آف انڈیا، پنجاب نیشنل بینک، بینک آف بڑودہ، ایچ ڈی ایف سی بینک، یونین بینک آف انڈیا، بینک آف انڈیا، کینرا بینک اور انڈین بینک میں قرضے منظوری کے لیے زیر التوا ہیں، متعلقہ بینکوں کے نمائندوں نے ان درخواستوں کو براہ راست خارج کرنے کی فہرست فراہم کر دی ہے۔ تمام ڈسٹرکٹ ہارٹیکلچر آفیسرز/فوڈ پروسیسنگ آفیسرز/پرنسپلز/فروٹ پرزرویشن آفیسرز کو DLC سطح پر زیر التواء درخواستوں پر فوری کارروائی کرنے کے لیے۔ ڈسٹرکٹ ریسورس پرسن کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ وزیر اعظم کی مائیکرو فوڈ انڈسٹریز اپ گریڈیشن (پی ایم ایف ایم ای) اسکیم کے ساتھ ساتھ ایگریکلچر انفراسٹرکچر فنڈ (اے آئی ایف) کے تحت نئی درخواستوں کی تبدیلی کو یقینی بنائیں۔ تمام DRPs/DROs، خوراک اور زراعت کے ڈپٹی ڈائریکٹرز کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ یونٹوں کی باقاعدہ تشکیل کو یقینی بنائیں۔ پرائم منسٹر مائیکرو فوڈ انڈسٹری اپ گریڈیشن (پی ایم ایف ایم ای) اسکیم کے تحت ڈی آر پی، ڈسٹرکٹ ہارٹیکلچر آفیسر، متعلقہ بینک کے نمائندے اور سرکردہ 20 اضلاع کے ضلع کے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر کو اعزاز دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ فروٹ انڈسٹری ڈویلپمنٹ آفیسر/ڈپٹی ڈائریکٹر (خوراک اور پینے کے پانی) کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ ریسورس پرسن کو اعزازیہ کی ادائیگی کو تیز کریں۔

UPI ہندوستان کی ڈیجیٹل طاقت کو عالمی سطح پر پہچان لاتا ہے: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ: 25 اگست۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی) کے 10 شاندار سال مکمل ہونے پر تمام ہم وطنوں کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ ممتاز وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قابل اور دور اندیش قیادت میں، UPI نے ہندوستان میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کو آسان، محفوظ، تیز اور شفاف بنا کر اچھی حکمرانی اور مالی شمولیت کو نئی تحریک فراہم کی ہے۔ UPI نے ڈیجیٹل لین دین کو عام شہریوں کی زندگی کا قدرتی حصہ بنا کر ملک کی معیشت کو نئی طاقت فراہم کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹل انقلاب نے بینکنگ اور مالیاتی خدمات کو ہر شخص کے لیے قابل رسائی بنا دیا ہے۔ آج، معاشرے کے ہر طبقے، چھوٹے گلیوں کے دکانداروں، کسانوں اور مزدوروں سے لے کر چھوٹے اور بڑے کاروباروں اور کاروباریوں تک، UPI کے ذریعے آسان اور فوری ادائیگی تک رسائی حاصل کر چکے ہیں۔ اس سے معاشی سرگرمیوں میں تیزی آئی ہے اور عام آدمی کو بااختیار بنانے کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ یو پی آئی، جو ایک اختراعی پہل کے طور پر شروع ہوئی تھی، آج خود انحصار ہندوستان کی ڈیجیٹل طاقت اور عالمی سطح پر ہندوستان کی تکنیکی صلاحیتوں کی ایک طاقتور علامت بن گئی ہے۔ UPI، جو لاکھوں شہریوں، تاجروں اور کاروباریوں کے لیے ایک تیز، آسان اور قابل اعتماد ادائیگی کا ذریعہ بن گیا ہے، ہر ہندوستانی کے لیے فخر کی بات ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یو پی آئی کی کامیابی یہ ظاہر کرتی ہے کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان تیزی سے ٹیکنالوجی اور اختراع میں عالمی لیڈر بننے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہ کامیابی ڈیجیٹل انڈیا سے خود انحصار ہندوستان تک کے ترقی کے سفر میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی طاقت اور عزم کا ثبوت ہے۔

کپل دیو اگروال نے طلبہ کو کامیابی کا منتر بتایا

ہنر اور اختراع پر دیا زور★سنسکرت یونیورسٹی متھرا کے کانووکیشن میں طلبہ سے نئے ہنر سیکھنے اور انٹرپرینیورشپ اپنانے کی اپیل

لکھنؤ: 25 اگست۔ ریاستی وزیر (آزادانہ چارج) برائے پیشہ ورانہ تعلیم، ہنرمندی کی ترقی اور انٹرپرینیورشپ کپل دیو اگروال، نے سنسکرت یونیورسٹی، متھرا کے زیر اہتمام منعقدہ کانووکیشن تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ انہوں نے نئے داخل ہونے والے طلباء کو خوش آمدید کہا اور ان کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔ تقریب میں وزیر کپل دیو اگروال نے کہا کہ زندگی میں کامیابی بنیادی طور پر ہمارے ذہن اور سوچ سے شروع ہوتی ہے۔ "اگر دماغ ہار جاتا ہے تو یہ نقصان ہے؛ اگر دماغ جیت جاتا ہے، تو یہ جیت ہے" یہ صرف ایک کہاوت نہیں ہے بلکہ زندگی میں آگے بڑھنے کا ایک بنیادی منتر ہے۔ اگر طلبہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے پرعزم ہوں تو کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے، چاہے حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بارہویں جماعت کے بعد یونیورسٹی کی زندگی طلباء کے لیے ایک نئے سفر کا آغاز ہے۔ اگلے تین چار سال ان کی زندگی کے اہم سال ہیں۔ اس وقت کے دوران، طالب علموں کو اپنے آپ کو صرف ڈگری حاصل کرنے تک محدود نہیں رکھنا چاہیے، بلکہ انہیں نئی چیزیں سیکھنے، تجربہ کرنے، اپنی دلچسپیوں کی شناخت، اور نئی مہارتیں تیار کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ وزیر اگروال نے طلباء سے کہا کہ ان کے والدین ان کے لیے بڑے خواب دیکھتے ہیں۔ وہ اپنی محنت کی کمائی کا استعمال کرتے ہوئے انہیں بہتر تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔ اس لیے طلبہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے عزم اور محنت کے ذریعے اپنے والدین کے خوابوں کو پورا کریں۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دور صرف ڈگریوں کا نہیں بلکہ علم، ہنر اور اختراع کا ہے۔ طلباء کو اپنے باقاعدہ نصاب کے علاوہ ہر سال ایک نیا ہنر سیکھنا چاہیے۔ وہ آن لائن کورسز، اپرنٹس شپس اور صنعت پر مبنی تربیت میں شامل ہو کر اپنے عملی علم کو مضبوط کر سکتے ہیں۔ وزیر اگروال نے کہا کہ آج روزگار کے انداز تیزی سے بدل رہے ہیں۔ طلباء کو اپنے آپ کو صرف نوکری حاصل کرنے تک محدود نہیں رکھنا چاہئے بلکہ انہیں انٹرپرینیورشپ اور اسٹارٹ اپس کے ذریعے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ اپنے نئے آئیڈیاز کو میز پر لائیں اور کہا کہ اگر کسی یونیورسٹی کے طالب علم کو کوئی اچھا آئیڈیا ہے تو وہ اسے اپنی فیکلٹی کے ساتھ شیئر کریں اور اس پر عمل درآمد کے لیے کام کریں۔ ایک چھوٹا سا خیال مستقبل میں کسی بڑے ادارے میں کھل سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈگری مواقع کے دروازے کھول سکتی ہے لیکن مہارت اس موقع کو کامیابی میں بدل دیتی ہے۔ لہذا، طلباء کو اپنے شعبے میں مہارت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ کمیونیکیشن، مہارتوں اور عملی علم کو فروغ دینے پر توجہ دینی چاہیے۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے چانسلر ڈاکٹر سچن گپتا، وائس چانسلر ڈاکٹر ایم بی۔ چیٹی، ڈاکٹر میناکشی شرما کے ساتھ یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد موجود تھی۔

مہنگی چینی اور ایتھنول ملے ایندھن پر فوری فیصلہ کیا جائے: اجے رائے

اتر پردیش کانگریس صدر نے وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھ کر ایتھنول پالیسی کی جامع جائزہ لینے کا مطالبہ کیا

لکھنؤ۔ مہنگی چینی اور ایتھنول ملے ایندھن کے معاملے میں فوری فیصلہ لینے کے سلسلے میں اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اور سابق وزیر جناب اجے رائے نے وزیر اعظم جناب نریندر مودی کو خط لکھ کر مطالبہ کیا ہے۔ ریاستی کانگریس صدر نے وزیر اعظم کو ارسال کردہ خط میں لکھا ہے کہ گزشتہ 7 جولائی کو آپ کو ایتھنول ملے ایندھن کی پالیسی کے سائنسی، اقتصادی، ماحولیاتی اور صارفین کے مفادات سے متعلق سوالات پر ایک تفصیلی خط بھیجا گیا تھا۔ اس میں ای 20، ای 85 اور ای 100 کی پالیسی کا آزادانہ جائزہ، اس کے اقتصادی اثرات اور صارفین کے مفادات کے تحفظ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی ہندوستانی صارفین کے مفادات کے تحفظ میں مکمل طور پر ناکام رہنے والے کابینہ کے وزراء جناب نتن گڈکری اور جناب ہردیپ سنگھ پوری کو بھی کابینہ سے ہٹانے کی درخواست کی گئی تھی۔ خط میں آگے لکھا گیا ہے کہ جناب ہردیپ سنگھ پوری کی وزارت کی ایتھنول پالیسی کا سب سے بڑا جواز یہی رہا ہے کہ اس سے پیٹرولیم کی درآمد پر انحصار کم ہوگا اور ملک کی توانائی سلامتی مضبوط ہوگی۔ حکومت کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق 2024-25 میں پیٹرول میں ایتھنول کی آمیزش 19.24 فیصد تک پہنچ چکی تھی اور 20 فیصد آمیزش کے ہدف کو حاصل کرنے کی سمت پالیسی آگے بڑھی۔ لیکن اب 20 اگست کو حکومت کو تقریباً ایک دہائی میں پہلی بار 10 لاکھ ٹن خام چینی کے ڈیوٹی فری درآمد کی اجازت دینی پڑی ہے۔ ریاستی کانگریس صدر نے کہا کہ چینی اور دیگر اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں بے تحاشا اضافے کے لیے مرکزی وزیر خوراک جناب پرہلاد جوشی نے بھی اپنی کسی ذمہ داری کا تعارف نہیں دیا ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ اب وہ وزارتِ تعلیم سے متعلق کام بھی دیکھیں گے۔ جناب رائے نے کہا ہے کہ سیدھا سوال یہ ہے کہ ایتھنول پالیسی سے پیٹرولیم کی درآمد پر زرِ مبادلہ کی بچت کا دعویٰ کیا جاتا ہے، لیکن اگر گھریلو چینی کی قلت کی وجہ سے چینی درآمد کرنی پڑے تو اس پر بھی زرِ مبادلہ خرچ ہوگا۔ اس لیے ایتھنول، چینی کی پیداوار، گھریلو قیمتوں اور درآمد، ان سب کا حقیقی حساب کتاب عوام کے سامنے واضح کیا جانا چاہیے۔ ریاستی کانگریس صدر نے خط کے آخر میں لکھا ہے کہ جہاں جناب نتن گڈکری کی قیادت میں ٹرانسپورٹ کے شعبے میں ای 20 کے بعد کی آئندہ سمت سمیت ان کے وزارتی عہدے اور خاندانی مفادات کے موضوعات خبروں میں موجود ہیں، وہیں خود حکومت ہند کے چیف اکنامک ایڈوائزر وی۔ اننت ناگیشورن نے حال ہی میں ای 20 کے ساتھ ای 10 جیسے کم آمیزش والے ایندھن کو دوبارہ دستیاب کرانے کی تجویز دی ہے، تاکہ پرانی گاڑیوں کے مالکان کی تشویش کم ہو سکے۔ لہٰذا جب حکومت کا ایک سینئر اقتصادی مشیر خود صارفین کو متبادل دینے کی ضرورت بتا رہا ہے تو اس پالیسی کا جامع جائزہ بھی ہونا چاہیے۔ کسی بھی سیاسی سمجھ میں یہ منطق ہو سکتی ہے کہ اگر غیر سنجیدہ حکومت کی کابینہ میں رد و بدل واقعی زیر غور ہے تو نااہل وزراء کو ہٹانے کا کوئی مطالبہ قطعاً نہ کیا جائے، لیکن ایک بیدار جمہوریت اور عوامی مفادات کے پیش نظر کابینہ میں رد و بدل کیجیے، مگر مفادِ عامہ کے سوالوں کا جواب بھی دیجیے۔ جناب اجے رائے نے کہا ہے کہ امید ہے کہ ملک میں تہواروں اور مذہبی تقریبات کا سلسلہ شروع ہونے والا ہے، ایسے میں اب ایتھنول کے ساتھ ملک میں چینی کی قیمتوں پر بھی آپ کی حکومت کوئی ٹھوس فیصلہ کرے گی۔

نبی اکرمؐ شفقت و محبت کے عظیم پیکر تھے: مولانا خالد رشید

مرکزی میلاد کمیٹی کے تحت شاندار جلسہ سیرت النبیؐ و نعتیہ مشاعرہ ہوا

لکھنؤ، ۲۵/اگست۔ خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمین رسول اکرمؐ کی ولادت باسعادت پوری کائنات کے لیے باعث رحمت ہے۔ اس جہان رنگ و بو میں آپؐ کی آمد مبارک سے ایک نیا سورج طلوع ہوا۔ جو لوگ اپنے خالق و مالک کو بھول چکے تھے، آپؐ کی تبلیغ سے انہوں نے اپنے مالک و خالق کو پہچانا۔ حلال و حرام اور جائز و ناجائز سچ اور جھوٹ اور حق و باطل کا فرق سمجھا۔ ان خیالات کا اظہار قائد ملت مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ نے کیا۔ وہ آج مرکزی میلاد کمیٹی چوک منڈی لکھنؤ کے زیر اہتمام جشن خیر البشر میں خطاب کر رہے تھے۔ جلسے کو مولانا محمد مشتاق اور مولانا محمد سفیان نظامی نے بھی خطاب کیا۔ مہمانوں کا استقبال کمیٹی کے سکریٹری محمد سہراب نے کیا۔ جلسے کی نظامت رفعت شیدا صدیقی نے کی۔ مولانا فرنگی محلی نے کہا کہ ہمارے سچے اور آخری رسولؐ رحمت، شفقت، رافت، مودت اور محبت کے عظیم پیکر تھے۔ آپؐ نے اپنی حیات مبارک میں جس انسانی معاشرے کی تشکیل کی تھی وہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نمونہ ہے۔ آپؐ نے اپنے سچے صحابہ کرامؓ کی جس طرح تربیت فرمائی وہ بھی پوری دنیا کے لیے مثال بن گئے۔ مولانا نے تمام مسلمانوں پر زور دیا کہ محبت رسولؐ صرف نعروں اور دعووں سے نہیں بلکہ اپنی زندگیوں میں سنت رسولؐ کی پابندی کریں تب ہی محبت رسولؐ اور عشق نبیؐ کا ہمارا دعویٰ درست ہوگا۔ مولانا محمد مشتاق ندوی نے کہا کہ رسولؐ کی فرماں برداری اور پیروی کرنے والے دنیا کے ہر خطے میں ہیں۔ آپؐ کی پیروی ہی میں اصل کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اکرمؐ کی حیات طیبہ کے جتنے بھی اعمال ہیں وہ سب کے سب رضائے الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی شریعت کا تحفظ ہر مسلمان کی پہلی ذمہ داری ہے۔ یہ شریعت قرآن کریم اور احادیث نبویؐ پر قائم ہے۔ اس لیے اس پر عمل کرنا مسلمان ہونے کی نشانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپؐ کو اللہ نے دونوں جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ تمام مخلوق خدا خواہ وہ انسان ہوں یا حیوان سب پر آپؐ کی رحمت و شفقت عام تھی۔ مولانا محمد سفیان نظامی نے کہا کہ سیرت النبیؐ کے جلسوں کا مقصد رسول اکرمؐ کی سیرت کے ان گوشوں کو بتانا ہے جن کی روشنی میں ہم زندگی گزار سکیں تاکہ ہمارا خالق و مالک خوش ہو جائے۔ انہوں نے مسلم معاشرے میں داخل ہونے والی رسموں اور برائیوں کو دور کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے پیارے نبیؐ کی سنتوں پر عمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ جلسے میں تقریروں کے بعد نعتیہ مشاعرہ ہوا۔

حضرت محمد مصطفیٰؐ کا چہرۂ انور چودھویں رات سے بھی زیادہ چمکتا تھا: قاری محمد صدیق

مسجد یکمنارہ اکبری میں بارہ روزہ نبیٔ آخر الزماںؐ کا گیارھواں جلسہ منعقد ہوا

لکھنؤ 25 اگست شہر کی تاریخی یکمنارہ مسجد اکبری گیٹ میں مرکزی جمعۃ الحفاظ کی جانب سے ہونے والے بارہ روزہ نبی آخر الزماںؐ کا گیارھواں جلسہ استاذ الحفاظ حافظ عبدالرشید صاحب صدر مرکزی جمعۃ الحفاظ و امام مسجد یکمنارہ کی سرپرستی و سید محمد اقبال کے زیر انتظام منعقد ہوا جس کا آغاز مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے قاری محمد یوشع و قاری محمد حسن کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا جلسے کو خطاب کرتے ہوئے ادارۂ دار المبلغین پاٹانالہ چوک کے سینئر استاذ مولانا قاری محمد صدیق صاحب امام و خطیب مسجد سبحانیہ پاٹانالہ نے کہا کہ رحمت عالم شافع محشر حضرت محمد مصطفیٰؐ شہر مکہ میں سردار قریش حضرت عبدالمطلب کے گھر پیدا ہوئے آپؐ کی ولادت بابرکت کے وقت بہت سے عجائب قدرت کا ایسا ظہور ہوا کہ کبھی دنیا میں وہ باتیں نہیں ہوئیں بے زبان جانوروں نے انسانی زبان میں رسولؐ کی خوشخبری سنائی درختوں سے آوازیں آئیں بت پرستوں نے بتوں سے آپؐ کی خوشخبری سنی رحمت عالم ہمیشہ بت پرستی اور بے حیائی سے پرہیز کرتے آپؐ کی صداقت اور امانت قبل نبوت بھی تمام مکہ میں مشہور تھی رسولؐ کا لقب صادق اور امین تھا رسولؐ نے بڑی شفقت اور جانفشانی بڑی جفاکشی کے ساتھ فرائض رسالت کو ادا فرمایا بڑی بڑی ایذائیں برداشت کیں اس وقت ہر طرف ابلیس کی حکومت تھی کفر و شرک اور ہر قسم کے مظالم سے زمین تاریک ہو رہی تھی ایسے دور میں رحمت عالم حضرت محمد مصطفیٰؐ ساری دنیا کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے رسولؐ کے اخلاق کریمانہ کی یہ کیفیت تھی کہ آپؐ کے اصحابؓ میں ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ سب سے زیادہ لطف و کرم میرے اوپر ہے قاری صدیق صاحب نے کہا کہ رسول اللہؐ ہمیشہ غرباء مساکین کا بڑا خیال کرتے تھے بیمار کی عیادت کو تشریف لے جاتے جنازوں کے ساتھ جاتے اور دفن کر کے واپس آتے اللہ تعالیٰ نے حسن صورت رسولؐ کو ایسا عطا فرمایا تھا کہ چہرۂ مبارک چودھویں رات سے بھی زیادہ چمکتا تھا جس راستے سے آپ گذر جاتے دیر تک اس راستے سے خوشبو آیا کرتی تھی جلسے میں دو درجن انجمنہائے مداح صحابہؓ اور شعرائے کرام نے حمد نعت و منقبت کا منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا جلسے کا اختتام قاری محمد صدیق صاحب کی دعا پر ہوا۔

اکھلیش یادو کی قیادت پر اعتماد، بڑی تعداد میں لوگوں نے سماجوادی پارٹی کی رکنیت اختیار کی

2027 کے اسمبلی انتخابات میں اکھلیش یادو کو دوبارہ وزیر اعلیٰ بنانے کا عزم

لکھنؤ۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ جناب اکھلیش یادو کی قیادت اور سماجوادی پارٹی کی پالیسیوں پر اعتماد ظاہر کرتے ہوئے آج کسان انٹر کالج، تروہ، قنوج کے پرنسپل اور ٹیچرس یونین کے ضلعی وزیر جناب رمیش چندر کی قیادت میں بڑی تعداد میں کئی اہم لوگوں نے سماجوادی پارٹی کی رکنیت اختیار کر لی۔ ان میں لودھ برادری کے اہم لوگ بھی شامل ہیں۔ جناب اکھلیش یادو نے سبھی کو مبارکباد دی اور امید ظاہر کی کہ ان کے آنے سے سماجوادی پارٹی کو مضبوطی ملے گی۔ سماجوادی پارٹی میں شامل تمام رہنماؤں نے عہد کیا کہ وہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں جناب اکھلیش یادو کو دوبارہ وزیر اعلیٰ بنائیں گے۔ سماجوادی پارٹی میں شامل ہونے والے اہم رہنماؤں میں رام بابو ورما، سابق رکن ضلع پنچایت قنوج، برجیش کمار لودھی، اجول لودھی، امبریش مشرا، مہیش چندر لودھی، رتو راج لودھی، روی کمار لودھی، پرجول لودھی، گرجا شنکر لودھی، سبھاش چندر لودھی، سرویش کمار لودھی، سارتھک لودھی، آکاش لودھی، آشو یادو، رامندر کمار لودھی، رام کشن ورما، سابق پردھان، ننھے لال ورما، مہیش چندر ورما، چندر شیکھر ورما، رام آسرے ورما، پریم چندر ورما، بیرندر سنگھ ورما، رام گوپال ورما، کرشن پال ورما، رام پرتاپ ورما، برجیش ورما، محمد ذاکر حسین، راکیش ورما، سابق امیدوار، سدھاما، رجت لودھی، جے ویر سنگھ وغیرہ شامل ہیں۔

اکھلیش یادو سے منورما ندی صفائی مہم سے وابستہ سماجی کارکنوں کی ملاقات

140 دنوں سے جاری مہم کی ستائش، 2027 میں ندی متر مہم کو رفتار دینے کا اعلان

سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ جناب اکھلیش یادو سے آج بستی ضلع میں منورما ندی کی صفائی میں مصروف سماجی کارکن جناب آکاش گپتا نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ملاقات کی۔ منورما ندی صفائی مہم میں تمام ساتھی گزشتہ 140 دنوں سے زیادہ عرصے سے محنت اور لگن کے ساتھ مصروف ہیں۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ منورما ندی گونڈہ سے نکلتی ہے اور بستی میں کوینا ندی میں آ کر ملتی ہے۔ بستی کے لیے یہ سنجیونی کے مانند ہے۔ جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کا ماننا تھا کہ ندیوں کو صاف ستھرا اور ایک دوسرے سے جوڑ کر آبی بحران کا حل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ندیوں کے کنارے ہی تہذیب کے ارتقا کی تاریخ ملتی ہے۔ جناب یادو نے منورما ندی کی صفائی میں مصروف تمام لوگوں کو مبارکباد دی اور ان کے کام کی ستائش کی۔ انہوں نے گومتی ندی کی صفائی اور شاندار گومتی ریور فرنٹ کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گومتی، گنگا، جمنا سمیت تمام ندیوں کی صاف اور مسلسل دھار بہنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں سماجوادی پارٹی کی حکومت بننے پر ندی متر مہم کو رفتار دینے کا کام کریں گے۔ منورما ندی صفائی مہم کے کنوینر جناب آکاش گپتا کے ساتھ جناب اکھلیش یادو سے ہمانشو سنگھ، سرجیت، وکاس، آدرش، نتن، چھوٹو اور بٹو نے بھی ملاقات کی۔ یہ تمام لوگ ندی صفائی مہم میں مسلسل سرگرم تعاون کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر عبیدالرحمٰن ندوی کی کتاب 'شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال' کا اجرا

ندوہ کے مہمان خانہ میں تقریب کا انعقاد، مولانا بلال حسنی ندوی نے کتاب کے مندرجات کو سراہا

لکھنؤ، 25 اگست (پریس ریلیز): دار العلوم ندوۃ العلماء کے مہمان خانے میں دار العلوم کے استاذ ڈاکٹر عبیدالرحمٰن ندوی کی نئی کتاب 'شاعرِ مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال' کی رسمِ رونمائی ناظم ندوۃ العلماء مولانا سید بلال عبدالحئی حسنی ندوی اور دیگر علماء کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ اس موقع پر ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں اساتذہ، علماء اور دیگر معززین نے شرکت کی۔ تقریب میں ندوۃ العلماء کے سینئر استاذ مولانا علاء الدین ندوی نے کتاب اور صاحبِ کتاب کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر علامہ اقبال ایسی شخصیت ہیں جن پر بے شمار تحقیقی اور تجزیاتی کام ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ندوۃ العلماء کے استاذ ڈاکٹر عبیدالرحمٰن ندوی اردو اور انگریزی زبان میں متعدد کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں اور انہوں نے شاعرِ مشرق علامہ اقبال پر یہ مختصر مگر جامع کتاب پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کتاب کی نمایاں خصوصیت اس کا اختصار اور جامعیت ہے۔ اس میں مختلف اہم موضوعات پر چند نہایت مفید مقالات شامل کیے گئے ہیں، جو بالخصوص طلبہ کے لیے قابلِ استفادہ ہیں۔ اختصار کی وجہ سے کتاب کا مطالعہ بھی آسان ہے اور علامہ اقبال کی شخصیت، فکر اور خدمات کے مختلف پہلوؤں سے مختصر وقت میں واقفیت حاصل کی جا سکتی ہے۔ تقریب کی صدارت کرتے ہوئے ناظم ندوۃ العلماء مولانا سید بلال عبدالحئی حسنی ندوی نے علامہ اقبال اور مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے حوالے سے اہم اور مفید باتیں بیان کیں۔ انہوں نے کہا کہ مفکرِ اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ جب عرب دنیا میں گئے تو انہوں نے محسوس کیا کہ وہاں بیشتر لوگ رابندر ناتھ ٹیگور کے نام سے تو واقف ہیں، لیکن حکیم الامت ڈاکٹر علامہ اقبال کے نام اور ان کی فکر سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ اسی وقت انہوں نے عزم کیا کہ وہ علامہ اقبال کا عربی زبان میں تعارف کرائیں گے۔ چنانچہ ان کی اسی کوشش کے نتیجے میں علامہ اقبال پر عربی زبان میں معروف تصنیف 'روائع اقبال' وجود میں آئی، جس کا اردو ترجمہ 'نقوش اقبال' اہلِ علم و ادب میں مقبول ہے۔ مولانا سید بلال عبدالحئی حسنی ندوی نے ڈاکٹر عبیدالرحمٰن ندوی کی اس تصنیف پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کتاب کے مندرجات کو سراہا اور اسے مفید علمی کاوش قرار دیا۔ انہوں نے مصنف کو دعاؤں سے نوازا اور کتاب کی اشاعت پر مبارکباد پیش کی۔ تقریب کا اختتام مولانا سید بلال عبدالحئی حسنی ندوی کی دعا پر ہوا۔ تقریب میں خاص طور سے ناظر عام ندوۃ العلماء مولانا عمار عبدالعلی حسنی ندوی، صحافی محمد راشد خاں ندوی، مولانا فیضان نگرامی ندوی، مولانا محمد نفیس خاں ندوی، مولانا اصطفاء الحسن ندوی، مولانا اسماعیل بھولا ندوی، حافظ مصباح الدین وغیرہ موجود تھے۔